اہلسنت والجماعت کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم فتحیہ سے جاری کردہ

مجلہ

# الفتحیہ

احمد پور شرقیہ بہاولپور

بیاد حضرت علامہ محمد عبداللہ رحمہ اللہ

سلسلہ اصلاحی نمبر ۸۵

دسمبر 2020ء

قیمت فی شمارہ 25 روپے

## مضامین

- سلسلہ وار درس قرآن
- سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ
- بزرگوں کا ذوق عبادت
- اللہ والوں سے دشمنی کا انجام
- ستم سے زیادہ کرم یاد آیا
- تقویٰ کا درس
- کانٹوں میں گلزار
- ڈائری کے اوراق سے
- بھائی چارہ کی اہمیت
- فرعون سے مباحثہ

دارالعلوم فتحیہ
نزد امیر حمزہ ٹاؤن گلشن بلال احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

فکر آخرت پیدا کرنے کیلئے خود رسالہ کا مطالعہ کریں اور دوست احباب کو بھی ہدیہ میں دیں۔

مستقل رسالہ جاری کروانے کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔
0307-4034570

## ملک سویٹس

تحصیل بازار نزد جامع مسجد غوث شاہ احمد پور شرقیہ

ہماری خاص سوغات خالص دیسی گھی سے تیار...،سوہن حلوہ اور تازہ کھوئے سے تیار شدہ برفی

پروپرائٹرز: اسلم پہلوان، حاجی طارق، ملک شعیب رابطہ 0303-6725892

---

## اُسامہ گولڈ سمتھ

فینسی اور دلکش زیورات کا واحد مرکز، ہمارے ہاں سونے و چاندی کے خوب صورت اور دیدہ زیب زیورات آپ کی پسند کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں، نیز خالص کوکے کی ورائٹی بھی دستیاب ہے

نزد جامع مسجد صرافہ بازار احمد پور شرقیہ پروپرائیٹر: نصیر احمد 03077606518 / 0334-6166470

---

## حاجی کریانہ سٹور

چوک عباسیہ کینٹ روڈ احمد پور شرقیہ

ہمارے ہاں اعلیٰ اقسام کے چاول، دالیں اور کریانہ کی تمام اشیاء ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں

پروپرائیٹر:۔ ایم قاسم علی بھٹی 0302-8686780 / 0300-6844474

---

## شاہین سٹین لیس سٹیل اینڈ کراکری سٹور

ہمارے ہاں ہر قسم کی کراکری، امپورٹڈ مارنل، ڈنرسیٹ، چینی اور میلامین، ہارٹ پارٹ، پریشر ککر اور الیکٹرونکس کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔

نزد باٹا شوز کنگن روڈ احمد پور شرقیہ، پروپرائیٹرز: محمد اصغر، ایم ارشد 0333-7660729

---

## ولید آرٹیفیشل جیولری

ہمارے ہاں آرٹیفیشل جیولری، کاسمیٹس، لیڈیز پرس، انڈر گارمنٹس کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔

نیز جیولری سیٹ آرڈر پر تیار کروائے جاتے ہیں۔

شہزادی مارکیٹ اے پور شرقیہ..... پروپرائٹر: سہیل 0311-5982252

---

## گرین فارمیسی

انگریزی و دیسی ادویات کا مرکز

بالمقابل کلینک ڈاکٹر عادل رانجھا صاحب کچہری روڈ اے پور شرقیہ

0300-5019344....0300-7812664

---

## نیو حماد سلک سینٹر

شہزادی مارکیٹ احمد پور شرقیہ

انڈین ساڑھی، فراک، لہنگا، میکسی۔ نیز تمام لیڈیز فینسی ورائٹی دستیاب ہے

پروپرائٹر: عماد رحیم 0315-241675...0333-6357015

---

اپنے جائز کاروبار کی تشہیر کے لیے مجلّہ الفتحیہ میں اشتہارات دیں۔ اشتہار کے لئے رابطہ 0307-4034570

# مجلّہ ''اَلْفَتْحِیَّہ'' احمد پور شرقیہ

## سلسلہ اشاعت نمبر:۸۵...ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بمطابق دسمبر 2020ء

### بدُعا

حضرت قاری سید عبدالعلیم شاہ صاحب، احمد پور شرقیہ

### زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب: رئیس دار العلوم مدنیہ بہاولپور۔
حضرت قاری اللہ بخش صاحب: مہتمم دار العلوم فتحیہ، احمد پور شرقیہ۔

### زیرِ نگرانی

حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب مدظلہ، حضرت مولانا قاری اللہ نواز صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی عبدالمجید صاحب مدظلہ۔

### مجلسِ ادارت

**مدیرِ اعلیٰ:** مفتی رب نواز 0307- 4034570

**مدیر:** مولانا محمد حسن.............................

### مجلسِ انتظام

**منتظم:** قاری محمد اسلم صاحب **ناظم:** مولانا محمد ارشد سنڈھل

### مجلسِ مشاورت

**اساتذہ دار العلوم فتحیہ:** حضرت مولانا محمد یار صاحب، حضرت مولانا محمد الطاف صاحب، حضرت مولانا مفتی زبیر العزیز صاحب، حضرت مولانا محمد طیب صاحب، حضرت مولانا مفتی منور احمد صاحب۔

### زرِ تعاون

**قیمت:** 25 روپے، سالانہ فنڈ ڈاک خرچ سمیت 400 روپے

### خط کتابت

مفتی رب نواز، دار العلوم فتحیہ نزد امیر حمزہ ٹاؤن
احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

### میل ایڈریس

monthlyfathia@gmail.com

تحفہ دینے والے اپنا نام لکھیں اور نمائندہ حضرات مہر لگائیں

## چند اہم مضامین


| مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|
| اداریہ...کچھ دیر قارئین کے ساتھ | 2 |
| سلسلہ وار درس قرآن | 3 |
| تذکرہ انبیاء/فرعون سے مباحثہ | 5 |
| تذکرہ صحابہ...سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ | 6 |
| بزرگوں کا ذوق عبادت | 10 |
| تقویٰ کا درس | 11 |
| ہم نے کانٹوں میں بھی گل گلزار کھلا رکھا ہے | 12 |
| ستم سے زیادہ کرم یاد آیا | 14 |
| بھائی چارہ کی اہمیت | 15 |
| عقیدہ ختم نبوت | 16 |
| خاوند کی حاکمیت اور بیوی کا لاڈ | 18 |
| حضرت مولانا شیر محمد رحمہ اللہ | 22 |
| اپنے فرائض کی نگرانی کریں | 23 |
| مولانا محمد انس رحمہ اللہ | 26 |
| کہانی....صاف گو | 34 |
| سیدنا سلیمان علیہ السلام اور ہدہد | 36 |
| اللہ والوں سے دشمنی کا انجام | 38 |
| میری ڈائری کے اوراق سے....عورت | 39 |
| منظوم کلام | 41 |
| مختصر مگر پُر اثر | 42 |
| تبصرۂ کتب | 48 |


مجلّہ ''الفتحیہ'' ایک اصلاحی مجلّہ ہے، خود پڑھیں اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں...ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں۔

كَلِمَةُ الْفَتحِ

# کچھ دیر قارئین کے ساتھ

مدیرِ اعلیٰ

اللہ کا فضل ہے کہ مجلّہ الفتحیہ تسلسل کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کو آئندہ بھی جاری رکھے۔ جامعہ فتحیہ کے اساتذہ کرام اور دیگر بزرگان دین کی دعاؤں کے ساتھ مجلّہ کے قارئین کی دعاؤں کا صدقہ ہے کہ رسالہ باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ احباب آئندہ بھی دعاؤں سے نوازتے رہیں گے ان شاءاللہ۔

مضمون نگاروں سے درخواست ہے کہ وہ حمد، نعت، اشعار، مزاحیات، ٹوٹکے بھیجا کریں۔ چونکہ یہ چیزیں ادارہ کو کم موصول ہوا کرتی ہیں، اس لیے جو شخص ان میں سے کوئی چیز بھیجے، اس کے جلدی شائع ہونے کے زیادہ امکانات ہوں گے۔

آج کل ''مختصر مگر پر اثر'' کے لیے مدرسۃ اللبنات سے ماشاءاللہ کافی تحریریں آرہی ہیں جب کہ بنین کے مدارس سے تحریریں نہ آنے کے برابر ہیں، اس لیے خاص کر بنین سے گزارش ہے کہ اپنے اس مجلّہ میں ہر ماہ تحریری طور ضرور حصہ لیا کریں۔

جو لوگ موبائل میں کسی واٹس ایپ گروپ میں شامل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ ہر روز کوئی نہ کوئی لفٹ مار کر گروپ چھوڑ جاتا ہے، اس لیے ایڈمن صاحب کو نئے ممبر بنانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح مجلّہ خریدنے والے بھی اِکا دُکا افراد خیر باد کہہ جایا کرتے ہیں۔ اس لیے نئے خریدار تیار کرنے کی محنت کرنا پڑتی ہے۔ اس سلسلہ میں قارئین سے بھی گزارش ہے کہ وہ ہر ماہ الفتحیہ کے نئے سے نئے خریدار تیار کرتے رہا کریں، یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا ان شاءاللہ۔

رسالہ ڈاک کے ذریعے بیرون شہروں میں جا رہا ہے والحمدللہ۔ ادارہ نے اس سلسلہ میں خاص رعایت بھی دی رکھی ہے کہ ویسے تو فی رسالہ ڈاک خرچ سمیت سالانہ چار سو روپیہ ہیں۔ مگر جو شخص پانچ یا زائد نسخے ایک ایڈریس پر منگوائے اسے ایک رسالہ کا سالانہ ہدیہ تین سو روپیہ ادا کرنا ہوگا۔

اندرون شہر کے لوگ عبدالمجید مجاہد صاحب اور قاری عزیز اللہ صاحب سے ہر ماہ رسالہ خرید سکتے ہیں۔ بیرون شہر والوں میں سے کوئی شخص اپنے شہر کے لئے الفتحیہ کا نمائندہ بننے کا خواہش مند ہو تو وہ ادارہ کے نمبر پر رابطہ کرسکتا ہے۔

جن لوگوں کا رسالوں کے ساتھ واسطہ پڑتا رہتا ہے انہیں معلوم ہوگا کہ پرانے رسالے نئے کی بہ نسبت مہنگے ملا کرتے ہیں، اس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً پرانے رسالوں کو جمع رکھنے کے لیے جگہ، ان کی دیکھ بھال، دیمک سے بچانا، پھر مطلوبہ شماروں کو تلاش کرنے کی زحمت۔ مزید یہ کہ بچے ہوئے رسالے چونکہ مال تجارت ہیں اس لیے سال گزرنے پر زکوۃ بھی فرض ہو جایا کرتی ہے جس کی وجہ سے پرانے شماروں کی قیمت نئے سے زیادہ ہوا کرتی ہے مگر الحمدللہ الفتحیہ کے پرانے شمارے نئے کی بہ نسبت سستے ہیں۔ پرانے الفتحیہ فی شمارہ: دس روپے میں حاصل کر سکتے ہیں۔ البتہ جو حضرات تقسیم کی غرض سے سو یا اس سے زائد شمارے خریدیں گے، انہیں چھ سو روپے فی سینکڑا کے حساب سے دیا جائے گا۔ مگر یاد رہے کہ وہ شمارے متفرق اور بلا ترتیب ہوں گے۔ ادارہ کے اس پیکج سے فائدہ اُٹھائیں، اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے ''الفتحیہ'' خرید کر تقسیم کریں۔ (رب نواز عفا اللہ عنہ)

اگر الف انار کی جگہ الف انسانیت سکھائی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ [عبدالحسیب قریشی، ماتلی]

# سلسلہ وار...درسِ قرآن

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب دام ظلہ (شیخ الحدیث دارالعلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ)

## نافرمانوں کا بُرا انجام

ارشادِ باری تعالیٰ والذین کفروا..... الی آخرہ۔

ترجمہ آیت: اور جو لوگ کفر کریں اور تکذیب کریں گے ہمارے احکام کی، یہ لوگ ہوں گے دوزخ والے وہ اس میں ہمیشہ کو رہیں گے۔

## آیت کی مختصر تشریح

جو لوگ کفر کریں گے یعنی جو لوگ دل کے ذریعہ ہمارے احکام کا انکار کریں گے اور انہیں نہیں مانیں گے اور زبان کے ذریعہ ہمارے احکام وغیرہ کو جھٹلائیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ایسے منکرین اور مکذبین کا انجام وہ ہے جو آیت مذکورہ کے آخر میں بیان کیا گیا ہے۔

(بیان القرآن صفحہ ۲۵، تفسیر سکون دل صفحہ ۱۳۳)

صاحب تفسیر تسہیل البیان نے اس آیت کا مطلب ان الفاظ کے ذریعہ بیان کیا (اہلِ ایمان مقابلہ) جو لوگ میری ہدایت کی اتباع نہ کریں گے اور اس کی تکذیب کا راستہ اختیار کریں گے انہیں سکون میسر نہیں آسکے گا اور بالآخر انہیں جہنم کا ایندھن بننا پڑے گا جہاں نکلنے کا ان کے لیے کوئی راستہ نہیں ہوگا۔ (صفحہ ۹۸)

## آیت مبارکہ کا پیغام...کفر کی ہولناک سزا

اس آیت سے واضح ہوا کہ کفر کی سزا ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم ہے جس سے کافر کو کبھی بھی نہیں نکالا جائے گا۔ پس (اس سے معلوم ہوا) ایمان اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت ہے، اس نعمت پر اللہ رب العزت کا خصوصی شکر بھی ادا کرتے رہیں اس سے ایمان محفوظ ہو جائے گا اور دوسروں کے ایمان کی فکر بھی کرتے رہیں اس سے اپنے ایمان میں بھی قوت پیدا ہو جائے گی اور مرتے وقت کلمہ بھی نصیب ہو جائے گا۔

(تفسیر سکون دل صفحہ ۱۳۳)

## فائدہ

حضرت آدم و حوا علیہما السلام کا واقعہ مختصر طور پر اس درس میں ذکر کیا جاتا رہا، اہلِ علم حضرات عربی تفاسیر کی طرف مراجعت فرمائیں اور اردو خواندہ طبقہ معارف القرآن حضرت کاندھلویؒ کی طرف رجوع کریں۔ بہت ساری علمی و عملی باتیں معلوم ہوں گی۔ حضرت نے تقریباً اڑتالیس صفحات پر اس واقعہ کو اور اس کے متعلق مباحث کو بہت ہی علمی انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ...وصلی اللہ علی النبی و آلہ وسلم تسلیما کثیرا ۔

.......................................

# سوالوں کے جواب دیں

صحیح جواب دینے والوں کے نام اگلے شمارہ میں شائع ہوں گے ان شاء اللہ۔

۱۔ اخفاء الذکر کتاب کے مصنف کون ہیں؟

۲۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے؟

۳۔ دورِ نبوی میں مدینہ میں کون سے دو مشہور قبیلے آباد تھے۔

## شمارہ:۸۴ میں درج سوالوں کے جوابات

۱۔ ولادتِ نبوی ربیع الاول کی ۹ تاریخ کو ہوئی۔

۲۔ مقامِ حیات کے مصنف علامہ ڈاکٹر خالد محمود رحمہ اللہ ہیں۔

۳۔ فیصل مسجد پاکستان کے شہر اسلام آباد میں ہے۔

**صحیح جواب دینے والے:** مدثر جان چک: ۴۷ ڈی این بی۔ امۃ الرحمٰن (جامعۃ الحنیف الاسلامیہ للبنات)

کچھ دیر حدیث کی مجلس میں

# كَشْفُ الصَّحِيفَةِ لِحَلِّ مُسْنَدِ اَبِىْ حَنِيفَةَ

(قسط:۷۴)

رب نواز، احمد پور شرقیہ

اَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى شَقُّ وَجْهِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِىْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ شَمَالِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ

(مسند ابی حنیفہ بروایۃ الحصکفی صفحہ ۷۶)

ترجمہ: ابوحنیفہ حماد سے، وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے، وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ، یہاں تک کہ ان کے چہرے کا ایک حصہ دکھائی دیتا اور اسی طرح بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے: حتی کہ ان کے دائیں رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی تھی اور اس طرح بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

## فقه الحديث و تشريح الرواية

(۱) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے لے کر سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک اس حدیث کی سند کے سب راوی کوفی ہیں۔

(۲) حدیث میں سلام پھیرنے سے مراد نماز میں سلام پھیرنا ہے۔

(۳) نماز کا سلام پھیرتے ہوئے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہنا چاہیے۔

(۴) سلام دائیں بائیں دونوں طرف پھیرنا چاہیے۔

(۵) سلام پھیرنے کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف سلام پھیرا جائے، پھر بائیں جانب۔

(۶) اس حدیث سے اُن کا رد ہوجاتا ہے جو یہ رائے رکھتے ہیں کہ سلام ایک طرف پھیرا جائے۔

(۷) جس طرح نماز پنجگانہ میں دونوں طرف سلام پھیرا جاتا ہے، اسی طرح جنازہ میں بھی دونوں طرف سلام پھیرنا چاہیے۔

(۸) سلام پھیرے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پچھلی صف والوں کو امام کی رخسار نظر آئے۔

(۹) امام کی طرح مقتدی وا کیلے نماز پڑھنے والے کو بھی اسی طرح گردن موڑ کو سلام پھیرنا چاہیے کہ پیچھے والے کو رخسار نظر آئے۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تب رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ خوب صورت رنگت والے تھے۔

(۱۱) سلام پھیرتے وقت جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا جاتا ہے اس میں مخاطب فرشتے اور دوسرے نمازی ہوتے ہیں۔ اس لیے سلام پھیرتے وقت انہیں مخاطب بنانے کی نیت ہونی چاہیے۔

(۱۲) جب یہ سلام فرشتوں کو بھی ہے تو یقیناً وہ اس کا جواب ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ'' دیتے ہوں گے۔ اس لیے یوں کہہ سکتے ہیں کہ نمازیوں کو فرشتوں کی دعا بھی حاصل ہوتی ہے۔

(۱۳) مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت بھی نکلتی ہے کہ وہاں موجود ہر نمازی کو دوسرے کی دعا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' حاصل ہوجایا کرتی ہے۔

(۱۴) جب بات یونہی ہے تو ایک بات مزید سمجھ میں آتی ہے کہ جتنے بڑے مجمع میں نماز پڑھی جائے، اتنی زیادہ دعائیں حاصل ہوں گی ان شاء اللہ۔

(۱۵) مسجد میں جو دوسرے نمازیوں کی دعا حاصل ہوتی ہے اس میں سلامتی پانے کی دعا بھی ہے اور رحمت الٰہی کے حصول کی بھی۔

---

جس انسان میں ذاتی صفات نہ ہو وہ اپنے لباس سے لے کر مکان تک ہر شے کی تعریف چاہتا ہے۔ [عبد الهادی، پسرور)

تذکرہ انبیاء

# فرعون سے مباحثہ

منیب کے قلم سے

قَالَ فَمَنۡ رَّبُّكُمَا يٰمُوۡسٰى قَالَ رَبُّنَا الَّذِىۡۤ اَعۡطٰى كُلَّ شَىۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰى۔

(سورہ طٰہٰ:۴۹،۵۰)

ترجمہ: فرعون نے کہا: ''موسیٰ! تم دونوں کا رب ہے کون؟'' موسیٰ نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو وہ بناوٹ عطا کی جو اُس کے مناسب تھی، پھر (اس کی) رہنمائی بھی فرمائی۔ (آسان ترجمہ قرآن صفحہ:۹۶۲)

## آیات کا پس منظر

جب سیدنا موسیٰ اور سیدنا ہارون علیھما السلام نے فرعون کو تبلیغ فرمائی۔ تب اس نے ان سے بحث شروع کردی۔ ان آیات میں اس بحث کا ابتدائی حصہ ہے۔

## تفسیری فوائد

(۱) تبلیغ کی راہ میں یہ چیز پیش آسکتی ہے کہ مخاطب کوئی بحث چھیڑ دے۔

(۲) جب فرعون نے سوال اُٹھایا تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کے سوال کا جواب دیا۔ اس سے ایک تو ثابت ہوا کہ تبلیغ کرنے والے میں مخاطب کے اعتراض کا تسلی بخش جواب دینے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ اور یہ صلاحیت علماء میں ہوا کرتی ہے لہذا صحیح معنی میں تبلیغ علماء ہی کر سکتے ہیں۔

(۳) دوسرا یہ معلوم ہوا کہ اگر اعتراض کا جواب دینا ضروری یا مناسب ہو تو جواب دے دینا چاہیے جیسا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جواب مرحمت فرما دیا۔

(۴) دوران تبلیغ کسی سوال کا جواب دینا روح تبلیغ / مزاج تبلیغ کے خلاف نہیں۔

(۵) سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے مباحثہ / مناظرہ کیا۔ لہٰذا یہ کام فرقہ واریت نہیں۔

(۶) جس طرح تبلیغ کرنا کارِ نبوت ہے اسی طرح مناظرہ و مباحثہ کرنا بھی کارِ نبوت ہے۔

(۷) فرعون نے سوال کرتے ہوئے کہا: ''موسیٰ! تم دونوں کا رب ہے کون؟'' اس موقع پر سیدنا ہارون علیہ السلام بھی موجود تھے مگر فرعون نے گفتگو میں ان کا نام نہیں لیا۔ اس لیے کہ اصل تبلیغ کرنے والے سیدنا موسیٰ علیہ السلام تھے۔ ان کے بھائی تو معاون تھے۔

نیز رب کا معنی پرورش کرنے والا بھی ہے چونکہ فرعون کے گھر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی پرورش ہوتی رہی، نہ کہ سیدنا ہارون علیہ السلام کی۔ اس لیے فرعون نے صرف انہیں مخاطب کیا۔

(۸) سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو شکل و صورت سے نوازا اور پھر اسے سمجھ بوجھ دی۔ اس سے ایک بات یہ معلوم ہوئی جس کسی کی جیسی کیسی شکل ہو وہ اللہ کی عطا کردہ ہے لہذا اس پر اعتراض نہ ہونا چاہیے۔

(۹) دوسرا یہ کہ ساری مخلوق کو اللہ نے سمجھ بوجھ دی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا رہن سہن، خوراک، مسکن اور قدرتی طور پر لگائی گئی خدمت کو سمجھتی ہے۔

(۱۰) سمجھ بوجھ اگرچہ ہر چیز کو عطاء کی گئی مگر اعلیٰ درجہ کی سمجھ بوجھ چونکہ جانوروں اور پرندوں وغیرہ کو نہیں، اس لیے انہیں شرعی احکام کا پابند نہیں بنایا گیا۔

## بہاول پور میں الفتحیہ

بہاول پور کے جو احباب مجلّہ سالانہ جاری نہیں کرا سکے، وہ ہر ماہ مولانا جمیل الرحمٰن عباسی دام ظلہ کے مکتبہ (صفدریہ ماڈل ٹاؤن بی) سے الفتحیہ خرید کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

عام نبی موسمی پھول کی طرح ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ سدا بہار کی پھول کی مانند ہیں۔ [ام سلطان، رجانہ]

نجوم ہدایت

# سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

مولانا جمیل الرحمٰن عباسی (بہاول پور)

مسجد نبوی کا پرنور ماحول، محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم میرِ مجلس اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی ہستیاں محفل کی زینت۔ سبحان اللہ:

کیسا منظر ہوگا وہ اللہ اکبر جس گھڑی
مسجدِ نبوی میں ہوں گے چاند تارے روبرو

ایسی ہی ایک پُر رونق اور قابل رشک مجلس مسجد نبوی میں جمی تھی، جس پر زمین کے ذروں کو ناز تھا اور آسمان کے ستارے جسے رشک بھری نظروں سے تک رہے تھے۔ اسی دوران ایک مفلس اور نادار صحابیؓ وارد ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھوک کا اظہار کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہر بیوی کے گھر پیغام بھیجا کہ شاید کسی گھر میں کھانے کو کچھ مل جائے اور مہمان کی ضرورت کا سامان ہو سکے مگر کائنات کے سردار کے اس فاقہ پر زمین کے سارے خزانے قربان کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی اہلیہ محترمہ کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں اعلان فرمایا:

**من یضیفه یرحمه الله.** ''اس شخص کی میزبانی کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائیں گے''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے رحمت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کیلئے ایک انصاری صحابی اٹھتے ہیں اور اپنی خدمات پیش کر دیتے ہیں پھر انصاری نے اپنے گھر پہنچ کر اپنی اہلیہ کو ساری صورتحال سے مطلع کیا اور پوچھا کہ گھر میں کھانے کو کچھ ہے؟ بیوی نے جواب دیا ''صرف بچوں کا کھانا پڑا ہے''

صحابی نے کہا: **فعلليهم بشیء ونومیهم** ''کسی شیء کے ساتھ بچوں کو بہلا کر سلا دو'' اور جب مہمان آ جائے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانے بجھا دینا، بیوی نے ایسا ہی کیا اور دونوں میاں بیوی نے خود بھوکے رہ کر مہمان کی ضیافت کا حق ادا کر دیا، جب صبح کے وقت وہ انصاری صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**لقد عجب الله او ضحک الله من فلان وفلانة.**

''ان میاں بیوی کے ایثار بھرے سلوک پر اللہ تعالیٰ بے حد خوش ہوئے''

اور ایک روایت میں ہے کہ اسی موقع پر یہ آیت اتری **یؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة** ''خود ضرورت مند ہونے کے باوجود دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں''۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۹ بحوالہ بخاری و مسلم)

ایثار و قربانی کے پیکر اور جود و سخا کی مثال یہ وہی صحابی ہیں جو ہماری اس مجلس کا موضوع ہیں یعنی حضرت سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

حضرت ابوطلحہ انصاری کا نام زید بن سہل تھا چنانچہ آپ کا اپنا شعر ہے

**أنا ابو طلحة واسمی زید**
**وکل یوم فی سلاحی صید**

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام عبادہ بنت مالک تھا، آپ رضی اللہ عنہ انصاری، خزرجی، نجاری ہیں۔ آپ کو عقبہ میں بیعت کرنے کی سعادت بھی حاصل ہے اور غزوہ بدر میں شرکت کی فضیلت بھی آپ نے پائی ہے اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم رہے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سے نامور تیر انداز تھے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**لصوت ابی طلحة فی الجیش خیر من مائة رجل..**

''لشکر میں ابوطلحہ کی آواز سوآدمیوں سے بہتر اور دشمن پر بھاری ہے''

غزوہ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا کہ جو شخص جس دشمن کو قتل کرے گا مقتول کا سامان اسی کا ہوگا اور اس موقع پر حضرت ابو طلحہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے بیس کافروں کو تلوار کے گھاٹ اتارا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے رہتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے

**نفسی لنفسک الفداء ووجھی لوجھک الوقاء**

''میری جان آپ پر فدا ہے اور میرا چہرہ آپ کیلئے ڈھال ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے **کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یرفع راسه من خلف ابی طلحة لیری مواقع النبل** ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے پیچھے سر اٹھا کر دیکھا کرتے تھے کہ ابوطلحہ کا پھینکا ہوا تیر کس دشمن کا کام تمام کر رہا ہے''

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چوڑے سینے والے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے ٹھہرا کر فرمایا کرتے تھے **نحری دون نحرک** ''میرا کشادہ سینہ آپ کیلئے ڈھال کا کام دے گا'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد مالک کا جب انتقال ہوا تو ان کی والدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا،اس وقت حضرت ابوطلحہ مسلمان نہیں ہوئے تھے،حضرت اُم سلیم نے جواب دیا:

**یا ابا طلحة ما مثلک یرد ولکنّک امرء کافر وانا مسلمة لا تحل لی.**

''آپ جیسا بندہ رد نہیں کیا جاسکتا لیکن آپ کافر ہیں اور میں مسلمان خاتون ہوں،آپ میرے لیے حلال نہیں ہیں''۔

چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور حضرت ام سلیمؓ سے آپ کا نکاح ہوا۔

ترمذی شریف ج اص ۱۸۱ پر ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنے کے بعد اپنے سر مبارک کے دائیں حصہ کو حلق کرنے والے کے آگے پیش کر دیا اس نے حلق کیا **فاعطاہ اباطلحة ثم ناوله شقه الایسر فحلقه فقال اقسمه بین الناس** ''اس حصہ کے سارے بال حضرت ابوطلحہ کو دے دیے اور پھر بائیں حصہ کا حلق کرایا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس حصے کے بال دے کر فرمایا یہ بال لوگوں میں تقسیم کردو''

ترمذی شریف ج اص ۲۰۳ میں یہ بھی مروی ہے **الذی الحد قبر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابو طلحة** ''جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد مبارک تیار کی وہ حضرت ابوطلحہؓ ہیں''

ترمذی شریف میں حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا **اقرا قومک السلام فانھم ما علمت اعفة صبر** ''اپنی قوم کو سلام کہہ دو جہاں تک مجھے علم

---

فضائل اعمال کے دفاع میں مفصل کتاب ''فضائل اعمال کا عادلانہ دفاع''مفتی رب نواز کی تالیف ہے۔[محمد علی،گھوٹکی]

ہے آپ کی قوم پاکدامن اور صبر کرنے والی ہے‘‘

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب قرآن مجید کی آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ان احب اموالی الی ببرحاء وانھا صدقة ارجو برھا وذخرھا ’’برحاء نامی باغ مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے، مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس کا صلہ دیں گے اور وہ آخرت میں میرے لیے ذخیرہ ہوگا‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخ بخ ذاک مال رابح ’’واہ واہ بہت خوب بہت نفع بخش مال ہے‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلسل چالیس برس تک روزے رکھتے رہے (ان ایام کے علاوہ جن میں روزے رکھنا مکروہ ہے)

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا انتقال جہاد کے سفر میں ہوا، سمندر میں جہاد کیلئے سفر جاری تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی روح پرواز کرگئی۔

**فما وجدوا جزیرة یدفنونه فیھا الا بعد سبعة ایام ولم یتغیر.**

’’جزیرہ نہ ملنے کی وجہ سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو سات دن کے بعد دفن کیا گیا مگر ان کے جسم مبارک میں کوئی تبدیلی نہیں تھی‘‘۔

یہ عظیم الشان صحابی ۵۱ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(الاصابہ ج ۱ ص ۶۴۸، اسد الغابہ ج ۳ ص ۵۵۸، الاستیعاب ص ۸۱۷)

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

## درختوں کی رنگا رنگی

ڈاکٹر عبدالشکور بھٹی، موضع جہان پور

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دام ظلہ، کنیڈا کے سفرنامہ میں لکھتے ہیں: ’’چنانچہ ہم ائیر پورٹ سے والٹرلو روانہ ہو گئے۔ اس علاقے میں سردیوں کی آمد آمد تھی۔ اور موسم کافی ٹھنڈا مگر خوشگوار تھا۔ کار صاف شفاف اور کشادہ ہائی وے پر دوڑتی رہی، دونوں طرف حد نظر تک سبزہ زار پھیلے ہوئے تھے۔ کوئی جگہ خشک اور سبزے سے خالی نظر نہیں آتی اور سب سے زیادہ حسن ان خوبصورت درختوں نے پیدا کر دیا تھا۔ جن پر خزاں کی علامت کے طور پر بہار آئی ہوئی تھی۔ شمالی امریکہ کے متعدد علاقوں میں خودرو درختوں پر قدرت کا یہ عجیب نظارہ دیکھنے میں آتا ہے کہ خزاں سے پہلے ان کے سبز پتے اپنا رنگ بدلنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور درختوں کا کچھ حصہ زرد اور کچھ حصہ سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ زردی اور سرخی بھی کہیں ہلکی اور کہیں گہری ہوتی ہے۔ جن جنگلات میں درختوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے وہاں خاص طور پر یہ رنگا رنگ درخت انتہائی حسین منظر پیش کرتے ہیں۔ اور لوگ اس منظر کو دیکھنے کے لیے دور دور سے سفر کر کے جاتے ہیں۔ موسم خزاں کے آغاز پر درختوں کی یہ بہار میں نے کسی اور ملک میں نہیں دیکھی‘‘ (جہانِ دیدہ صفحہ ۵۷)

.................................................

## شادی مبارک

عابد شکور بھٹی (نزد ملت کالج احمد پور شرقیہ)، محمد دلدار (جانی سبزی فروش احمد پور شرقیہ)، چوہدری عثمان الحق (لالہ زار کالونی احمد پور شرقیہ)، محمد عارف بھٹی (موضع کنجکی والا ترنڈا محمد پناہ) اور محمد الیاس بھٹی (موضع کنجکی والا ترنڈہ محمد پناہ) رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے ہیں۔ ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اُسوۂ حسنة

# سنت نبوی کے عاملین

جمع وترتیب ابوالحسین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حقیقت میں صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے کہ دوسرا تو قطع رحمی کر رہا ہے اور رشتہ داری کے حقوق ادا نہیں کر رہا ہے اور یہ جواب میں قطع رحمی کرنے کی بجائے اس کے ساتھ اچھا معاملہ کر رہا ہے۔(بخاری)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دام ظلہ فرماتے ہیں:

”ہم نے سنتوں کو چند ظاہری سنتوں کی حد تک محدود کر لیا ہے...مثلا مسواک کرنا چاہیے، داڑھی رکھنی چاہیے، اور ظاہری وضع وقطع سنت کے مطابق کرنی چاہیے۔...یہ سب سنتیں ہیں ان کی اہمیت سے جو بھی انکار کرے وہ سنتوں سے ناواقف ہے لیکن سنتیں اس حد تک محدود نہیں۔

عام تعلقات اور معاملات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو طرز عمل تھا وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا ایک بڑا حصہ ہے اور جس اہتمام کے ساتھ دوسری سنتوں پر عمل کرنے کا دل میں داعیہ پیدا ہوتا ہے، اس سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ اس سنت پر عمل کرنے کی فکر کرنی چاہیے کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیں، بلکہ بُرائی کا بدلہ حسنِ سلوک سے دیں، سنت کے مطابق اچھائی سے دیں۔

اب ذرا ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم اس سنت پر کتنا عمل کر رہے ہیں؟ ہمارے ساتھ اگر کسی نے بُرائی کی ہے تو کتنا انتقام کا جذبہ دل میں پیدا ہوتا ہے اور کتنی اس کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں؟ اگر غور کرو تو معاشرے کے فساد کا بہت بڑا سبب یہ ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ ہماری سوچ یہ ہوتی ہے کہ اس نے چونکہ میرے ساتھ بُرائی کی ہے، میں بھی اس سے بُرائی کروں گا، اس نے مجھے گالی دی ہے، میں بھی دوں گا...

درحقیقت سنت صرف یہ نہیں ہے کہ آسان آسان سنتوں پر عمل کر لیا جائے بلکہ ہر ایک سنت پر عمل کی فکر کرنی چاہیے ...اور انسان اس سنت کے جتنا قریب ہوگا۔ غور کر کے دیکھ لو اور تجربہ کر کے دیکھ لو کہ جو بگاڑ پھیلا ہوا ہے وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے دُور ہونے کا نتیجہ ہے ...احادیث ہم بھی سنتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی سنتے تھے لیکن ان کا حال یہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کان میں پڑا تو بڑے سے بڑا قصد وارادہ... بڑے سے بڑا منصوبہ اس ارشاد کے آگے پل میں ڈھیر کر دیا..

ہم صبح سے شام تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں لیکن ان پر عمل کا داعیہ پیدا نہیں ہوتا...یہ وجہ ہے کہ اس پڑھنے اور سننے کے نتیجے میں ہماری زندگی میں کوئی انقلاب نہیں آتا لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتباع سنت کی برکت سے دنیا میں بھی عزت دی تھی اور آخرت میں بھی ان شاء اللہ ان کا عظیم مقام ہوگا۔

(اصلاحی خطبات بحوالہ محاسن اسلام شمارہ:۲۳۰)

..................................

**دعائے مغفرت:** مولانا کامران صاحب فاضل جامعہ فتحیہ کی اہلیہ اور مولانا کے والد شیخ ظفر کا انتقال ہوگیا، حاجی احمد نواز لبانہ کے بیٹے محمد محسن ایکسیڈینٹ حادثہ میں فوت ہوگئے ہیں۔ کچھ عرصے پہلے مولانا قاری محمد ارشد ارائیں (چکی موڑ) کی بھی وفات ہوگئی۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔(ادارہ)

بڑے لوگ

# بزرگوں کا ذوقِ عبادت

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

امام محمد بن عثمان ابو بکر الحازمی (المتوفی ۵۸۴ھ جلیل القدر محدث اور فقیہ تھے، شافعی المسلک تھے طبقات شافعیۃ الکبریٰ ج:۴ص ۱۸۹، کتاب الاعتبار فی الناسخ و المنسوخ من الاخبار ان کی مشہور علی اور تحقیقی کتاب ہے جو مطبوعہ ہے) وہ مشہور علم دوست بدیعؒ کے رباط (سرائے) میں ٹھہرے ان کی عادت تھی کہ ساری ساری رات کتابت علوم اور مطالعہ کتب میں مشغول رہتے تھے۔ بدیعؒ نے ان کی یہ محنت دیکھ کر تعجب کیا اور اپنے خادم سے کہا کہ آج رات ان کو چراغ مہیا نہ کرنا کہ وہ آرام کرلیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ خادم نے مناسب بہانہ کرکے چراغ مہیا کرنے سے معذرت کردی۔ امام موصوفؒ مطالعہ سے تو محروم ہوگئے لیکن ساری رات صبح تک نماز میں مصروف رہے۔ بدیعؒ جب انہیں دیکھنے آئے تو دیکھا کہ وہ نماز میں مشغول ہیں۔ (تذکرہ ج ۴ص ۱۵۳)

امام میمون بن مہران (المتوفی ۱۱۶ھ) جماعت کی نماز کی سخت پابندی کرتے تھے اور اسی دَور میں جب کہ گھڑیاں نہ تھیں اور نہ وقت منضبط ہوتا تھا کبھی اُن سے جماعت میں نہیں چھوٹی۔ ایک دفعہ مسجد میں پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ جماعت کی نماز مجھے عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے۔ (احیاء العلوم: ۱/۱۰۵)

امام سلیمان بن مہران الاعمش (المتوفی ۱۴۸) امام وکیع کا بیان ہے کہ ستر سال میں ایک مرتبہ بھی ان سے تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی۔ (بغدادی: ۹/۹)

سبحان اللہ تعالیٰ اندازہ لگائیں کہ یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ جب نہ گھڑیاں ہوتی تھیں اور نہ لاؤڈ اسپیکر کان پھاڑے تھے۔

امام ابو عمران السمر قندیؒ جو بڑے زاہد عابد اور جفا کش واعظ تھے۔ (المتوفی ــــ ھ) بیان کیا گیا ہے کہ ان کے ہاتھ پر پچاس ہزار کافر مسلمان ہوئے تھے۔ (الجواہر المضیۃ: ج ۲ص ۲۶۰)

امام ابن الجوزی (الامام العلامۃ الحافظ عالم العراق عبد الرحمٰن بن ابی الحسن المتوفی بعمر ۹۰ سال ۵۹۷ھ) کے حالات میں لکھا ہے کہ انہوں نے دو ہزار کتابیں لکھیں اور ایک لاکھ آدمی ان کے ہاتھ پر گناہوں سے تائب ہوئے اور بیس ہزار کافر ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور وہ باوجود تبلیغ و تصنیف اور تدریس اور دیگر مشاغل میں مصروف ہونے کے ہفتہ میں ایک بار قرآن کریم بھی ختم کر لیتے تھے۔

(تذکرہ ج ۴ص ۱۳۴)

مولانا عبد الباری فرنگی محلی (المتوفی ۱۳۴۶ھ ۱۹۲۶ء) نماز باجماعت کا اتنا اہتمام اور التزام کرتے تھے کہ سفر میں بھی جماعت نہ چھوٹنے پاتی۔ ساتھ رہنے والوں کا بیان اور شہادت ہے کہ عمر بھر صرف ایک بار جماعت کی نماز ناغہ ہوئی۔ (اخبار نوائے وقت ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ ص ۵ کالم ۳ مضمون مولانا عبد الماجد دریا بادی)

قارئین کرام! ایسے واقعات کہاں تک بیان کئے جائیں اور یہ ہمارے بس کا روگ بھی نہیں ہے۔ حضرات سلف صالحین نیکی کے ہر کام میں پیش پیش تھے۔ علم و عمل باطنی صفائی اور اکتساب روحانیت میں وہ یکتائے زمانہ تھے۔ (شوقِ حدیث صفحہ ۹۳)

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

وعظ و نصیحت

# تقویٰ کا درس

بھٹی کے قلم سے

تقویٰ کا معنی بچنا اور ڈرنا ہے۔ مطلب گناہوں سے بچنا اور اللہ سے ڈرنا تقویٰ کہلاتا ہے۔ کفر و شرک سے بچنا تقویٰ ہے، پھر کبیرہ گناہوں سے بچنا اس سے بڑے درجے کا تقویٰ ہے۔ تقویٰ کا سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ ہر قسم کے گناہوں سے بچا جائے۔

قرآن میں تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم ہے۔

**یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّ یُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیَغۡفِرۡلَکُمۡ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ۔** (سورہ انفال، آیت: ۲۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے ساتھ تقویٰ کی روش اختیار کرو تو وہ تمہیں (حق و باطل) تمیز عطاء کردے گا، تمہاری برائیوں کو مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

اس کے علاوہ بھی قرآن میں متعدد مقامات پر تقوی کی تعلیم دی گئی مثلاً

تم اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ (آل عمران: ۱۰۲)

تم اللہ سے ڈرو اور درست بات کیا کرو۔ (احزاب: ۷۰)

تم اللہ سے ڈرتے رہو جتنا تمہارے بس میں ہے۔ (تغابن: ۱۶)

جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے تنگی میں راستہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ (طلاق: ۲، ۳)

جس طرح قرآن مجید میں تقوی کا درس ہے اسی طرح حدیثوں میں بھی اسی بات کی تاکید و اہمیت بیان کی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ معزز انسان کون ہے؟ فرمایا: جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہو۔ (بخاری و مسلم)

فرمایا: دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اللہ تمہیں آزمائے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ لہذا تم دنیا (کے دھوکہ) سے بچو اور عورتوں (کے فتنہ) سے بچو۔ بنی اسرائیل کی پہلی آزمائش عورتوں کی ذریعے کی گئی۔ (مسلم)

دعائے نبوی ہے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الۡھُدٰی وَالتُّقٰی وَالۡعَفَافَ وَالۡغِنٰی**

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہدایت، تقوی، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

ارشادِ نبوی ہے کہ جو شخص کسی کام کی قسم اُٹھائے پھر وہ تقوی والی چیز دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ تقوی کو اختیار کرے۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کسی نے گناہ کرنے کی قسم اٹھائی تھی اسے چاہیے کہ وہ قسم توڑ کر کفارہ ادا کرے اور گناہ کی بجائے تقویٰ والا راستہ اختیار کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: تم اللہ سے ڈرتے رہو۔ پانچوں نمازوں کو ادا کرو، مہینہ بھر روزے رکھو، زکوۃ ادا کرو اور اپنے امراء کی اطاعت کرو تب تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

(حدیثیں ریاض الصالحین سے ماخوذ ہیں)

سب سے کم تنخواہ علماء کی ہے مگر مولویوں نے تنخواہ بڑھانے کے لیے کبھی ہڑتال نہیں کی۔ [علی اکبر، مرید کے]

# ہم نے کانٹوں میں بھی گلزار کھلا رکھا ہے

ابن الحسن عباسی (کراچی)

عبد اللہ بن محمد جہادی مہم کے سلسلے میں مصر کے ایک ساحلی علاقے میں مقیم تھا۔ٹہلتا ہوا ایک بار ساحل سمندر جا نکلا۔وہاں دیکھا کہ خیمہ میں ہاتھ پاؤں سے معذور اور آنکھوں کی بینائی سے محروم ایک شخص پڑا ہوا ہے۔اس کے جسم میں صرف اس کی زبان سلامت ہے۔ایک طرف اس کی یہ حالت ہے... اور دوسری طرف وہ بآواز بلند کہہ رہا ہے:

”میرے رب! مجھے اپنی نعمتوں پر شکر کی توفیق عطا فرما، مجھے تو نے اپنی مخلوق میں سے بہت سوں پر فضیلت اور فوقیت بخشی ہے، اس فوقیت پر مجھے اپنی حمد وثناء کی توفیق عطاء فرما۔“

عبد اللہ نے یہ دعا سنی تو اسے بڑی حیرت ہوئی، ایک آدمی ہاتھ پاؤں سے معذور ہے، بینائی سے محروم ہے، جسم میں زندگی کی تازگی کا کوئی اثر نہیں اور وہ اللہ سے نعمتوں پر شکر کی دعا مانگ رہا ہے، اس کے پاس جا کر سلام کیا اور پوچھا:

”حضرت! آپ اللہ تعالیٰ کی کس نعمت اور فوقیت پر شکر اور حمد وثناء کی توفیق کے خواستگار ہیں۔؟“

معذور شخص نے جواب میں فرمایا اور خوب فرمایا:

”آپ کو کیا معلوم! میرے رب کا میرے ساتھ کیا معاملہ ہے، بخدا اگر وہ آسمان سے آگ برسا کر مجھے راکھ کر دے، پہاڑوں کو حکم دے کر مجھے کچل دے، سمندروں کو مجھے غرق کرنے کے لیے کہہ دے اور زمین کو مجھے نگلنے کا حکم دے تو میں کیا کر سکتا ہوں، میرے ناتواں جسم میں زبان کی بے بہا نعمت کو تو دیکھئے کہ یہ سالم ہے، کیا صرف اس ایک زبان کی نعمت کا میں زندگی بھر شکر ادا کر سکتا ہوں۔؟“

پھر فرمانے لگے:

”میرا ایک چھوٹا سا بیٹا میری خدمت کرتا ہے، خود میں معذور ہوں، زندگی کی ضروریات اسی کے سہارے پوری ہوتی ہیں لیکن وہ تین دن سے غائب ہے، معلوم نہیں کہ کہاں ہے آپ اس کا پتہ کر لیں تو مہربانی ہو گی۔“

ایسے صابر وشاکر اور محتاج انسان کی خدمت سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے، عبد اللہ بیابان میں اس کی تلاش شروع کی تو یہ دردناک منظر دیکھا کہ مٹی کے دو تودوں کے درمیان ایک لڑکے کی لاش پڑی ہوئی ہے جسے جگہ جگہ سے درندوں اور پرندوں نے نوچ رکھا ہے، یہ اسی معذور شخص کے بیٹے کی لاش تھی، اس معصوم کی لاش اس طرح بے گور وکفن دیکھ کر عبد اللہ کی آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ فکر لاحق ہوئی کہ اس کے معذور والد کو اس المناک حادثہ کی اطلاع کیسے دے؟ ان کے پاس گئے اور ایک لمبی تمہید کے بعد انہیں اطلاع کر دی، بیٹے کی وحشت ناک موت سے کون ہوگا جس کا جگر پارہ پارہ نہ ہو لیکن

جائز نہیں اندیشۂ جان ، عشق میں اے دل
ہشیار ! کہ یہ مسلک تسلیم و رضا ہے

خبر سن کر معذور والد کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے، دل پر غموں کے بادل چھا جائیں تو آنکھوں سے اشکوں کی برسات شروع ہو جاتی ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ غم کا غبار اشکوں میں ڈھل کر نکل جاتا ہے، شکوہ شکایت کی بجائے فرمانے لگے:

”حمد وستائش اس ذات کے لیے ہے جس نے میری اولاد کو اپنا نافرمان نہیں پیدا کیا اور اسے جہنم کا

ایندھن بننے سے بچایا'' پھر انا للہ ... پڑھا اور ایک چیخ کے ساتھ سعید روح نے قفس عنصری سے گویا یہ کہتے ہوئے آزادی حاصل کر لی کہ:

اب اے خیالِ یار نہیں تاب ضبط کی
بس اے فروغِ برق تجلی کہ جل گئے
اب کیا ستائیں گی ہمیں دوراں کی گردشیں
ہم اب حدودِ سود و زیاں سے نکل گئے

ان کی اس طرح اچانک موت پر عبداللہ کے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، کچھ لوگ اس طرف نکلے، رونے کی آواز سنی، خیمے میں داخل ہوئے۔ میت کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو اس سے لپٹ گئے، کوئی ہاتھ چومتا، کوئی آنکھوں کو بوسہ دیتا، ساتھ ساتھ کہتے جاتے:

''ہم قربان ان آنکھوں پر جنہوں نے کبھی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا، ہم فدا اس جسم پر جو لوگوں کے آرام کے وقت بھی اپنے مالک کے سامنے سجدہ ریز رہتا، جس نے اپنے رب کی کبھی نافرمانی نہیں کی۔''

عبداللہ یہ صورت حال دیکھ کر حیران ہو رہا تھا، پوچھا:

''یہ کون ہیں، ان کا کیا تعارف ہے'' کہنے لگے: آپ ان کو نہیں جانتے؟ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور حضرت ابن عباس کے شاگرد مشہور محدث حضرت ابوقلابہ ہیں۔''

حدیث کا ادنیٰ طالب علم بھی حضرت ابوقلابہ کے نام سے واقف ہے، صبر واستقامت کے پیکر اور تسلیم و رضا کے بلند مقام کے حامل حضرت ابوقلابہ کی تجہیز و تکفین اور نماز و تدفین سے فارغ ہونے کے بعد عبداللہ رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ آپ جنت کے باغات میں سیر و تفریح کر رہے ہیں، جنت کا لباس زیب تن ہے اور یہ آیت تلاوت فرما رہے ہیں **سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار** (صبر کرنے کے سبب تم پر سلامتی ہو اور آخرت کا گھر بہترین ٹھکانہ ہے) عبداللہ نے پوچھا:

''آپ وہی معذور شخص ہیں؟'' فرمانے لگے:

''جی ہاں میں وہی شخص ہوں، اللہ جل شانہ کے ہاں بلند مراتب اور درجات ایسے ہیں جن تک رسائی مصیبت میں صبر، راحت میں شکر اور جلوت و خلوت میں خوفِ خدا کے بغیر ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ نے اسی صبر و شکر کی بدولت مجھے ان نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔''

(کتاب الثقات لابی حاتم ابن حبان: ۳/۵)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں کی گنتی نہیں کی جاسکتی، زندگی کی جس جہت میں دیکھئے، نعمتوں کے گلستان کے گلستان لہلہا رہے ہیں، انسانی زندگی اگرچہ غم و حسرت کی دھوپ چھاؤں سے عبارت ہے لیکن درحقیقت وجودِ غم بھی احساس مسرت کے لیے ہے، الم کی چاشنی سے زندگی میں حسن بھی آتا ہے، اہل اللہ اور اہل وفا کو غم میں بھی راحت حاصل ہوتی ہے جب کہ اہل ہوس کی ساری زندگی راحت کے غم میں ختم ہو جاتی ہے، ناشکروں کا المیہ یہ ہے کہ ان کی نظر ہمیشہ زندگی کی تلخیوں پر رہتی ہے۔ زندگی کی ہزار نعمتوں اور رحمتوں کی چھاؤں میں انہیں کچھ تلخیوں کی تپش محسوس ہو تو اس کا رونا رونے لگتے ہیں، ایسے لوگ زندگی کی حقیقی خوشیوں سے محروم رہتے ہیں، وہ ہر سو برسی ہوئی نعمتوں کی بہار میں یہ بھی کہتے ہیں کہ:

دل کا ہر داغ تبسم میں چھپا رکھا ہے
ہم نے ہر غم کو کو غم یار بنا رکھا ہے
نوک ہر خار سے پوچھو وہ گواہی دیں گے
ہم نے کانٹوں میں بھی گلزار کھلا رکھا ہے
خود میرے دل نے تراشے ہیں غموں کے پیکر
میرے مولانا نے تو ہر غم سے بچا رکھا ہے

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

مالک کے ہاں کتا جتنا بھی بھوکا ہو وہ اپنے مالک کا در نہیں چھوڑتا۔ [عبدالہادی، میانوالی]

# ستم سے زیادہ کرم یاد آیا

احسان دانش (مشہور شاعر)

مجھے ایک دن کئی آدمیوں نے یہ واقعہ سنایا کہ دن کے ڈیڑھ دو بجے اسپتال بغلی دروازے سے جو اسپتال کی روڈ کی طرف کھلتا ہے۔ایک بڑے ڈیل ڈول کا مگر نہایت مغموم مسلمان اسپتال سے نکل کر آرہا تھا، اتنے میں اسی سڑک پر ایک سکھ کا گزر ہوا، اسے دیکھتے ہی مسلمان کی آنکھیں سرخ شعلوں سے بھر گئیں۔ اس نے گلدار کی طرح جھپٹ کر اسے پکڑ لیا اور پھر اس کو پاؤں سے دبا کر بُری طرح پیٹنا شروع کر دیا۔لاہور کی سڑکیں جہاں ہر وقت آدمیوں کا سیلاب موجیں مارتا رہتا ہے، فوراً سینکڑوں آدمی جمع ہو گئے اور سکھ کو چھڑانے لگے لیکن اس سردار نے بڑے تلخ لہجے میں اپنے مدد گاروں کو روک دیا اور بڑے روشن لہجے میں کہا:

’’مجھے کوئی نہ چھڑائے‘‘

لوگوں نے مسلمان کو پکڑ لیا اور سردار سے سوال کیا:

’’یہ کیوں؟‘‘

سردار نے کہا:

’’میں نے اس کے خاندان کو قتل کیا ہے، اور وہ بے گناہ تھے! میرا انہوں نے کوئی نقصان نہیں کیا تھا۔مگر میں اس وقت لالہ کے اکسانے اور بھڑکانے میں آ گیا اور قتل و غارت پر کمر باندھ لی، لیکن گھر جا کے جو سوچا تو میرے ضمیر نے میری نیندیں چھین لیں۔ جب سوتا ہوں تو خواب میں وہی ماحول دکھائی دیتا ہے کہ لالہ دونی چند غارت گری کے منصوبے بنا رہے ہیں اور ہم لوگ ان کے اشاروں پر بے گناہوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ پولیس اور فوج ہمارے تعاقب میں ہے اور ہم جنگلوں اور اونچے نیچے ٹیلوں میں دبکتے پھرتے ہیں، فوراً آنکھ کھل جاتی ہے اور پھر صبح تک نیند نہیں آتی۔آخر میں نے طے کر لیا تھا کہ جب رستے کھل جائیں گے تو لاہور جا کر خود کو ان میاں صاحب کے سپرد کر دوں گا جو سامنے کھڑے ہیں۔ میں صرف اسی لیے لاہور آیا تھا اور ان کے گھر جا رہا تھا کہ ان کے دروازے پر ان کے ہاتھ سے قتل ہو جاؤں تاکہ روح کو ندامت اور ضمیر کو ملامت سے نجات ملے، اتفاق ہے کہ یہ رستے ہی میں مل گئے۔آپ لوگ مجھ پر کرم کریں، انہیں چھوڑ دیں اور مجھے نہ بچائیں، میں تو انہی کے ہاتھ سے مر کر سکون پا سکتا ہوں اور یونہی میری مکتی ہو سکتی ہے‘‘ یہ کہہ کر وہ سر جھکا کر بیٹھ گیا اور اس شخص سے کہا:

’’آؤ، اپنا کام کرو اور مجھے تکلیف سے چھڑا دو! میں خدا سے پہلے تمہارا گناہ گار ہوں‘‘

یہ سن کر مسلمان کے سینے میں اپنے اسلاف کی روح عود کر آئی۔ اس نے سردار کو سینے سے لگا لیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگا:

’’میں نے اور میرے خدا نے تمہیں معاف کر دیا! میرے ساتھ گھر چلو! تم میرے مہمان ہو‘‘

چنانچہ دونوں بانہوں میں بانہیں ڈال کر موڑ مڑ گئے۔ میں حیران رہ گیا کہ آج بھی مسلمان امیر المؤمنین حضرت علی کی طرح کردار کی اس بلندی پر ہیں اور قاتلوں کو معاف کر سکتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب اسلام کے ان بنیادی کرداروں کی برکت ہے جن پر اسلام کی تاریخ ناز کرتی ہے۔

(جہانِ دانش ص ۶۱۸ تا ۶۲۰)

---

وہ بچہ بھی یتیم کی طرح ہے جس کے والدین اس کی تربیت نہیں کرتے۔[احمد علی انجم، سانگھڑ]

اسلام کی خوبیاں

# بھائی چارہ

انتخاب: مولانا بشیر، جامعہ آمنہ للبنات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقِ اخوۃ کی حکمت عملی کو واضح کرتے ہوئے محدث العصر حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعٰلمین ہیں اور آپ کی تعلیم ساری دنیا کے لئے آبِ رحمت ہے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی عام مخلوق اور عام انسانوں کے ساتھ ترحم اور حسن سلوک کے بارے میں اپنے ماننے والوں کو جو ہدایات دی ہیں، اور جو نصیحتیں فرمائی ہیں، اُن میں سے بعض گذشتہ اوراق میں درج کی جاچکی ہیں، لیکن آپ کو اللہ کا پیغمبر ماننے والی امت چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دینی رشتہ کے ذریعہ ایک برادری بنادی گئی ہے، اور اب رہتی دنیا تک اس برادری ہی کو نبوت کی نیابت اور نمائندگی کرنی ہے، اور یہ تب ہی ممکن ہے جب کہ امت کے مختلف افراد اور عناصر دینی اخوت، للّٰہی محبت مخلصانہ ہمدردی وخیر خواہی اور بے غرضانہ تعاون کے ذریعہ ایک وحدت بنے رہیں اور ان کے دل آپس میں پوری طرح جڑے رہیں، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں اس پر خاص الخاص زور دیا ہے“

(معارف الحدیث:۱۳۶/۲، ۱۳۵)

حضرت مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ اسی کتاب میں دو احادیث اسی موضوع کی مناسبت سے تحریر فرماتے ہیں ، وہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے:

(۱) ”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ایمان والوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے، محبت کرنے اور شفقت ومہربانی کرنے میں تم جسم انسانی کی طرح دیکھو گے، کہ جب اُس کے کسی ایک عضو کو بھی تکلیف ہوتی ہے، تو جسم کے باقی سارے اعضاء بھی بخار اور بے خوابی میں اُس کے شریک حال ہوجاتے ہیں“۔(رواہ البخاری ومسلم)

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ مجھ پر ایمان لانے والوں میں باہم ایسی محبت ومؤدت، ایسی ہمدردی اور ایسا دلی تعلق ہونا چاہیے، کہ دیکھنے والی ہر آنکھ اُن کو اس حال میں دیکھے، کہ اگر ان میں سے کوئی ایک کسی مصیبت میں مبتلاء ہو تو سب اس کو اپنی مصیبت سمجھیں، اور سب اس کی فکر اور بے چینی میں شریک ہوں، اور اگر ایمان کے دعویٰ کے باوجود یہ بات نہیں ہے، تو سمجھ لینا چاہیے کہ حقیقی اور کامل ایمان نصیب نہیں ہے، ایمان والوں کی یہی صفت قرآن مجید میں ”رحماءُ بینھم“ کے مختصر الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

(۲) ”حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ لی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایمان والوں کا تعلق دوسرے ایمان والوں سے ایک مضبوط عمارت کے اجزاء کا سا ہونا چاہیے، کہ وہ باہم ایک دوسرے کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں، (اور ان کے جڑے رہنے سے عمارت کھڑی رہتی ہے) پھر آپؐ نے (ایمان والوں کے اس باہمی تعلق کا نمونہ دکھانے کے لئے) اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں، (اور بتایا کہ مسلمانوں کو اس طرح باہم مل کر ایک ایسی مضبوط دیوار بن جانا چاہیے جس کی اینٹیں باہم پیوستہ اور ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوں اور کہیں ان میں خلال نہ ہو“۔ رواہ البخاری ومسلم۔(معارف الحدیث:۱۳۶/۲)

تعلیم عقائد

# عقیدہ ختم نبوت(۲)

مولانا عبدالمنان معاویہ

حضرت قتادہؓ سے مروی ہے کہ:

ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ ہر دین والے کے لیے اس کے دین کو مثالی صورت دی جائے گی جہاں تک ایمان کا تعلق ہے وہ اہل ایمان کو خوشخبری دے گا اور ان کے ساتھ بھلائی کا وعدہ کرے گا یہاں تک اسلام آئے گا وہ عرض کرے گا اے میرے رب تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے ہی قبول کروں گا اور آج تیرے ہی بدلے میں ہی جزا دوں گا''۔(تفسیر در منثور:۲/۲۰۹)

روایت ہٰذا سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ روزِ محشر صرف دین اسلام قبول کیا جائے گا اور دین اسلام وہی ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سکھایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے بعد والوں یعنی تابعین کو سکھایا عمل کر کے دکھایا آج بھی جو دین اسلام کو اسی طرح مانے گا وہی اُخروی کامیابی پائے گا اور اسی دین اسلام میں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بعد والوں کو سکھایا یہ عقیدہ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سکھایا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی نے نہیں آنا کوئی شخص نبوت، رسالت کا ٹائیٹل کسی طور پر بھی خود پر چسپاں نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ٹائیٹل جن مقدس ہستیوں پر لگنے تھے لگ چکے اور ان مقدس ومطہر ہستیوں میں آخری ہستی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

آیت درج بالا میں ''اسلام'' کو ایک کامل دین قرار دیا گیا ہے جس میں انسانیت کے جملہ مسائل کا حل ہے اور اب اس کے بعد کسی نئے دین کی ضرورت پیش نہیں آئے گی کیونکہ نئے دین کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب کوئی دین انسانی مسائل کو حل کرنے سے قاصر ہو یا اس میں تحریف کر دی گئی ہو ،جیسا سابقہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ التسلیمات کی تعلیمات میں تحریف کر دی جاتی تھی پھر اللہ تعالیٰ نیا نبی یا رسول دنیا میں مبعوث فرماتے لیکن آیت درج بالا سے پتہ چلتا ہے کہ اب اسلام ہی وہ دین ہے جو ہر آنے والے زمانے میں انسانی مسائل کو حل کرے گا تو پھر یہ بات یقینی ہے کہ نیا دین نہیں آئے گا اور جب نیا دین نہیں آئے گا تو پھر نیا نبی بھی نہیں آئے گا اور نئے نبی کی ضرورت بھی نہ رہی۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے رخصت ہوئے کم وبیش چودہ صدیاں بیت گئیں کیا کسی بھی زمانہ میں کسی نے کہا کہ دین اسلام میں اس مسئلہ کا حل موجود نہیں...؟ تو پتہ چلا کہ یہ آیت جہاں کاملیتِ اسلام کو بیان کرتی ہے وہیں ایک باریک بین کے واسطے عقیدہ ختم نبوت کو بھی بیان کرتی ہے''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت قرآن کریم کی ایک سو آیات سے ثابت ہے جسے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانیؒ نے اپنی کتاب ''ختم نبوت کامل''میں جمع فرما دیا ہے اگر اس قدر آیات اس عقیدہ پر دلالت نہ کرتیں اور صرف ایک ہی قرآن کریم کی آیت ہوتی تو بھی اس عقیدہ کا انکار کفر کو مستلزم تھا چہ جائیکہ اتنی آیات اس عقیدہ کو ثابت کر رہی ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار ہا یہ اعلان

کھلی دشمنی سے منافقانہ دوستی زیادہ نقصان دہ ہے۔[حسن اشرف، پھول نگر]

فرمایا مختلف مواقع پر مختلف لوگوں کے سامنے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں مثلاً حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آئے گا"۔

اسی طرح ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتا "۔اور ایک بار فرمایا کہ: اے علیؓ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں"ان جیسی بے شمار احادیث ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کو بیان کر رہی ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے اور ہر مسلمان کے ایمان کی نشانی ہے اس عقیدے کے تحفظ کے لیے سب سے پہلے خلیفۃ النبی الکریمؐ ،خلیفہ بلا فصل ،افضل الناس بعد الانبیاء ،سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوئی اور اس جنگ میں صرف حفاظ قرآن کی تعداد جو شہید ہوئی وہ سات سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعداد کتب سیر و تواریخ میں آتی ہے۔

قرآن کریم جو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بعد والوں کے لیے معیار قرار دیتا ہے (سورۃ البقرۃ) تو جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے دور میں منکرین ختم نبوت سے جہاد کر کے بعد والوں پر اس عقیدہ کی اہمیت واضح کر دی کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے لیے ایک قصر کی حیثیت رکھتا ہے اگر کوئی اس قصر میں گھس گیا تو سمجھ لو وہ متاع دین و ایمان چرا کر لے گیا اسی لیے قصر ختم نبوت کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہلیان اسلام نے بڑی جانفشانی سے حفاظت کی ہے جس طرح جنگ یمامہ میں ہزاروں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے اسی طرح جب بھی عقیدہ ختم نبوت کی طرف کسی نے میلی آنکھ سے دیکھا ہے تو امت مسلمہ نے جانوں کے نذرانے پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا لیکن مطالبہ ،نعرہ صرف ایک ہی تھا:

"عقیدہ ختم نبوت زندہ باد"

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

---

## لوہے کی چادروں پر لکھا ہوا قرآن

### محمد اکمل بلوچ، اوچ شریف

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقش بندی دام ظلہ اپنے سفر نامہ میں لکھتے ہیں:

"مولانا احمد خان ہمیں ایک کمرے میں لے گئے جہاں لوہے کی چادروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا تھا۔مولانا احمد خان نے جب کپڑا ہٹایا تو ہم نے دیکھا کہ ان لوہے کی چادروں پر قرآن مجید کھود کر لکھا گیا ہے۔مولانا نے بتایا کہ یہ پورے قرآن مجید کا سیٹ ہے۔فقیر نے پوچھا کہ لوہے کی چادروں پر قرآن مجید لکھنے کا کیا مقصد؟ مولانا نے کہا کہ اس وقت کے مسلمان حکام نے سوچا کہ ایک ایسا نسخہ قرآن مجید کا بنا دینا چاہیے ،تاکہ اگر کبھی ضرورت پڑے تو معیار اور سند کے طور پر کام آئے، بلکہ جس طرح برطانیہ وغیرہ میں وقت کا معیار مقرر ہے جسے ہم "گرین وچ ٹائم" کہتے ہیں۔ساری دنیا کی گھڑیوں کا وقت ان کے حساب سے رکھا جاتا ہے۔

یہ لوہے کی چادروں پر لکھا ہوا قرآن چونکہ سالہا سال تک محفوظ رہے گا اس لیے یہ ایک مستند نسخہ ہے۔ اگر کبھی کوئی شخص قرآن مجید میں تحریف کرنے کی کوشش بھی کرے تو اس نسخہ سے مقابلہ کر کے اس کی غلطی کو ختم کر دیا جائے گا۔لوہے کی چادر اتنی بھاری تھی کہ چار آدمی مل کر اُٹھا سکتے تھے اور لوہا بھی ایسا تھا کہ اسے زنگ نہیں لگ سکتا تھا۔"

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

به سلسله زوجین

# مرد کی حاکمیت اور بیوی کا لاڈ

مولانا یعیش معاویہ صاحب

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو حاکمانہ مزاج بخشا ہے۔ فرمایا ''الرجال قوامون علی النساء مرد عورتوں کے نگران ہیں۔'' اسی وجہ سے مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔اسی آیت کو مدار بنا کر کہا جاتا ہے کہ بیوی خاوند کے ماتحت ہے۔

مگر یاد رہے کہ ماتحت کے کئی درجے ہیں مثلاً بیوی، اولاد، نوکر، ڈرئیور، ملازم اور شاگرد سب ماتحت ہیں۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے۔جس طرح آپ ملازم کو ڈانٹیں اسی طرح بیوی کو ڈانٹ پلائیں۔نہیں نہیں بیوی اگرچہ ماتحت ہے مگر اس کے ساتھ وہ خاوند کے لیے مخلص دوست بھی ہے۔

جس طرح مرد دوستوں سے دوستی والا رویہ اختیار کیا جاتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بیوی کو دوست کا درجہ دیا جائے۔دیکھا جائے تو مرد کے لیے بہترین دوست اس کی بیوی ہے جتنا اس کی طرف سے قرب، خدمت اور وفا ملتی ہے کسی اور سے نہیں ملا کرتی۔مثلاً اگر خاوند بیماریوں اور حادثات کی وجہ سے چارپائی کا ہو کر رہ جائے کہ وہاں ہی کھانا، پینا ہو اور وہ بیت الخلاء تک بھی نہ جاسکے تو اس وقت کوئی دوست بھی ساتھ نہیں رہتا۔وہ تو بیوی ہی ہوتی ہے جو اِس مشکل ترین وقت میں خاوند کی خدمت کر کے جنت کمانے کے ساتھ ساتھ دوستی کا حق ادا کرتی ہے۔

پہلی بات تو یہی یاد رکھنے کی ہے کہ بیوی ماتحت ہونے کے ساتھ ساتھ محض ایک نوکر کی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ وہ گھر کی ملکہ اور خاوند کے لیے وفادار دوست بھی ہے لہذا اگر اس کی طرف سے کوئی غلطی سامنے آجائے تو نوکر کی طرح ڈانٹنے کی بجائے دوست کی مانند سمجھایا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عورت کی فطرت میں ناز کرنا ہے اس لیے وہ ناز میں آکر کبھی ناراض ہوتی ہے۔تب اس کی خواہش ہوتی ہے کہ خاونداس منائے، اس کے لاڈ سہے۔جب تک وہ اپنے والدین کے گھر تھی تب تک اس کے والدین، بہن بھائی سب ہی لاڈ سہنے والے تھے۔اب تو اس کے لاڈ سہنے والا اور اس کی کل کائنات ایک ہی ہے اور وہ اس کا خاوند ہے۔

مگر ہوتا یوں ہے کہ خاوند میں حاکمانہ مزاج ہوتا ہے جس کی وجہ سے بیوی کے لاڈ سہنا وہ اپنی حاکمیت کے خلاف سمجھتا ہے بلکہ وہ بیوی کے لہجہ بدلنے پر اسے ڈانٹ بھی دیتا ہے۔یہ منظر عورت کے لیے کتنا تکلیف دہ ہوگا جب وہ خاوند کی طرف سے منتظر ہو کہ وہ مجھے منائے اور میرا لاڈ سہے تب اسے ڈانٹ کے اس سے منہ پھیر لیا جائے اور پھر معاملہ اتنا آگے بڑھ جائے کہ خود بیوی کو ضرورت پیش آجائے کہ وہ خاوند کو منائے۔

خاوند کا مزاج حاکمانہ ہوتا ہے اور بیوی کا لاڈ والا۔ بہ ظاہر یہ دونوں مزاج ایک دوسرے کی ضد ہیں مگر گھر کو آباد رکھنے اور آپس کے پیار کو بڑھانے کے لیے دونوں کو کچھ قربانی دینی ہوگی۔جب بیوی لاڈ میں ہو تب خاوند حاکمانہ مزاج سے نیچے اتر کر دوستی کے مزاج میں آجائے اور بیوی کو چاہیے ہوگا کہ وہ اتنا دیر پا لاڈ نہ کرے کہ خاوند کی حاکمیت بالکل ختم ہو جائے اور وہ محض دوست ہی رہے یا اس سے بھی بڑھ کر محکوم دِکھنے لگے۔جب اللہ نے مرد کو حاکم بنایا ہے تو اس کی حاکمیت کو قبول کیا جائے اسی میں ہی فائدہ ہے۔

محبت اور موت کی پسند تو دیکھو...ایک کو دل چاہیے اور دوسرے کو دھڑکن۔[مکنون، احمد پور شرقیہ]

صفحہ افتاء

# مسائل کا حل دلائل شرعیہ کی روشنی میں

مفتی محمد نعمان محمدی

**سوال:** میرے کلاس فیلو ہیں جو ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ کہتا ہے حدیث کے مطابق ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اور جب وہ پیدا ہوتا ہے تب ختنہ نہیں کیا ہوا ہوتا جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندو ہونا فطری مذہب ہے تو اسے کیا جواب دیا جائے۔
(محمد شاہد کوریجہ، صادق عباس ہائی سکول احمد پور شرقیہ)

**جواب:** بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس کے دل و دماغ کی سوچ صحیح و سالم ہوتی ہے یعنی اگر کوئی غلط راہ پہ نہ لگائے تو خود اس کا اپنا ذہن اسلام کی حقانیت کا قائل ہوگا۔ فطرت کا تعلق ظاہری اعضاء سے نہیں۔ اگر ہندو اعضاء کو مدار بناتے ہیں تو انہیں اپنے دانت توڑ دینے چاہییں کیونکہ یہ پیدائش کے وقت نہیں ہوتے اور یہ بقول ان کے فطرت کے خلاف ہیں۔ اگر ختنہ کرنا فطرت کے خلافت ہے تو یہ دانت فطرت کے خلاف کیوں نہیں؟

**سوال:** مرد کا ستر جسے چھپانا ضروری ہے کتنا ہے؟
(عبدالکریم حسامی، ترنڈا محمد پناہ)

**جواب:** ناف سے گھٹنے تک حصہ ستر ہے۔ یہ حصہ نہ تو مردوں کے سامنے کھول سکتے ہیں اور نہ ہی عورتوں کے سامنے۔ البتہ بیوی سے پردہ نہیں۔

**سوال:** اگر ننگے سر بیت الخلاء جایا جائے تو کیا گناہ ہوتا ہے؟ یا گنجائش ہے؟ (ملک محمد شعیب، احمد پور شرقیہ)

**جواب:** بیت الخلاء ننگے سر جانے کی گنجائش ہے۔

**سوال:** ہوٹلوں پر، اسی طرح ولیموں میں میز پر کھانا رکھ کر کھلایا جاتا ہے۔ کیا یہ سنت ہے؟
(فرخ صہیب، ۲۴ چک)

**جواب:** نہیں۔

**سوال:** میرے پاس مغرب سے عشاء تک وقت ہے جس میں مجھے کوئی کام نہیں ہوتا تو کیا اس وقت میں قض نمازیں پڑھ سکتا ہوں؟ (شاہ قائم خاں، ٹیکسلہ)

**جواب:** جی۔

**سوال:** کوئی عورت اپنے خاوند کو تابعدار بنانے کے لیے تعویذ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟
(ام سبحان، گلستان کالونی فیصل آباد)

**جواب:** بیوی اس لیے تعویذ لیتی ہے کہ خاوند حقوق ا کرنے لگے، تو جائز ہے اور اگر اس لیے تعویذ لے کر خاوند اس کا گرویدہ اور غلام بن جائے تب جائز نہیں۔

**سوال:** اگر کوئی اسلامی کتاب ہو اور اس میں قرآنی آیات بھی درج ہوں تو کیا اسے بغیر وضو کے پڑھ سکتے ہیں؟ (زوجہ ساجد بھٹی، شوکت آباد کالونی احمد پور شرقیہ)

**جواب:** جی ایسی کتاب کا بغیر وضو کے مطالعہ کر سکتے ہیں بشرطیکہ قرآنی آیات پر ہاتھ نہ لگے۔

**سوال:** عشر خرچہ الگ کرنے کے بعد نکالا جاتا ہے پہلے؟ (اہلیہ نصر اللہ قریشی، ڈیرہ اسماعیل خاں)

**جواب:** پہلے۔

**سوال:** مجھے اسلامی کتابیں پڑھنے کا شوق ہے۔ تاریخ کی متعدد کتابیں پڑھ چکی ہوں۔ اب تفسیر پڑھنا چاہتی ہوں تو کس تفسیر سے ابتداء کروں؟ (ام سالم، لاہور)

**جواب:** حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر "معارف القرآن" سے ابتداء کر لیں۔

**سوال:** اگر قرآن کریم غلاف میں لپٹا ہوا ہو تو کیا اسے بغیر وضو کے اُٹھا سکتے ہیں؟
(بنت محمد اعظم، شادمان کالونی)

**جواب:** نہیں۔

عربی کا جملہ ہے الاقارب کاالعقارب رشتے دار تو بچھوؤں کی طرح ہوتے ہیں۔ [اقبال حمید، جلال پور پیروالا]

حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد، ریاست بہاول پور کے جید عالم، فاضل دیو بند، خلیفہ مجاز حضرت مولانا حسین علیؒ واں بھچراں وحضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ

# حضرت مولانا حبیب اللہ گمانویؒ (وفات 1972ء)

(قسط:۲۴)

رب نواز، احمد پو شرقیہ

## خط کے ذریعہ پیشگی اطلاع دینے کا مزاج

بندہ حافظ احمد خان مستوئی صاحب کے ہاں بیٹھا حضرت گمانوی رحمہ اللہ کی تحریروں کو دیکھ رہا تھا وہاں ایک خط دیکھا جو حضرت نے خان پور سے اپنے مدرسہ کے مدرسین حضرت مولانا منظور نعمانی اور حضرت مولانا حاجی احمد کو لکھا۔ اس کا مضمون تھا

''میں یہاں خان پور میں ہوں۔ حضرت درخواستی کے مدرسہ کے طلبہ کے لیے امتحانی پرچہ بنانا ہے۔ میں منگل کو آؤں گا تب تک پرچے بنا لو۔ پرچہ بنانے میں اعتدال سے کام لینا۔ زیادہ مشکل نہ ہو اور بالکل آسان بھی نہ ہو۔''

اسی طرح چوہدری نیاز صاحب ۲۹ چیک والوں کے ہاں انہیں آنا تھا تو پہلے سے خط لکھ کر مطلع کر دیا کہ میں بدھ کے دن نو بجے کے قریب آپ کے پاس آؤں گا، آپ اس وقت موجود رہنا۔ حضرت کی ان کے پاس تشریف آوری صلح کرانے کی غرض سے ہوئی تھی جیسا کہ پیچھے ''لڑے ہوئے میں صلح کرانا'' عنوان کے تحت مذکور ہو چکا۔

یہ چیز اخلاقیات میں سے ہے جس کے پاس جانا ہو پہلے اسے کسی طریقہ سے مطلع کیا جائے اس میں میزبان کو سہولت رہتی ہے اور مہمان کو بھی۔ حضرت کا یہ اعلیٰ اخلاق تھا کہ تب موبائل کی سہولت نہ تھی۔ ٹیلی فون کی سہولت بھی شہروں میں ہوتی ہے۔ خط لکھ کر اطلاع فرما دیتے تھے اور آج اطلاع دینے کے ذرائع تو بہت سے ہیں مگر کتنے لوگ ہیں جو اطلاع دیئے بغیر ہی کسی کے ہاں چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے کبھی انہیں مقصد حاصل کیئے بغیر واپس آنا پڑتا ہے اور کبھی میزبان کے لیے تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

## نمود سے دُوری اور متواضعانہ طبیعت

حضرت گمانوی رحمہ اللہ کو دیکھنے والے بتایا کرتے ہیں کہ وہ انتہائی سادہ طبیعت تھے۔ دیکھنے والا انہیں کسان محسوس کرتا۔ اور اس کے ساتھ ان کی یہ خصلت بھی تھی کہ وہ نام و نمود سے کوسوں دُور رہتے۔ حضرت نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام'' **تحفة الموحدين** '' ہے اس کی ابتداء میں لکھتے ہیں:

''احقر حبیب اللہ عفا اللہ عنہ گمانوی اہل فہم و انصاف کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ...''

بلکہ خود رسالہ کے سرورق پر اُن کا نام اس طرح درج ہے:''از تالیف احقر حبیب اللہ عفا اللہ عنہ گمانوی''

عموماً کتابوں پر مصنف کے نام کے ساتھ القابات درج ہوتے ہیں۔ ناشر وغیرہ یہ القاب لکھ دیتے ہیں۔ ایک تو اس لیے کہ'' **انزلوا الناس منازلهم** کہ لوگوں کو ان کے مرتبہ کے مطابق مقام دیا جائے۔ ناشر کی طرف سے القاب دینے کی شاید یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ لوگ مصنف کی شخصیت و مقام کا اندازہ لگا کر کتاب کی خریداری میں پیش قدمی دکھائیں مگر حضرت کی عاجزی کا کمال ہے کہ انہوں نے تو اپنے نام کے ساتھ'' مولانا '' بھی نہیں لکھا۔ غالب گمان ہے کہ یہ رسالہ حضرت نے خود شائع کرایا۔ اور یہ گمان درست معلوم ہوتا ہے کیوں کہ رسالہ پر بطورِ ناشر کسی مکتبہ کا نام نہیں۔ چوں کہ رسالہ حضرت رحمہ اللہ نے خود شائع کرایا اس لیے اپنے نام کو القابات سے خالی رکھا۔

## فتویٰ نویسی

مولانا رشید احمد عباسی (اوچ شریف) کے داماد

شعر: نیند کو آج بھی شکوہ ہے میری آنکھوں سے... میں نے آنے نہ دیا کبھی اس کو تیری یاد سے پہلے۔ [رب نواز عمار، بہاول پور]

مولانا .... نے بتایا: اہلِ علاقہ حضرت سے اپنے روز مرہ کے مسائل دریافت کرتے تھے۔ انہیں چونکہ مسائل پر عبور حاصل تھا اس لیے اسی مجلس میں جواب دے دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ بھینسیں چَرا رہے تھے کہ کسی نے وراثت کا مسئلہ پوچھا تو وہیں کھڑے کھڑے بتادیا اور فرمایا کہ کل جائیداد کے اتنے حصہ کرلیں اور پھر اتنے فلاں کو دیں اور اتنے فلاں کو۔

حضرت گمانوی رحمہ اللہ کا ایک فتویٰ ''خیر الفتاوی'' میں شائع ہوا جو کہ درج ذیل ہے۔

''سوال: ایک شخص مندرجہ ذیل عبارت اپنے قلم سے لکھتا ہے۔ بندہ عبد الرحمٰن اپنی عورت کو اس وجہ سے طلاق دیتا ہے کہ یہ ہر کام میں مجھے بے عزت کرتی ہے اور میں ہمیشہ اس سے شرمندہ ہوں۔ اب تین طلاق دیتا ہوں۔ کیا اس تحریر سے طلاق ہو گئی؟ عبد الحمید منڈی یزمان ضلع بہاول پور

الجواب: صورت مسئولہ میں طلاق کا ذکر دو دفعہ ہوا ہے۔ پہلی دفعہ سببِ طلاق کے ذکر کے لیے اور دوسری دفعہ تین طلاق کا ذکر ہے لیکن اس لفظ میں معنی حال استعمال ہوا ہے حالانکہ لفظِ ماضی سے تعبیر کرنا چاہیے تھا۔ چنانچہ اس طرح کہنا چاہیے تھا کہ ''میں نے تین طلاقیں دی ہیں۔ جب کہ کہا ہے ''میں تین طلاق دیتا ہوں'' جس کے معنیٰ ہو سکتے ہیں کہ میرا ارادہ تین طلاق دینے کا ہے ...اور طلاق دہندہ کہتا ہے کہ اس تحریر سے میرا مقصد طلاق دینے کا نہ تھا بلکہ اپنی زوجہ کے خاندان کو ڈرانا مقصود تھا اس واسطے طلاق واقع نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم بندہ حبیب اللہ عفا اللہ عنہ الجواب صحیح واحد بخش مدرس مدرسہ فاضل احمد پور شرقیہ''
(خیر الفتاویٰ ۵/۵۷)

تنبیہ: یہ بات ذہن نشین رہے کہ مسائل میں عرف کا بھی اعتبار ہوتا ہے۔ ہمارے علاقوں میں جو شخص یہ جملہ ''میں طلاق دیتا ہوں'' کہے۔ اس سے طلاق کا ارادہ مراد ہوتا ہے۔ یعنی وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ میں اسے طلاق دے دوں گا۔ مذکورہ بالا استفتاء میں تو مزید یہ صراحت بھی ہے کہ اس کا ارادہ ڈرانے کا تھا نہ کہ طلاق دینے کا۔ اس لیے حضرت گمانوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا مفتی واحد بخش رحمہ اللہ کا مذکورہ فتویٰ اسی عرفی مدار پر ہے۔ جہاں یہ عرف نہیں بلکہ یہ جملہ بول کر طلاق دینے کا ہی عرف ہے تو وہاں اس جملہ کے بولنے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

.....................

## مفتی رب نواز کی تالیفات

(۱) فضائلِ اعمال کا عادلانہ دفاع (جلد اول)۔
(۲) زبیر علی زئی کا تعاقب۔
(۳) علمائے احمد پور شرقیہ۔
(۴) کاروانِ دیوبند۔
(۵) جنازے کے مسائل۔
(۶) مسائل قربانی۔
(۷) غیر مقلدین کا علمائے دیوبند کو خراجِ تحسین۔
(۸) مسئلہ وحدۃ الوجود اور آلِ غیر مقلدیت۔
(۹) ازدواجی زندگی خوش گوار بنائیں۔
(۱۰) کتب بینی ہے سیر اپنی۔
(۱۱) مسئلہ تین طلاق پر مدلل بحث۔
(۱۲) غیر مقلد ہو کر تقلید کیوں؟۔
(۱۳) احادیث بخاری اور غیر مقلدین۔
(۱۴) تبلیغی جماعت مشاہیر کی نظر میں۔
(۱۵) غیر مقلدین کا امام بخاریؒ سے اختلاف۔
(۱۶) مضامین ومقالات۔
(۱۷) فقہ حنفی کے چند مسائل کا مجموعہ۔
(۱۸) عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت۔
(۱۹) مشکلات کا روحانی حل۔
(۲۰) نماز اور دعائیں۔

تذکرہ بزرگاں

# رئیس الاساتذہ رحمہ اللہ

قسط:۲

مفتی محمد جمشید، احمد پور شرقیہ

۶۔آپ کا اصلاحی تعلق مختلف مشائخ عظام سے رہا۔ آخری تعلق پیر طریقت حاجی محمد حسین صاحب شجاع آبادی (خلیفہ مجاز مفسر قرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی فاضل دارالعلوم دیوبند) سے تھا۔اکثر جمعرات کو ان کی خانقاہ میں تشریف لے جاتے۔ بارہا طلباء نے حضرت الاستاذ کو دیکھا کہ ویگن جو مدرسہ سے اسٹیشن تک چلتی۔اس پر ملتان اسٹیشن تک تشریف لے جاتے۔اگر اندر بیٹھنے کی جگہ نہ ملتی تو پیچھے پائیدان پر کھڑے ہو کر اسٹیشن تک سفر کرتے تھے۔یہ سادگی کی عظیم مثال ہے۔

۷۔جب خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب کا تذکرہ شروع ہو جاتا تو فرماتے، حضرت مولانا میرے بارے میں ارشاد فرماتے: شیر محمد واقعہ ہمارا شیر ہے۔

۸۔سبق میں ایک دفعہ ارشاد فرمایا نماز عصر پڑھا کر گھر (مدرسہ میں آپ کی رہائش گاہ تھی) آ رہا تھا۔حالت یہ تھی کہ سر پر بکریوں کے لیے گھاس، ایک ہاتھ میں سبزی، دوسرے ہاتھ میں گھر کے لیے سودا سلف (یہ دس سال پہلے کی بات ہوگی جب آپ جامعہ کے استاد حدیث تھے) جامعہ کے مجلس شوری کے رکن ڈاکٹر نور احمد صاحب راستے میں مل گئے اور گاڑی روک کر اتر کر میرے پاس آ گئے۔سلام دعا خیر خیریت کے بعد پوچھا آپ کے مدرسہ میں کتنے طلباء زیر تعلیم ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ پندرہ سو طلباء تو ضرور ہوں گے۔ پوچھا: آپ کا کوئی شاگرد یہ کام (گھاس خریدنا، سبزی اور سودسلف لانا) نہیں کر دیتا۔ میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔سب میرا کام کر سکتے ہیں۔مگر بات یہ ہے کہ میں استاذ صاحب (حضرت مولانا محمد صدیق صاحب اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب) کی وصیت پر عمل کر رہا ہوں۔انہوں نے فرمایا تھا جب تک ہمت ہو اپنا کام خود کرنا۔اس لیے میں اپنے کام خود کرتا ہوں۔ہمیں بھی نصائح فرماتے ہوئے یہ بات ضرور فرماتے جب تک خود میں ہمت ہو اپنے کام خود کیا کرنا۔اسی میں عالم کی عظمت ہے۔

۹۔ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ایک مدرسہ میں جم کر علم حاصل کرو۔مدرسہ تبدیل مت کرو۔آدمی کے اساتذہ کم ہونے چاہییں تاکہ ان کے حقوق ادا کر سکو۔فرمایا: میرے درس نظامی کے کل چھ اساتذہ ہیں۔

۱۰۔جب بھی ملاقات ہوتی اور نصیحت کی درخواست کی جاتی تو فرماتے خوب مطالعہ کر کے طلباء کو سب پڑھاؤ۔ اسی میں طرفین (استاذ، شاگرد) کا بے حد فائدہ ہے۔ اور پھر فرمایا: میں نے خیر المدارس میں سولہ سال سنن ابی داود پڑھائی ہے۔پہلے سال کا مطالعہ کرنے کے لیے ایک گھنٹہ خرچ ہوتا تھا تو آئندہ سال وقت کم خرچ ہوتا مگر ہر سال مطالعہ کا خوب اہتمام کرتا۔اور کبھی بغیر مطالعہ کے سبق نہیں پڑھایا۔

۱۱۔فرمایا جامعہ میں ۲۲ سال تک میں نے رات کو نگرانی کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔اکثر رات کو دو یا تین چکر پورے مدرسہ میں لگاتا تھا۔

۱۲۔آپ جس مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ایک مرتبہ طلباء کی جماعت چوبیس گھنٹے کے لئے وہاں گئی۔مغرب کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ فرمایا:''جو قاری صاحب ہو نماز پڑھائے۔'' چنانچہ دورہ حدیث کے ایک طالب علم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔

صحیح ایمان وہ ہے جو دل می اتر کر کردار سے میں ظاہر ہو۔[بنتِ ملک اختر، گجرات]

# اپنے فرائض کی نگرانی کریں

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہ

جب تک ہماری یہ ذہنیت برقرار رہے گی کہ میں دوسرے سے حقوق کا مطالبہ کرتا رہوں گا اور مجھ سے کوئی حقوق کا مطالبہ نہ کرے، میں اپنے فرائض سے غافل رہوں، اور دوسروں سے حقوق کا مطالبہ کرتا ہوں گا۔ یاد رکھو! اس وقت تک دنیا میں کسی کا حق ادا نہیں ہوگا۔ حق ادا ہونے کا صرف ایک رستہ ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنے فرائض کی نگرانی کرے، میرے ذمہ جو فریضہ ہے، میں ادا کررہا ہوں یا نہیں؟ جب اس بات کا احساس دل میں ہوگا تو پھر سب حقوق ادا ہو جائیں گے۔ اگر شوہر کے دل میں یہ احساس ہو کہ میرے ذمے بیوی کے جو فرائض ہیں، میں ان کو ادا کر دوں، بس بیوی کا حق ادا ہوگیا۔ بیوی کے دل میں احساس ہو کہ میرے ذمے شوہر کے حقوق ہیں۔ نوکر کو احساس ہو کہ مالک کے میرے ذمے جو فرائض ہیں میں ان کو ادا کردوں، مالک کا حق ادا ہوگیا۔ اور مالک کے دل میں احساس ہو کہ مزدور کے میرے ذمہ جو حقوق ہیں، وہ میں ادا کردوں، مزدور کا حق ادا ہوگیا۔ جب تک دلوں میں یہ احساس پیدا نہیں ہوگا۔ اس وقت تک حقوق کے مطالبے کے صرف نعرے ہی لگتے رہیں گے اور تحفظِ حقوق کی انجمنیں ہی قائم ہوتی رہیں گیں۔ اور جلسے جلوس نکلتے رہیں گے لیکن اس وقت تک کسی کا حق ادا نہ ہوگا، جب تک اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مجھے اس کے حقوق کا جواب دینا ہے۔ بس دنیا میں امن وسکون کا یہی راستہ ہے۔

لہذا یہ اوقات ہمارے پاس امانت ہیں، قرآن کریم نے فرمایا کہ: ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں جب دوسروں سے وصول کرنے کا وقت آتا ہے تو پورا پورا وصول کرتے ہیں تاکہ ذرا بھی کمی نہ جائے، لیکن جب دوسروں کو دینے کا وقت آتا ہے تو اس میں کمی کر دیتے ہیں اور ڈنڈی مارتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اب لوگ سمجھتے ہیں کہ ناپ تول میں کمی اس وقت ہوتی ہے جب آدمی کوئی سودا بیچے اور اس میں ڈنڈی مار جائے، حالانکہ علماء نے فرمایا کہ: التطفیف فی کل شیء یعنی ناپ تول میں کمی ہر چیز میں ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص آٹھ گھنٹے کا ملازم ہے۔ اور وہ پورے آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی نہیں دے رہا ہے وہ بھی ناپ تول میں کمی کر رہا ہے۔ اور اس عذاب کا مستحق ہو رہا ہے، اس کا لحاظ کرنا چاہیے۔

آج ہم پر یہ بلا جو مسلط ہے کہ اگر کسی کو سرکاری دفتر میں کوئی کام پڑ جائے تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے اس کا کام آسانی سے نہیں ہوتا، بار بار دفتروں کے چکر لگانے پڑتے ہیں، کبھی افسر صاحب سیٹ پر موجود نہیں ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ آج کام نہیں ہوسکتا کل آنا، جب دوسرے دن پہنچے تو کہا کہ پرسوں آنا، چکر پر چکر لگوائے جارہے ہیں، اس کی وجہ سے یہ ہے کہ اپنے فرض کا احساس اور امانت کا احساس ختم ہوگیا ہے، اگر کسی کے پاس کوئی منصب ہے تو وہ کوئی منفعت نہیں ہے۔ وہ کوئی پھولوں کی سیج نہیں ہے، بلکہ وہ ذمہ داری بلکہ وہ ذمہ داری کا پھندا ہے۔

(حقوق العباد اور معاملات)

---

جس طرح چھوٹی چنگاری کپڑے جلا سکتی ہے اسی طرح چھوٹا گناہ بھی پکڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ [علی شاہ، فورٹ عباس]

# مشکلات کا روحانی حل

جمع و ترتیب: مولانا ابوالحسین حفظہ اللہ

## پردہ والی جگہوں کی حفاظت

یَامَالِکُ یَاقُدُّوْسُ فجر کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ستر و پردہ والی جگہوں سے نجات دیں گے۔(ازافادات ڈاکٹر عبدالحی عارفی)

## اولاد کی حیات کے لیے اور مصیبت سے نجات

وَنَجَّیْنَاهُ وَاَهْلَه، مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ (سورۃ صافات آیت:۷۶) اگر کسی شخص کی اولاد مرجاتی ہو یا کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اس آیت کو روزانہ صبح وشام گیارہ بار پڑھے۔

## جھوٹا مقدمہ، تہمت اور بے عزتی سے نجات

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ (سورۃ یونس آیت:۸۲)

اگر کوئی جھوٹے مقدمہ میں پھنس گیا ہو، یا کسی پر جھوٹی تہمت لگائی ہو، یا کسی کی عزت پر کوئی حرف آیا ہو وہ اس آیت کو اُٹھتے بیٹھتے کثرت سے پڑھے۔ان شاءاللہ کامیابی ہوگی۔

## نافرمان اولاد کے لیے مجرّب عمل

اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (سورۃ ھود آیت:۵۶)

اگر آپ کی اولاد نافرمان ہے تو ان کی پیشانی کے بال پکڑ کر گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھیں اور ان پر دم کریں۔

## اولاد سے محروم حضرات کے لیے بہترین ورد

اَللّٰهُ الَّذِیْ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَه، وَبَدَاَخَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَه، مِنْ سُلٰلَةٍ مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ثُمَّ سَوّٰهُ، وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (سورۃ سجدہ، آیت:۷تا۹)

اگر آپ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں تو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے کثرت سے ان آیات کا ورد کریں۔

## نامعلوم اور لاعلاج بیماری کے لیے

اِذْنَادٰی رَبَّه، اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (سورۃ انبیاء آیت:۸۳)

اگر آپ ایسی بیماری میں مبتلا ہیں جو سمجھ میں آنے والی نہیں ہے یا لاعلاج ہے تو مریض بذاتِ خود اس آیت کا کثرت سے ورد کرے۔

## بیٹا یا بیٹی کے نکاح کے لیے بہترین عمل

وَهُوَالَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًافَجَعَلَه، نَسَبًا وَّصِهْرًاوَّكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا (سورۃ فرقان:۵۴)

اگر آپ کے بیٹے یا بیٹی کا عقد (نکاح) نہ ہوتا ہو تو آپ اپنی اس مراد کے لیے یہ آیت اکیس دن تک تین سو تیرہ دفعہ پڑھیں۔

## ہر مشکل کی آسانی کے لیے مجرّب عمل

يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (سورۃ روم آیت:۴،۵)

ہر جائز مراد کے لیے اور ہر مشکل کی آسانی کے لیے ان آیتوں کو ایک سو تیرہ دفعہ پڑھیں۔

## حصول نعمت کے لیے مجرب عمل

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (آلِ عمران: آیت۷۳،۷۴)

اگر آپ کو اللہ کی ہر نعمت حاصل کرنی ہے تو یہ آیت صبح وشام روزانہ سات دفعہ پڑھیں اور ہر حال میں اللہ کا شکر کرتے رہیں۔

قارئین الفتحیہ کے

# آزمودہ نسخے ، گھریلو ٹوٹکے

## بالوں کی خشکی کا علاج

بنت صہیب

نہانے کے بعد سرسوں کے تیل میں چند قطرے لیموں کے ڈال کر بالوں کو لگائیں تو بالوں میں چمک پیدا ہوگی اور خشکی بھی دُور ہو جائے گی۔

## اگر سر چکراتا ہو تو...

عبدالحمید قریشی، جھنگ

خشخاش چار گرام، بنولہ کی گری چار گرام۔ ان دونوں کو لے کر ۱۲۰ ملی لیٹر پانی کے ساتھ چھان لیں اور روزانہ صبح کے وقت استعمال کریں۔

## ناخنوں میں چمک

بنتِ اکبر محمود، محلّہ شکاری

ناخنوں کو چمک دار بنانے کے لیے ان پر لہسن چھیل کر یا لیموں کا رس لگانا چاہیے، اس سے ناخن چمک دار ہو جائیں گے۔

## کپڑوں اور کتابوں کے کیڑے

ناصر شاہ، کوٹ اَدّو

افسنتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں میں رکھ دیں ان شاء اللہ حفاظت ہوگی۔

## قبض کا علاج

محمد ابوبکر، محراب والا

قبض کے لیے کئی دن تربوز کھانا مفید ہے۔ یہ دوا بھی ہے اور غذا بھی۔

## بھڑ کاٹ جائے تو...

قاری عمر فاروق، جامعہ فتحیہ

اگر کسی کو بھڑ کاٹ جائے تو کافور پانی میں گھول کر یا سرکہ لگائیں یا پانی میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا نمک مل دیں۔

## پیٹ کے کیڑے

حافظ سیف الرحمٰن، اعظم بستی کراچی

صبح صبح گائے کی لَسی میں نمک تیز کر کے پینے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ البتہ زیادہ چھوٹے بچوں کو استعمال نہ کرائیں۔

## کمر کا درد

محمد ظفر مستوئی، گمانی شریف

شہد دو تولہ، عرق سونف ڈیڑھ پاؤ۔ دونوں کو ملا کر استعمال کریں۔ دردِ کمر غائب ہو جائے گا، ان شاء اللہ۔

## جوڑوں کا درد

عزیز الرحمٰن، ٹنڈو غلام علی (سندھ)

سورنجاں شیریں تین ماشہ، شکر سرخ چار ماشہ۔ دونوں کو ملا کر سوتے وقت کھائیں، اوپر سے آدھ پاؤ عرق سونف اور دو تولہ خمیرہ بنفشہ ملا کر کھائیں۔

جوڑوں کے درد کے لیے زیتون کے تیل کی مالش بھی مفید ہے۔

## نکسیر

محمد اسماعیل، وہاڑی

برگد (بوڑھ) کے سرخ رنگ کے پتے لیں اور تھوڑے سے پانی میں ڈال کر باریک پیس لیں اور مریض کی پیشانی پر لیپ دیں۔

امرود کے پتوں کا پانی نچوڑ کر ناک میں چڑھانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ گرم غذاؤں سے پرہیز اور دھوپ میں چلنے پھرنے سے اجتناب کریں۔

موم بتی خود تو جل جاتی ہے مگر گھر کو روشن رکھتی ہے۔ [مکی اشرف، ٹوبہ ٹیک سنگھ]

بہ سلسلہ علمائے احمد پور شرقیہ

# مولانا محمد انس رحمہ اللہ

چوتھی اور آخری قسط

رب نواز، احمد پور شرقیہ

## استاد صاحب کے تاثرات

مولانا جمیل الرحمٰن عباسی دام ظلہ (بہاول پور) نے بتایا: ''انس نے جامعہ صدیقیہ بہاول پور میں میرے پاس ابن ماجہ پڑھی۔ عبارت پڑھنا عموماً انہیں نصیب رہا۔ ماشاء اللہ عبارت تیز، صاف اور صحیح پڑھا کرتے تھے۔ بیماری کی وجہ سے اسباق کے ناغہ بھی ہو جاتے مگر پھر بھی امتحان میں نمبر اچھے لیا کرتے تھے۔ مزید یہ کہ ان میں استادوں کی خدمت کا جذبہ بھی تھا۔ ان کے اساتذہ میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن دھڑم کوٹی صاحب دام ظلہ بھی ہیں جو اُس زمانے میں جامعہ صدیقیہ میں بخاری پڑھایا کرتے تھے۔''

## مرض الوفات

انوار نبی صاحب نے بتایا کہ مولانا رحمہ اللہ نے اپنی وفات سے چالیس دن پہلے خواب دیکھا کہ ڈاکٹر حضرات میرا کفن لیے کھڑے ہیں'' انہوں نے یہ خواب اپنے گھر کے افراد کو سنایا اور کہا: اس خواب سے پتہ چلتا ہے کہ اب زندگی کا معاملہ خوش کن نہیں رہا۔''

مولانا رحمہ اللہ کو گردوں کی بیماری تھی۔ گردے واش کرانے پڑتے تھے۔ اک بار میں ان کے پاس اُن کی بیٹھک میں بیٹھا تھا۔ ان سے بیماری کا حال حوال لیا تو بتایا گردے واش کرا لیتا ہوں تو طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے، کچھ دنوں بعد پھر وہی تکلیف۔ میں نے پوچھا: گردے واش کراتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے؟ کہا: نہیں۔ البتہ جسم میں کمزوری محسوس ہو رہی ہوتی ہے اور غنودگی کی سی کیفیت ہو جاتی ہے۔ پوچھا: اس کا مستقل حل کیا ہے۔ کہا: نیا گردہ لگوانا پڑے گا۔ اپنے بھائی حافظ محمد حذیفہ کے بارے کہا: وہ گردہ دینے کے لیے تیار ہیں کچھ دنوں بعد کراچی اسی سلسلہ میں جانا ہے۔

ان کے والد صاحب نے بتایا کہ کراچی ہسپتال والوں سے وقت لے چکے تھے۔ چونکہ گردے دینے اور لینے والے دونوں کی دیکھ بھال اور علاج کی ضرورت ہوتی ہے تو دو تین ماہ وہاں رہنا پڑتا ہے۔ اس لیے ہم کرایہ پر مکان بھی لے چکے تھے۔ سیٹیں بھی بک کرالی تھیں اتوار کے دن روانہ ہونا تھا مگر آہ! اتوار آنے سے پہلے جمعرات کو سفر کراچی کے بجائے اس سفر آخرت پیش آ گیا۔

وفات والے دن گردے واش ہونے تھے ہسپتال والوں نے صبح کا وقت نہیں دیا۔ کہا دوسرے وقت آنا۔ گھر میں تھے اچانک طبیعت بگڑ گئی۔ والدہ نے جلدی سے ان کا سر گود میں لے لیا۔ انہوں نے کچھ مانگا مگر سمجھ نہ آیا۔ پوچھا: چائے ہو؟ اشارہ سے جواب دیا: جی۔ کہا گیا: بسکٹ بھی ہو؟ اشارے سے ہاں کی۔ گھر والے چائے بنانے کی طرف لپکے اور ان کے بھائی حافظ محمد عرباض بسکٹ لینے کے لیے بھاگے۔ ابھی وہ باہر دکان پر ہی تھے کہ مولانا کی وفات ہو گئی۔ تب دن کے 10:30 کا وقت تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موبائل کا دَور ہے آناً فاناً ان کی وفات کی خبر پھیل گئی۔ مجھے بھی سب سے پہلے موبائل کے ذریعہ اطلاع ہوئی تھی۔ جامعہ فتحیہ میں پڑھنے والے ان کے ساتھیوں نے بہت زیادہ مسیج کر کے ان کی وفات کی خبر اپنے تعلق داروں تک پہنچائی۔

## جنازہ و تدفین

مولانا رحمہ اللہ کے والد صاحب نے بتایا: وفات کے بعد اور دفن سے پہلے وہ اپنے دوست کامران کو

خواب میں نظر آئے تو کہا: ''مجھے دفنانے میں دیر کیوں کی جارہی ہے، مجھے جلدی میرے مقام پر پہنچادو۔''

حدیث میں آتا ہے کہ اگر میت نیک ہوتو وفات کے بعد وہ کہتی ہے **قدمونی قدمونی**، کہ مجھے آگے لے چلو، مجھے آگے لے چلو۔

ان کے والد صاحب کا بیان ہے کہ جب انہیں غسل دیا جانے لگا تو ان کا جسم ڈھیلا و نرم تھا بازو جیسے موڑنا چاہتے مڑ جاتے، اس لیے قمیص آسانی سے اُتر گئی، اسے پھاڑنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ چونکہ وفات کی خبر موبائل پیغام کے ذریعے دور دراز کے شہروں تک پہنچ گئی تھی اور جنازہ بھی اگلے دن جمعہ کو تھا اس لیے مسافتِ بعیدہ والے احباب بھی پہنچ گئے تھے۔ خاص کر ان کے ہم جماعت قراء و علماء حضرات نے شرکت کو یقینی بنایا، بلکہ یہ لوگ جنازہ سے کافی پہلے ان کے مکان پر پہنچ گئے تھے۔ انہیں دیکھ کر رشک آیا کہ ماشاء اللہ ان لوگوں نے اپنے ساتھی کا آخری حق ر جنازہ ادا کرنے کے لیے سینکڑوں کلومیٹر کا سفر طے کرنے کی مشقت جھیلی۔ **جزاھم اللہ خیرا**۔

جنازہ میں لوگوں کا بہت ہجوم تھا۔ جنازے میں علمائے کرام وحفاظ کثرت سے موجود تھے حتی کہ پیر جی سید قاری سید عبدالعلیم شاہ صاحب دام ظلہ بھی تشریف لائے تھے۔ مگر جنازے کی امامت مولانا رحمہ اللہ کے والد نے کی تھی۔ جنازے کی امامت کا نسبتہً زیادہ حق میت کے وارث کو ہوتا ہے، نیز جس خلوص، تڑپ، دل سوزی اور خشوع سے میت کا ولی جنازہ پڑھاتا ہے اتنا کوئی اور نہیں پڑھا سکتا۔ اس لیے ان کی طرف سے جنازہ کی امامت کرنا بجا اور مناسب تھا۔

جنازہ عظمت سلطان جنازہ گاہ میں تھا اور عظمت سلطان قبرستان میں تدفین ہوئی۔ بندہ کو بھی جنازہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی اور جنازہ کے بعد تدفین تک وہاں رہنا بھی نصیب ہوا۔ تدفین کے بعد کی دعا بھی مولانا رحمہ اللہ کے والد محترم نے منگوائی۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جس دعا میں بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں سمجھ لو یہ دعا اللہ کے ہاں قبول ہو چکی ہے۔ اس موقع پر کی گئی دعا بھی اسی طرح کی تھی۔

انوار صاحب نے لمبی دعا کرائی اور بہت زیادہ روئے، آنسوؤں سے چہرہ گیلا ہو گیا۔ ان کا رونا دیکھ کر دل گواہی دے رہا تھا کہ اللہ نے یقیناً ان کی دعا کو قبول کر لیا ہوگا، اس لئے مرحوم کی بخشش ہو گئی ہوگی اور درجات بھی بلند کر دیئے گئے ہوں گے۔ میں دعا کے بعد انوار صاحب کو ملا، روتے ہوئے مجھے کہا:

''رب نواز! میرا سرمایہ چھن گیا۔''

یہ سنتے ہی میرے آنسو بھی چھلک پڑے۔ ٹوٹا دل لے کر گھر اس حال میں واپس ہوا کہ مولانا رحمہ اللہ کی خوبیاں دل میں گھوم رہی تھیں۔

## بشارتیں

خواب کوئی مستقل حجت نہیں مگر جب تک کوئی خواب شریعت کے خلاف نہ ہو اس کے قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ خاص کر جب نیک بندے کا خواب کسی نیک انسان کے حق میں ہو تو ایک قسم کی بشارت ہوا کرتا ہے۔

اہلِ خانہ میں سے بعض کو خواب میں نظر آئے بتایا کہ موت کے قریب جب مجھے فرشتے نظر آئے تو پہلے میں نے **انا للہ** کہا، پھر کلمہ پڑھا، آپ بے فکر رہیں، مجھے موت سے پہلے کلمہ پڑھنا نصیب ہوا ہے۔

مولانا رحمہ اللہ کے دادا جی جناب غلام نبی صاحب نے خواب دیکھا کہ مولانا رحمہ اللہ کے دائیں جانب شہد کی نہر ہے اور دوسری طرف دودھ کی۔ مولانا دونوں نہروں سے جام بھر بھر کے لوگوں کو پلا رہے ہیں۔

---

تربیت کے لیے محض کتابیں ہی کافی ہوتیں تو کتابوں سے نبیوں کی آمد نہ ہوتی۔ [شاہد جمیلی، دریا خان]

مولانا چراغ صادق

# کتب بینی ہے سَیر اپنی

سیاحت کا جنہیں ہے شوق پھرتے ہیں شہروں میں.........کتب بینی ہے سیر اپنی، کتابیں ہیں چمن اپنا

## سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی حق گوئی

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”حضرت ابوذر (جندب بن جنادہ المتوفی ۳۲ھ) کی حق گوئی کی وجہ سے بعض لوگوں نے ان کو بعض احادیث بیان کرنے سے روکا کہ مصلحت اس کے خلاف ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ اگر تم قاطع تلوار میری گردن پر رکھ دو اور اس سے میرا گلا کاٹنا چاہو اور میں یہ خیال کروں کہ ایک بات بھی جو میں نے آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے میرا گلا کٹنے سے پہلے میں تمہیں سنا سکتا ہوں تو ضرور ایسا کروں گا۔ (بخاری ج ا ص ۱۶، دارمی ص ۷ رحمۃ مہتداۃ ص ۹ و مفتاح الجنۃ ص ۴۴) یعنی تمہاری تلوار اپنا کام کرتی رہے گی اور بفضلہ تعالیٰ میری حق گو زبان اپنا کام کرتی رہے گی۔“ (شوق حدیث صفحہ ۱۰۱)

## استقامت

مولانا صہیب احمد صاحب (جامعہ مدنیہ بہاول پور) حضرت مولانا محمد حنیف صاحب (شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ بہاول پور) کے متعلق لکھتے ہیں:

”حضرت کی ایک نمایاں خوبی وصفت ”استقامت“ تھی، آپ بڑی استقامت اور پابندی کے ساتھ دار العلوم مدنیہ میں ۴۲ سال تک کریما، نام حق سے صحیح بخاری تک مختلف کتب کی تدریس فرماتے رہے، پانچ سال اسلامی مشن رہے، ۴۵ سال سے زائد عرصہ جامع مسجد ون یونٹ میں امامت وخطابت کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ اس تمام عرصہ میں وقت کی پابندی اور ناغہ نہ کرنا آپ کا خاصہ رہا۔“

(مجلہ صفدر گجرات، شیخ الحدیث نمبر صفحہ ۱۸۹)

## دفاع پاکستان

شیخ حسام الدین صاحب نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے:

”دفاع پاکستان کے ضمن میں امیر شریعت مرحوم نے پاکستان میں بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کیں اور لاکھوں جانباز رضا کاروں سے قربانیاں پیش کرنے کے لئے حلف لئے۔ ان کانفرنسوں کی صدارتیں سرکاری اعلیٰ حکام نے بھی کیں۔ استحکام ملک کے لیے شاہ جی مرحوم نے انفرادی اور اجتماعی طور پر جس بھرپور انداز سے خدمات انجام دی ہیں۔ اس طریقے پر کسی دوسرے نے عملی ثبوت نہیں دیا۔ اسی سلسلہ میں ان دنوں لکھی گئی سرکاری خفیہ رپورٹوں کو ایک نظر دیکھنے لینے سے میری بات کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔“ (ماہ نامہ نقیب ختم نبوت ملتان، امیر شریعت نمبر: ۶۳/۲)

## عید کی خوشی

حضرت مولانا مفتی محمد انور اکاڑوی دام ظلہ لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے ان گنت انعامات میں سے ایک عید بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو گواہ بنا کر عید کے اجتماع کی بخشش کا اعلان فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بہت سے احسانات بندوں کی طرف لوٹتے ہیں اور ہر سال اس میں خوشی کا اعادہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات عرف میں ہر فرحت وخوشی والی چیز کو عید کہہ دیا جاتا ہے جیسا کہ ایک عربی شاعر کہتا ہے۔

عید و عید و عید صرن مجتمعة
وجه الحبیب و یوم العید و الجمعة

کہ میری تین عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں، ایک محبوب کا چہرہ، دوسرا عید کا دن اور تیسرا جمعہ۔

اور کسی شاعر نے کہا ہے کہ

عید کی سچی خوشی تو دوستوں کی دید ہے
جو دوستوں سے دُور ہے کیا خاک اس کی عید ہے“

(تجلیات انور: ۴۱/۱۷)

# تبلیغی جماعت مشاہیر کی نظر میں

(قسط:۴۷)
رب نواز، احمد پور شرقیہ

## حضرت مولانا خیر محمد رحمہ اللہ اور جماعت

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے:

’’ماسٹر محبوب عالم صاحب ... نے لکھا کہ تبلیغی جماعت کے احباب چلہ وغیرہ کے لیے زور دے رہے ہیں تو تحریر فرمایا: جماعت میں اتنا جاؤ کہ گھر کی جان و مال کا حرج نہ ہو۔‘‘ (خیر السوانح صفحہ ۴۸۹)

’’احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ میں جس زمانہ میں دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار میں افریقی طلباء کو پڑھاتا تھا۔ایک سفر کے دَوران اپنے لیے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے زبانی استرشاد کیا کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ باہر جانا چاہیے؟ فرمایا کہ دنیا کا کام چھوڑا جاتا ہے، دین کا کام نہیں چھوڑا جاتا۔ایک بار حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ غالباً دار الاہتمام میں تشریف رکھتے تھے۔کسی سلسلہ گفتگو میں خیر المدارس کے مدرسین جو تبلیغی جماعت میں جاتے تھے ان کی تحسین فرمائی کہ جمعہ کی تعطیل میں جاتے ہیں اور مدرسہ وقت پر حاضر ہو جاتے ہیں، ناغہ نہیں کرتے۔‘‘ (خیر السوانح صفحہ ۴۹۰)

## یہاں شخصیات نہیں، کام ہے

حضرت مولانا نوفل ربانی صاحب نے حاجی عبد الوہاب رحمہ اللہ کے جنازہ پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’جنازہ سے قبل مائک پر مولانا طارق جمیل صاحب زورِ خطابت دکھا رہے تھے کہ ان کا بیان آدھے میں رہ گیا اور ایک بزرگ نے بیان شروع کر دیا۔اس جماعت کی یہی خوبی ان کو اونچا کرتی ہے کہ یہاں شخصیات نہیں، کام اہم ہے، مولانا نے بھی ان بزرگوں کے آنے پر بیان چھوڑ دیا۔‘‘ (حاجی عبد الوہاب صاحب صفحہ ۶۱۴)

## مولانا مکی حجازی کا تاثر

مولانا مکی حجازی صاحب حفظہ اللہ نے حاجی صاحب کے بارے میں فرمایا:

’’ان کی ساری زندگی کا ایک ایک لمحہ دعوت الی اللہ اور تبلیغ میں گزرا، کھڑے ہیں، بیٹھے ہیں، چل رہے، سفر ہے، حضر ہے، بیمار ہیں، جاگ رہے ہیں، ان کی دعوت جاری ہے۔اللہ نے ان سے اتنا بڑا کام لیا ہے کہ سربیا جیسے ملک میں بھی تبلیغ کی جماعت جاتی ہے، ماشاءاللہ‘‘ (حاجی عبد الوہاب صاحب صفحہ ۶۳۸)

## تبلیغی جماعت دنیا کے ہر خطہ میں

مولانا عبد الخبیر آزاد (بادشاہی مسجد لاہور) نے حاجی عبد الوہاب رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا:

’’انہوں نے تبلیغی جماعت کے مشن کو دنیا بھر میں پھیلانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا، آپ نے اپنا اوڑھنا بچھونا تبلیغ ہی کو اپنایا، اور یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں تبلیغی جماعت کے ارکان نہ گئے ہوں اور دین کی دعوت نہ پہنچی ہو۔ آپ نے ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کو تبلیغ میں لگایا، علماء و مشائخ کو اس کام میں لگایا اور مدارس مساجد میں ہر سطح پر اور ہر خطے میں دین اسلام کی تبلیغ کے لیے جماعتیں روانہ کیں اور آج دنیا بھر میں یہ ایک بہت بڑی دین اسلام کی عالمی تحریک بن گئی ہے، جن کا مقصد صرف اور صرف دین اسلام کا احیاء ہے اور اپنی زندگی کو دین کے مطابق ڈھالنا ہے،‘‘ (حاجی عبد الوہاب صاحب صفحہ ۶۳۹)

والفضل ماشھدت بہ الاعداء

# غیر مقلدین کا علمائے دیوبند کو خراجِ تحسین

قسط:(۸۱)

رب نواز، احمد پور شرقیہ

## ہمہ گیر شخصیت

علامہ عبدالرشید عراقی صاحب لکھتے ہیں:

’’مولانا سید ابوالحسن علی ندوی بیک وقت مختلف اور متنوع خصوصیات کے مالک تھے۔ وہ ایک ممتاز عالم تھے اور ایک ہمہ گیر شخصیت کے حامل تھے۔ وہ اپنی ذات میں انجمن تھے۔ ان کی وفات بلاشک و شبہ **موت العالِم موت العالَم** کی مثال ہے۔ مولانا علی میاں عربی زبان کے بلند پایہ ادیب تھے‘‘

(مطبوعات القاسم اکیڈمی نمبر صفحہ ۳۸۱)

تنبیہ: مولانا علی میاں اور ابوالحسن ندوی ایک ہی ہیں۔

## عالمی شہرت یافتہ

عراقی صاحب لکھتے ہیں:

’’ان کی شہرت تمام عالَم اسلام میں تھی۔ انہوں نے اسلامی بیداری پیدا کرنے اور فکر کو جلا بخشنے میں بڑا ہی بڑا نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی تصانیف اور کتابیں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں، جن سے مسلم نوجوان اسلامی علوم کے میدان میں اپنی علمی وفکری تشنگی دُور کر رہے ہیں اور وہ بڑی عقیدت و احترام کے ساتھ مسلم گھرانوں میں پڑھی جاتی ہیں۔‘‘ (صفحہ ۳۸۱)

## حسنی نسبت

عراقی صاحب لکھتے ہیں:

’’مولانا ابوالحسن علی ندوی حضرت حسن بن علی بن ابی طالب کی ذریت میں سے تھے۔ اس لیے اپنے آپ کو حسنی کہتے تھے۔‘‘ (مطبوعات القاسم اکیڈمی نمبر ۳۸۲)

## جد امجد

عراقی صاحب لکھتے ہیں:

’’ان کے جد اعلیٰ کے بعد دوسرے جد امجد حضرت امیر المؤمنین سید احمد شہید ہیں، جنہوں نے رائے بریلی سے اپنے مجاہدین رفقاء (مریدین) کے ساتھ سندھ و افغانستان ۱۸۲۶ء میں سرحد (NWFP) آکر علم جہاد بلند کیا اور پاکستان کے اس شمالی صوبہ اور اس کے صدر مقام پشاور کو سکھوں کی غلامی سے آزاد کرایا اور بالا کوٹ میں ۱۸۳۱ء میں شہید ہوئے۔‘‘ (صفحہ ۳۸۲)

## بلند پایہ مصنف

عراقی صاحب لکھتے ہیں:

’’مولانا علی میاں عربی و اردو کے بلند پایہ مصنف تھے۔ ان کی عربی تصانیت کی تعداد ۷۶ اور اردو تصانیف کی تعداد ۲۶۸ ہے۔ مجموعی تصانیف کی تعداد ۳۴۴ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا علی میاں کی بہت سی عربی کتابوں کے اردو تراجم بھی شائع ہوئے ہیں اور بہت سی اردو کتابوں کے عربی تراجم شائع ہوئے ہیں۔ اس لیے کتابوں کی یہ تعداد ہے، جن میں چھوٹی بڑی سب کتابیں شامل ہیں۔ (حوالہ مذکورہ صفحہ ۳۸۲)

## تصانیف

عراقی صاحب لکھتے ہیں:

’’ذیل میں مولانا علی میاں کی (۱۶) مشہور کتابوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے: (۱)... نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم: سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شاہکار کتاب اصل عربی میں لکھی گئی۔ (۲)... المرتضیٰ: امیر المؤمنین خلیفہ راشد حضرت علی بن ابی طالب کی سوانح حیات، اصل عربی میں لکھی گئی، بہت متوازن کتاب ہے، اس کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔ (۳)... تاریخ دعوت و عزیمت (۶ جلد): بڑی جامع اور معرکۃ الآراء تصنیف ہے، اپنے موضوع کے اعتبار سے اپنا ثانی

نہیں رکھتی۔ اس کے عربی، انگریزی اور ترکی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔(۴)...سیرت سید احمد:اس کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ (۵)...مطالعہ قرآن کے بنیادی اصول: اپنے موضوع کے لحاظ سے بڑی جامع اور علمی کتاب ہے۔(۶)...نقوشِ اقبال: مولانا کی عربی کتاب روائع اقبال کا اردو ترجمہ اور عالم عربی میں اقبال شناسی کا سب سے بڑا ذریعہ۔(۷)...مذہب وتمدن: عربی اور انگریزی میں بیروت میں شائع ہو چکی ہے۔ (۸)...ارکانِ اربعہ: اسلام کے چار بنیادی ارکان نماز، روزہ، حج اور زکوۃ اور اسلام کی اجتماعی زندگی میں ارکان کی اہمیت اور رموز واسرار کی تشریح کرتی ہے۔اس کے عربی، انگریزی اور ترکی زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔(۹)... پرانے چراغ (۳ جلد): معاصر بزرگوں ،اساتذہ ودوستوں کا تعارف وتاثرات اور مشاہدات کا مجموعہ۔(۱۰)...کاروان زندگی (۷جلد) اپنی خودنوشت سوانح حیات۔ (۱۱)...منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین: اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک جامع شاہکار تصنیف۔(۱۲)... پاجا سراغِ زندگی: اُن تقاریر کا مجموعہ جو طلبائے مدارس کے سامنے مختلف مواقع پر کی گئیں۔ (۱۳)...انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر: اصل کتاب ”ماذا خسر العالم “ کے نام سے عربی زبان میں لکھی گئی اور یہ کتاب ۶ زبانوں (عربی، فارسی، انگریزی، فرانسیسی، ترکی، اردو) میں شائع ہو چکی ہے۔ کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ عربی میں اس کے (۱۴) اور اردو میں (۱۲) ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔(۱۴)...اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش: اصل عربی میں چھپی ہے۔ اردو اور انگریزی میں اس کا ترجمہ ہوا ہے۔ (۱۵)...حیات عبد الحی: مولانا علی میاں کے والد محترم کی سوانح حیات۔ (۱۶)...قادیانیت: قادیانی فرقہ کی تاریخ اور مرزائے قادیاں مرزا غلام احمد کے دجل کی داستان۔اس کتاب کا عربی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔“ (صفحہ ۳۸۲)

## مفکر اسلام

عراقی صاحب ”مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی“ کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

”پیشِ نظر کتاب بلال عبدالحئ حسنی ندوی کی تالیف ہے ،۴۷ صفحات کا حجم ہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبد القیوم حقانی نے پیش لفظ لکھا ہے۔خوب صورت ٹائٹل ہے، علم وادب اور تذکرہ وسوانح کا خاص الخاص تحفہ ہے۔“ (مطبوعات القاسم اکیڈمی نمبر صفحہ ۳۸۳)

## اشاعتِ خاص

عراقی صاحب لکھتے ہیں:

”مولانا عبدالقیوم حقانی حفظہ اللہ نے صفر المظفر ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۶ء میں ماہ نامہ القاسم کی اشاعتِ خاص (مولانا سید ابوالحسن علی ندوی) شائع کی۔ جو ۵۶۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں (۵۰) علمائے کرام اور مقالہ نگاروں کے مضامین و مقالات شائع کئے ہیں۔“ (مطبوعات القاسم اکیڈمی نمبر صفحہ ۳۸۱)

## کتاب کے عنوانات

عراقی صاحب لکھتے ہیں:

”مولانا حقانی نے جن عنوانات کے تحت یہ اشاعتِ خاص مرتب فرمائی ہے۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (۱) حیات وشخصیت...(۲) تعلیم وتربیت ، والدہ کا دامنِ شفقت، زہد وقناعت ،فقر بوذری، علم اور تقویٰ اور دیانت وامانت ...(۳) دعوت وتبلیغ ، اتحاد امت استحکام ملت کے لئے مساعی وخدمات...(۴) تصنیف وتالیف اور درس وتدریس...(۵) تفسیر وحدیث اور سیرت وفقہ...(۶) مبشرات ومکتوبات...(۷) عالم اسلام...(۸) دینی مدارس ومکاتب...(۹) امتیازات و خصوصیات“ (مطبوعات القاسم اکیڈمی نمبر صفحہ ۳۸۱)

آئینۂ حیات...قسط:۱۴

# بیتی زندگی کی کچھ یادیں

مولانا ابوالحسن بھٹی، احمد پور شرقیہ

## ہائی سکول دَور کی کچھ یادیں

☆...صادق عباس ہائی سکول کے اساتذہ میں سے ایک استاد مولانا طفیل صاحب تھے جن کے متعلق تب تو علم نہیں تھا بعد میں پتہ چلا کہ وہ باقاعدہ عالم تھے انہوں نے چھٹی کلاس میں عربی پڑھائی تھی۔

☆...اس دَور میں کرکٹ کا کھیل سکول کے طلبہ اچھا کھیلا کرتے تھے۔مختلف سکولوں کا کرکٹ کھیل میں مقابلہ ہوا کرتا تھا۔تب میرا بچپن تھا،شوق سے یہ کھیل دیکھا کرتے تھے۔مگر اب نہ صرف کرکٹ دیکھنے کا شوق نہیں رہا بلکہ دوسروں کا اس کھیل میں مشغول ہونا بھی اچھا نہیں لگتا۔ورزش اور صحت کے لیے کوئی بھی کھیل کھیلا جا سکتا ہے مگر کرکٹ کھیل کی خاصیت ہے کہ جو اِس کا شوقین ہو جاتا ہے وہ حقوق اللہ (مثلاً نماز) اور حقوق العباد (مثلاً والدین کا حکم ماننا) کی صحیح طور پر ادائیگی نہیں کر پاتا۔جس کھیل کا نشہ کھلاڑی کو اس مقام تک پہنچا دے تو یقیناً نیک طبائع اسے قبول نہیں کر سکتیں۔پھر ملکی سطح پر اس کھیل پر جو کروڑوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے،اسے ملک وملت کی ترقی کے لیے استعمال کیا جائے تو کتنا فائدہ ہو۔

☆...میں نے سکول و مدرسہ دونوں میں پڑھا ہے۔اس لیے دونوں میں جو بہت سے فرق ہیں وہ معلوم ہوئے۔ مثلاً سکول والے سب تو نہیں بیشتر لوگ انگریز سے متاثر ہیں،انہیں انگریزوں کا طرز اچھا لگتا ہے۔

میں انگریزی پڑھنے کی مخالفت نہیں کر رہا۔انگریزی اک زبان ہے جس طرح دوسری زبانوں کو سیکھنا بُرا نہیں،اسی طرح انگریزی سیکھنا بھی معیوب نہیں۔ہاں انگریز کو لیڈر جان کر ان کی پیروی کو فخر سمجھنا بُرا ہے۔

☆...اسی طرح ایک فرق یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ وہ اساتذہ کا ادب اتنا نہیں کرتے،جتنا کہ مدرسہ کے طلبہ کیا کرتے ہیں۔بلکہ کئی بار تو بے ادبی کے واقعات بھی پیش آجایا کرتے ہیں۔میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ کالج کے لوگوں نے ہڑتال کر کے سکول کی چھٹی کرانی تھی۔چونکہ سکول والوں کو پہلے اطلاع ہو گئی تھی،اس لیے انہوں نے گیٹ بند کر دیا۔ہڑتال والے دیواریں پھلانگ کے اندر آنے لگے۔ان کی اس بے باکی کو دیکھ کر بالآخر گیٹ کھول دیا گیا۔ہڑتال کرنے والے طلبہ ہیڈ ماسٹر صاحب کے دفتر میں گھس گئے،انہیں زبردستی باہر لے آئے کہ آپ چھٹی کا اعلان کریں۔جب وہ باہر آئے تب ان کے بال بکھرے ہوئے،گریبان اپنی جگہ سے ہٹا ہوا تھا جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کے ساتھ ہاتھا پائی ہوئی ہے۔وہ روہانسی آواز میں بول کر اور ہاتھ سے اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ ’’چلو چھٹی کرو۔‘‘ چنانچہ ان کے کہنے پر چھٹی ہو گئی۔

☆...اس دَور میں ایک طالب علم اسد فاروقی تھا جو پورے سکول میں پہلی پوزیشن آیا کرتا تھا۔مگر افسوس کہ وہ طالب علمی زمانے میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ان کے والدین اور اساتذہ کو ان سے بڑی بڑی توقعات وابستہ ہوں گی۔مگر موت تو سب کے منصوبوں اور امیدوں کو ملیا میٹ کر دیتی ہے،اس لیے عقل مند شخص وہ ہے جو مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لے۔

☆... ہائی سکول میں تین سال ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۰ء تک تین کلاسیں چھٹی، ساتویں اور آٹھویں میں نے پڑھی ہیں۔چونکہ مجھے حفظ کا شوق تھا،اس لیے آٹھویں کے بعد سکول چھوڑ دیا۔

ہم لڑائی جھگڑے سے پیار تو ختم کر لیتے ہیں مگر پیار سے لڑائی جھگڑے ختم نہیں کرتے!۔[زوجہ محمد خلیل گوارتیہ، ملتان]

جامعہ خیرا لمدارس کے شیخ الحدیث

## حضرت مولانا **منظور احمد** رحمہ اللہ

(پانچویں قسط)

رب نواز، احمد پور شرقیہ

درج ذیل تاثرات بھی استاذِ محترم حضرت مولانا محمد سلیمان دام ظلہ کے بیان فرمودہ ہیں۔

☆...دورہ میں داخلہ کے خواہش مند نئے طلبہ کا امتحان حضرت الاستاذ لیا کرتے تھے۔ اور امتحان صحیح صحیح لیتے جس طرح لینے کا حق ہوتا ہے ان کے امتحان میں پاس ہونے والا ہی دورہ میں داخلہ کا اہل ہوتا۔

☆...عموماً رواج یہ چلا آ رہا ہے کہ ممتحن امتحان لیا کرتا ہے اگر طالب علم میں کوئی تعلیمی کمزوری ہو تو اسے ڈانٹا نہیں کرتا مگر حضرت الاستاذ امتحان لیتے وقت طالب علم کو تعلیمی کمزوری پر ڈانٹ دیا کرتے تھے۔

☆...تربیت کے حوالے سے فرمایا: پہلے زمانے میں مدارس میں تعلیم و تربیت دونوں کا زور تھا، پھر وقت آیا کہ ترتیب کا زور ختم ہوا۔ اب خطرہ ہے کہ مدارس میں کہیں تعلیم کا زور بھی ٹوٹ جائے۔

☆...حضرت الاستاذ عبارت کی تصحیح پر زور دیتے تھے۔ اگر کسی طالب علم نے ایک لفظ بھی غلط پڑھا ہوتا تو اس سے چشم پوشی کی بجائے اصلاح فرماتے اور ڈانٹتے بھی خوب تھے۔ ایک بار مجھ سے عبارت پڑھتے ہوئے مضارع کا کوئی لفظ غلط پڑھا گیا۔ اس پر پکڑ فرمائی اور ڈانٹ کے انداز میں فرمایا: آپ کو صیغہ نہیں آیا، صرف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟

☆...ان کی کتاب میں میرے نمبر اچھے آئے تو مجھے بعد میں بلایا اور انعام کے طور پر سوہن حلوہ کھلایا۔

☆...حضرت الاستاذ کو میں نے ہدیہ میں ستو پیش کیا تو خوش ہوئے اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: آپ نے ستو پیش کر کے سنت نبوی یاد دلا دی ہے۔

☆...حضرت الاستاذ خیر المدارس میں امامت کرایا کرتے تھے قراءت حدر میں کیا کرتے تھے، اس لیے اگرچہ قراءۃ لمبی ہوتی تو بھی جلدی فراغت ہو جاتی تھی۔

☆...عصر کی نماز کے بعد ختم خواجگاں مولانا یاسین شیخو پوری صاحب پڑھایا کرتے تھے مگر حضرت الاستاذ اس وقت بیٹھا کرتے تھے۔

☆...حضرت الاستاذ ہر اتوار کو کچھ دیر ذکر کروایا کرتے تھے۔ آپ ولذکر اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے تو حاضرین ذکر کرنا شروع کر دیتے تھے۔

☆...ایک بار حضرت الاستاذ مکتبہ حقانیہ پر حضرت مولانا فیض احمد صاحب کو ملنے گئے۔ وہاں سلام کے بعد کہا:

''آج حدیث کا سبق نہیں تھا، میں نے چاہا کہ چلو آج محدث سے ملاقات کر لیتا ہوں۔''

یہ بات حضرت مولانا فیض صاحب کے بیٹے مولانا فاروق صاحب نے بتائی۔

☆...روایت میں آتا ہے کہ سب سے آخر میں جو شخص جنت میں جائے گا وہ گھسٹتا ہوا جنت میں پہنچے گا۔

حضرت الاستاذ رحمہ اللہ نے یہ بات پڑھاتے ہوئے عملی طور پر گھسٹ کر دکھایا۔

☆...میں اپنے شاگردوں کا داخلہ کرانے کے لیے انہیں جامعہ خیر المدارس ملتان لے گیا، تب حضرت الاستاذ رحمہ اللہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اس موقع پر پوچھا: ''کہاں پڑھاتے ہو؟'' عرض کیا: ''احمد پور شرقیہ میں۔'' خوش ہو کر فرمایا: ''اچھا! ماشاء اللہ ہمارے لئے ثواب کا کھاتا احمد پور شرقیہ میں بھی کھل گیا ہے۔''

نصیحت آموز کہانی

# .... صاف گو...

اشتیاق احمد

سنو بیٹے! میں نے تمہارے لئے ایک لڑکی دیکھی ہے، لڑکی اچھی ہے، پڑھی لکھی ہے، اچھے گھرانے کی ہے...شکل وصورت کے لحاظ سے بھی اس میں کوئی کمی نہیں، قد بھی مناسب ہے، عادات کے لحاظ سے میں نے اسے اچھا ہی پایا ہے لیکن...''

ماں جب کہتے کہتے رک گئی تو اس نے چونک کر اُن کی طرف دیکھا، لیکن منہ سے کچھ نہ بولا، تاہم اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا کہ جیسے اس نے کہا ہو:

''لیکن کیا ماں؟''

''لیکن لڑکی کی پہلے ایک جگہ منگنی ہوئی تھی، لڑکے والوں نے منگنی توڑ دی تھی، وجہ مجھے معلوم نہیں، میں نے ان سے پوچھا نہیں، لڑکی کے بارے میں کوئی ایسی ویسی بات سننے میں نہیں آئی...بس ایک بات کے علاوہ اور کوئی بات سرے سے نہیں، میں نے سوچا، تمہیں یہ بات بتادوں تاکہ بعد میں تمہیں معلوم ہو تو تمہارے ذہن میں کوئی الجھن نہ پیدا نہ ہو...کیا خیال ہے، میں رضامندی ظاہر کردوں۔''

''ماں! کیا وہ لڑکی کو ایک نظر دکھائیں گے نہیں۔'' اس نے دبی آواز میں کہا۔

''میں نے ان سے کہا تھا، لیکن انہوں نے اس بات کو پسند نہیں کیا، لہٰذا تمہیں میری پسند پر ہی اعتبار کرنا ہوگا۔''

''لیکن ماں! اس کا بھی تو حق ہے'' اس نے مشکل سے کہا۔

''کیا مطلب؟'' ماں چونکی۔

''کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ وہ مجھے ایک نظر دیکھ لے۔''

''لڑکی کے والدین نے تمہیں دیکھا ہوا ہے، اس لیے انہوں نے بھی اپنی لڑکی کو یہی اطمینان دلایا، جو میں نے تمہیں دلایا ہے، اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔''

''تب پھر ٹھیک ہے...مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔''

''اچھی بات ہے، آج میں ان سے بات کرتی ہوں، پھر لڑکی کے والدین تم سے ملنے کے لیے آئیں گے، میں اور تمہارے ابو وہاں ہو آئیں گے، اس طرح بات طے ہوجائے گی۔'' ..... ''ٹھیک ہے ناں؟''

تیسرے دن اسے ڈاک سے ایک لفافہ ملا۔ لفافے پر بھیجنے والے کا نام پتا نہیں تھا۔ اس نے لفافہ چاک کیا۔ خط کسی لڑکی کا تھا۔ اس نے لکھا تھا:

''محترم راشد صاحب! میرے ماں باپ میری منگنی آپ سے کررہے ہیں۔ میرے بارے میں آپ کو یہ بتایا گیا ہے کہ کسی سے میری مگنی ہوئی تھی، لیکن پھر وہ مگنی ٹوٹ گئی لیکن بات صرف اتنی نہیں، آپ کی والدہ سے بھی بات چھپائی گئی، اس میں ان کا کوئی قصور نہیں، قصور میرے ماں باپ کا بھی نہیں، اس لیے کہ ماں باپ تو ہر حال میں اپنی بیٹی کی شادی کردینا چاہتے ہیں۔ اچھا رشتہ مل جائے، بیٹی اپنے گھر کی ہوجائے، وہ وہاں ہنسی خوشی رہنے لگ جائے، اس سے بڑھ کر ماں باپ کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔ سو میرے ماں باپ نے یہ بات چھپائی ہے...ماں باپ کے احترام کا تقاضا تو یہی تھا کہ میں بھی خاموشی اختیار کرتی اور اس بات کا ذکر نہ کرتی، لیکن اگر میری آپ سے شادی ہوجاتی ہے اور اس کے بعد آپ کو اصل بات کا پتا چلتا ہے...تو آپ ضرور پریشان ہوں گے، اس وقت کیا ہوتا، میں نہیں جانتی، لیکن اس وقت کا خوف مجھے مارے ڈالتا ہے، اس لیے میں نے سوچا، کیوں نہ میں پہلے ہی آپ کو بتادوں ...لیکن بتانے سے پہلے میری ایک درخواست ہے، یہ

کہ اگر میری بات سن کر آپ رشتے سے انکار کرنا چاہیں تو ضرور کردیں لیکن یہ نہ بتائیے گا کہ آپ کس بنا پر رشتے سے انکار کر رہے ہیں۔ ورنہ میرے ماں باپ کو میری ذات سے تکلیف ہوگی... امید ہے، آپ اس بارے میں ہمدردانہ رویہ اختیار کریں گے۔

اب اصل بات کی طرف آتی ہوں، بات یہ ہے کہ میری صرف منگنی نہیں ہوئی تھی... شادی بھی ہوئی تھی، میں اپنے خاوند کے ساتھ ان کے گھر میں دو سال تک رہی تھی... لیکن میرے خاوند مجھے پسند نہیں کرتے تھے، دو سال تو انہوں نے جیسے تیسے گزارے، اس کے بعد گویا انہوں نے ماں باپ سے بغاوت کردی اور صاف کہہ دیا کہ بس اب میں اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا، لہذا طلاق دیتا ہوں۔

اس طرح مجھے طلاق ہوگئی... میرے ماں باپ نے سوچا، اس شہر میں اب ان کی لڑکی کو رشتہ شاید ہی ملے، لہذا انہوں نے اپنا تبادلہ اس شہر میں کرالیا... یہ ہے میری کہانی۔ اب آپ کی مرضی... رشتے سے انکار کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں مگر یہ بات میرے والدین کو نہ بتائیں، اس طرح میرے ماں باپ کو زیادہ دکھ نہیں ہوگا، شکریہ، میں نے آپ کا بہت وقت لیا... اُمید ہے، معاف فرمائیں گے۔ خطار کار راشدہ''

خط پڑھ کر وہ چند لمحوں تک سوچ میں ڈوبا رہا، پھر اُٹھ کر اپنی والدہ کے پاس آیا اور خط ان کے سامنے رکھ دیا۔

''یہ کیا ہے بیٹا!''

''یہ خط ہے اس لڑکی کا جس سے آپ میری شادی کرنا چاہتے ہیں۔''

''کک... کیا مطلب؟ راشدہ نے تمہیں خط لکھا ہے۔'' ماں ہکا بکا رہ گئیں۔

''ہاں ماں! آپ اس خط کو پڑھ لیں۔''

''توبہ توبہ! کیا زمانہ آگیا ہے... اب تو میں...''

''ابھی کچھ نہ کہیں ماں... پہلے خط پڑھ لیں۔''

ماں نے خط پڑھنا شروع کیا... پھر ان کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ یہ بل گہرے ہوتے چلے گئے، چہرہ سرخ ہوتا چلا گیا... یہاں تک ان کا چہرہ مارے غصہ کے تمتما اُٹھا... اور انہوں نے خط فرش پر پھینکتے ہوئے کہا:

''حد ہوگئی... اتنا بڑا دھوکہ... اتنا بڑا جھوٹ... تم فکر نہ کرو... اچھا ہوا، تمہیں اس بات کا پتا چل گیا، میں آج ہی انکار کردوں گی، تاہم اس لڑکی کی درخواست پر میں یہ نہیں بتاؤں گی کہ رشتہ کیوں منظور نہیں، اس حد تک ہم اس کا ساتھ ضرور دیں گے، اس لیے کہ اس نے بھی تو ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے، ہمیں پہلے ہی ساری بات بتادی...'' یہاں تک کہہ کر ماں خاموش ہوگئیں۔

''لیکن ماں...'' اس کے منہ سے نکلا۔

''ہاں کہو... رک کیوں گئے... تمہارے لئے رشتوں کی کمی نہیں... جلد ہی کسی اور گھرانے سے بات چلاؤں گی۔''

''نہیں ماں'' اس نے کہا۔

''نہیں ماں کیا؟'' اس نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

''ایسی صاف گو لڑکی کو میں گنوانا نہیں چاہتا۔''

''کیا... کیا کہا... تم... تم اس مطلقہ لڑکی کو گھر میں لاؤ گے۔''

''تو کیا ہوا ماں... کیا ہمارا دین ہمیں ایسا کرنے سے روکتا ہے۔''

ن ن نہیں... دین نہیں روکتا۔''

''اگر دین نہیں روکتا تو آپ کو کیا اعتراض ہے ماں! میرے خیال میں تو یہ بہترین رشتہ ہے۔''

''یہ... یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔'' ماں حیرت زدہ رہ گئیں۔

''میں ٹھیک کہہ رہا ہوں... بالکل ٹھیک۔'' یہ کہہ کر اس نے ماں کے سامنے سر جھکا دیا... ماں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیئے... اور پھر ان کے چہروں پر مسکراہٹیں پھیل گئیں... بہت جلد وہ یہ مسکراہٹیں لڑکی والوں کو دینے والے تھے۔ (بہ شکریہ خواتین کا اسلام)

# سیدنا سلیمان علیہ السلام اور ھدھد

بنت محمد ساجد ، جامعہ رشیدیہ للبنات احمد پور شرقیہ

عبداللہ آج صبح ہی سے بہت خوش تھا کیونکہ آج وہ اپنی امی ابو کے ساتھ ماموں کے گھر گاؤں جا رہا تھا۔ گاؤں کے ہرے بھرے کھیت، ندی نالے اور گاؤں سے تھوڑا دُور گھنا جنگل یہ سارے مناظر عبداللہ کو بہت اچھے لگتے تھے اور پچھلی بار عبداللہ کے ماموں نے وعدہ کیا تھا کہ اگلی دفعہ گاؤں آنے پر وہ عبداللہ کو جنگل کی سیر کروائیں گے۔ تھوڑی دیر میں عبد اللہ کے ابو گاڑی لے کر آئے اور عبداللہ اپنی امی اور ابو کے ساتھ گاؤں روانہ ہوگیا۔ گاؤں پہنچتے ہی عبداللہ سیدھا اپنے ماموں کے پاس گیا اور انہیں لپٹ کر جنگل کی سیر کا وعدہ یاد دلایا۔ ماموں نے شفقت سے اپنا ہاتھ عبداللہ کے سر پر پھیرا اور کہا: ”ہمیں تو اپنا وعدہ یاد ہے لیکن آپ تھوڑا سا آرام کرلیں تاکہ سفر کی تھکاوٹ دُور ہو جائے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد عبداللہ اپنے ماموں کے ساتھ جنگل کی سیر کے لیے نکلا۔ جنگل میں رنگ برنگ پھول اور خوب صورت پرندے دیکھ کر عبداللہ بہت خوش تھا۔ اور مختلف پرندوں کے نام اپنے ماموں سے پوچھ رہا تھا۔ درخت کی شاخ پر بیٹھا ایک پرندہ عبداللہ کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔ عبداللہ نے اس پرندے کا نام پوچھا تو ماموں نے بتایا:

”اس پرندے کو ہدہد کہتے ہیں اور عبداللہ! آپ کو پتہ ہے اس پرندے کا تذکرہ قرآن میں سورہ نمل میں ہے۔“

عبداللہ نے کہا: ماموں جی! ہدہد کا ذِکر قرآن میں کیوں آیا ہے۔ آپ مجھے تفصیل سے بتائیں۔“

ماموں نے کہا ٹھیک ہے۔ میں آپ کو تفصیل سے واقعہ سناتا ہوں۔ بہت پہلے زمانے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کو بڑی بادشاہت دی تھی۔ آپ کا حکم انسان، جانور، پرندے اور بڑے بڑے جنات بھی مانتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے ہدہد کے متعلق پوچھا کہ وہ نظر نہیں آ رہا۔ کیا وہ واقعی غیر حاضر ہے؟

سیدنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہدہد کو اس کی غیر حاضری پر سزا دوں گا۔ ہاں اگر اپنی غیر حاضری کی کوئی معقول وجہ بتائے گا تب اسے معاف کر دیا جائے گا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہدہد اُڑتا ہوا آیا اور نہایت عاجزی سے اپنے پر زمین پر پھیلا کر اور دم نیچی کر کے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے بیٹھ گیا اور بولا:

”اے سلیمان! میں آپ کے پاس ایک ایسی خبر لایا ہوں جس کے بارے میں آپ کو پتہ نہیں ہے۔ یہاں سے کافی دُور ایک سبا نامی ملک ہے اور وہاں کی حکومت ایک بلقیس نامی عورت کے پاس ہے۔ اور اس کا بہت بڑا ایک عالی شان تخت ہے جس پر بیٹھ کر وہ حکومت کرتی ہے اور اس سے بھی بڑی عجیب بات یہ ہے کہ وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ حالانکہ سجدہ تو صرف اللہ تعالیٰ کو کرنا چاہیے جس نے یہ زمین آسمان چرند، پرند اور سورج بنائے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد سے کہا کہ تم نے جو بات بتائی وہ سچ ہے یا جھوٹ؟ لہٰذا تم یہ میرا خط لے کر بلقیس کے پاس جاؤ اور دیکھو وہ کیا جواب دیتی ہے۔ ہدہد حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط لے کر ملکہ بلقیس کے پاس گیا اور خط اس کے سامنے رکھ دیا۔ ملکہ بلقیس نے خط پڑھا جس میں لکھا ہوا تھا:

”سلیمان کی طرف سے جو رحم کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے شروع ہے۔ تم میرے سامنے سرکشی نہ

قبر کی تنہائی سے پہلے بھی قدرت ہمیں کئی بار تنہا کرتی ہے تاکہ ہم خالق کے حقیقی تعلق کو سمجھ سکیں۔ [ بنت سلیمان، ماڈل کالونی کراچی ]

کرواور اسلام قبول کر کے میرے پاس آجاؤ۔''

ملکہ بلقیس نے اپنے وزیروں اور بڑے بڑے کمانڈروں کو جمع کیا اور کہا یہ خط حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف سے آیا ہے اور وہ کہتے ہیں میں اللہ کا نبی ہوں اور اس میں کہا گیا ہے کہ سورج کی عبادت چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کریں۔ اب آپ لوگ بتائیں کہ ہمیں اس خط کا جواب کیا دینا چاہیے۔ وہاں موجود تمام لوگوں نے جواب دیا کہ ہماری فوج بہت طاقت ور ہے اور مال و دولت کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ باقی آپ جو فیصلہ کریں ہمیں قبول ہے۔ ملکہ بلقیس نے کہا: ایک بات کا تو آپ سب کو پتہ ہے کہ جب بادشاہ کسی ملک پر حملہ کرتے ہیں تو اجاڑ دیتے ہیں۔ اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ جنگ کی صورت میں بھی ایسے ہی ہوگا۔ میں کوشش کرتی ہوں اور دیکھتی ہوں اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے اور اس سے ہمیں یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ اللہ کے نبی بھی ہیں یا نہیں؟ ملکہ بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہیرے جواہرات اور سونے چاندی سے بھرے تھال بھیجے۔ ملکہ بلقیس کا خیال تھا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ کے نبی ہوں گے تو اس مال و دولت میں کوئی دلچسپی نہیں لیں گے۔ جب یہ سارا مال و دولت حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچا تو آپ نے اسے لینے سے انکار فرما دیا اور کیا تم لوگ اس میں مال و دولت کا لالچ دیتے ہو۔ جاؤ یہ سب واپس لے جاؤ اور جا کر کہو: عن قریب انسانوں اور جنوں کا عظیم الشان لشکر لے کر آؤں گا اور تمہارے ملک سے تمہیں ذلیل وخوار کر کے نکال دوں گا۔

جب قاصد واپس گئے ملکہ بلقیس کو سارا قصہ سنایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا پیغام سنایا تو وہ فوراً سمجھ گئی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام یقیناً اللہ کے نبی ہیں''

بلقیس نے مزید کہا: ''اس ملک میں رہنا ہے تو سورج کو چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کرنا ہوگی۔''

بلقیس نے اپنے وزیروں سے مشورہ کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملنے کے لیے اپنے وزیروں کے ساتھ چل پڑی۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان کی آمد کا پتہ چلا تو اپنے ساتھیوں سے کہا: ''کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت میرے پاس حاضر کر دے۔''

وہاں موجود جنوں میں سے ایک بڑے جن نے کہا:
''مجلس سے اٹھنے سے پہلے پہلے لے آؤں گا''

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا:
''مجھے اس سے بھی پہلے تخت چاہیے''

وہاں موجود ایک علم والے نے کہا:
''پلک جھپکنے کی دیر میں تخت حاضر کر دیتا ہوں۔''

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: ''جی لا دیں''

چنانچہ اس علم والے شخص نے اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی اور فوراً تخت حاضر کر دیا۔ بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچ گئی اسے کہا گیا کہ کیا آپ کا تخت اسی طرح کا ہے؟''

اس نے جواب دیا: ''لگتا تو اسی طرح کا ہے''

حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیشے کا محل تعمیر کروایا جس کی زمین بھی شیشے کی طرح تھی اس کے نیچے پانی لہریں مارتا تھا اور مچھلیاں رونگتی پھرتی تھی۔ جب ملکہ بلقیس شیشے کے محل میں داخل ہونے لگیں تو سمجھی کہ نیچے پانی ہے اس نے اپنے پائنچے اوپر کر لیے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: چلی آؤ! یہ پانی نہیں، بلکہ شیشے کا بنا ہوا ایک فرش ہے۔ یہ سب دیکھ کر بلقیس سمجھ گئی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام واقعی اللہ کے نبی ہیں اور اس نے اعلان کر دیا کہ سجدہ صرف اللہ کو کرنا چاہیے۔

عبد اللہ بول اُٹھا: پھر بلقیس مسلمان ہوگئی تھی؟

ماموں نے جواب دیا: ہاں۔ بیٹا! وقت کافی ہو گیا اس لیے اب ہمیں گھر چلنا چاہیے۔ اس کے بعد عبد اللہ اپنے ماموں کے ساتھ گھر آ گیا۔

بغیر سیرت کے صورت تو اس پودے کی مانند ہے جس میں کانٹے تو ہوں مگر پھول خوشبودار نہ ہو۔ [اہلیہ محمد عاقب، بورے والا]

# اللہ والوں سے دشمنی نہ رکھیں

س: بنت شبیر، جامعہ رشیدیہ للبنات احمد پور شرقیہ

بخاری میں حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میری کسی ولی سے دشمنی رکھی اس کے ساتھ میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اعلان جنگ کا اعلان کردیں تو کیا کسی میں ہمت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرسکے۔ جنگ کرنا تو دُور کی بات ہے اس کا کوئی تصور نہیں کرسکتا۔ کوئی شخص کسی اللہ والے سے دشمنی کرتا ہے اور پھر بھی اس پر کوئی آفت نہیں آرہی اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اللہ کے ہاں پیارا ہے بلکہ اسے اللہ کی طرف سے ڈھیل ملی ہوئی ہے۔ کسی وقت بھی ڈھیل کی رسی کھینچی جاسکتی ہے۔

اللہ نے مزید فرمایا: میں اپنے محبوب بندے کا کان بن جاتا ہوں جس سے سنے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے دیکھے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے پکڑے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے چلے۔

اس حدیث میں کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس بندے کے یہ اعضاء اللہ کی مرضی کے تابع بن جاتے ہیں مطلب ان اعضاء کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے وہی اعمال صادر ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا والے ہوتے ہیں۔

یہ لوگ اللہ کی راضی کرنے والے کی وجہ سے اس کی پناہ میں ہوتے ہیں اس لیے جو ان سے دشمنی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کا ان سے اعلان جنگ ہوتا ہے۔

یہ بھی یادرہے کہ جو کسی سے جنگ کرتا ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کی قیمتی سے قیمتی چیز پہ قبضہ کرتا ہے۔ مسلمان کے پاس سب سے قیمتی چیز ایمان ہے اس لیے اولیاء کی دشمنی کرنے والے سے اللہ ایمان کی دولت کی چھین لیتا ہے۔ اس کی بہت مثالیں ہیں ان میں سے ایک مثال درج ذیل حکایت ہے:

امرتسر محلّہ تیلیاں میں کسی عبدالعلی نامی شخص نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی گستاخی کی۔ اس گستاخی کا مولانا عبد الجبار غزنوی کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: ”مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ شخص عنقریب مرتد ہوجائے گا۔“

...ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ وہ شخص مرزائی ہوگیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کرکے مسجد سے نکال دیا۔ اس واقعہ کے بعد کسی نے امام صاحب مولانا عبدالجبار غزنوی سے سوال کیا: حضرت! آپ کو یہ کیسے علم ہوگیا تھا کہ وہ عنقریب کافر ہوجائے گا۔“

فرمانے لگے کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی اطلاع ملی، اُسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی کہ: (جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں) جنگ میں ہر فریق دُوسرے کی اعلیٰ چیز کو چھینتا ہے۔ اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں، اس لیے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا ہے۔“

(سوانح مولانا داود غزنوی صفحہ:۱۹۱)

بہت ڈرنے کی بات ہے کہ کئی لوگ جب چاہتے ہیں کہ اللہ والوں کی شان میں زبان طعن کھول دیتے ہیں، علماء اور بزرگوں کی کی پگڑیاں اچھالتے ہیں۔ اپنے کسی ذاتی مسئلہ کے حل نہ ہونے کی وجہ سے علماء کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ ان پر الزامات کی بھرمار کر دیتے ہیں۔ یادرہے کہ اللہ تعالی انسان کی ہر ہر بات اور اس کے ہر ہر عمل کو دیکھ رہا ہے۔ بلکہ وہ تو دلوں کے رازوں سے واقف ہے۔

ہمارے معاشرے میں نفرت کو اولاد کی پالا جاتا ہے اور محبت کو یتیموں کی طرح۔ [زوجہ محمد علی قریشی، صادق آباد]

میری ڈائری کے اوراق سے

# عورت....

اہلیہ مولانا رفیع اللہ بھٹی، شوکت آباد

(۱) جب عورت بیٹی ہوتی ہے تو باپ کے لیے جنت کا دروازہ کھلواتی ہے۔ جب بیوی بنتی ہے تو اپنے شوہر کا آدھا دین مکمل کرواتی ہے اور جب ماں بنتی ہے تو جنت اس کے قدموں تلے رکھ دی جاتی ہے۔

(۲) اس معاشرہ میں عورت کا مقام کیسے بلند ہو سکتا ہے جہاں مردوں کی لڑائی میں گالیاں ماں بہن کو دی جاتی ہوں۔

(۳) عورت کی بدصورتی یہ ہے کہ اس کی خوب صورتی کو ہر کوئی دیکھے۔

(۴) عورت کتنی ہی بہادر ہو، کتنا بھی صبر جانتی ہو مگر وہ ایسی نگاہ ضرور چاہتی ہے جو یہ دیکھتے ہی جان لے کہ آنکھیں تھکن سے لال ہیں یا ضبط سے؟

(۵) وہ جھونپڑی جہاں عورت ہنستی ہے اس عالی شان محل سے بہتر ہے جہاں عورت روتی ہے۔

(۶) لوگ کہتے ہیں عورت کا کوئی گھر نہیں ہوتا۔ یہ لوگوں کی سوچ ہے... جب کہ حقیقت یہ ہے کہ عورت کے بغیر کوئی گھر نہیں ہوتا۔

(۷) اللہ نے عورت کو مرد کی پیشانی سے نہیں بنایا کہ وہ اس پر حکومت کرے... نہ اس کو مرد کے قدموں سے بنایا کہ وہ اس کی غلامی کرے... بلکہ مرد کی پسلیوں سے پیدا کیا تا کہ وہ اس کے دل کے قریب رہے۔

(۸) عورت کو کمزور سمجھنے والے مرد یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ اس طاقت ور مرد کو بھی عورت ہی پیدا کرتی ہے... آسمان سے نہیں ٹپکتا۔

(۹) عورت کی من مانیاں، شوخیاں ماں باپ کے گھر ہی ہوتی ہیں۔ سسرال میں اس کی تربیت اور صبر کا امتحان ہوتا ہے۔

(۱۰) جب عورت یہ کہے کہ دنیا کہ سارے مرد بُرے و بے وفا ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے دنیا کے سارے مردوں کو آزما لیا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ کہ اس نے جس مرد کو آزمایا وہی اس کی ساری دنیا تھی۔

(۱۱) عورت کی قیمت کا انحصار اس کی خوب صورتی یا تعلیم پر نہیں بلکہ اس کی زندگی میں شامل ہونے والے مرد پر ہوتا ہے۔

(۱۲) عورت کو کمزور مت سمجھو کیونکہ مرد کی اونچی آواز عورت کو ڈرا و دھمکا سکتی ہے ...لیکن عورت کی خاموشی مرد کی بنیاد تک ہلا سکتی ہے۔

(۱۳) عورت کے متعلق مشہور ہے کہ عورت کو راز رکھنا نہیں آتا... مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر عورت کو راز رکھنا نہ آتا ہوتا دنیا میں کوئی مرد سر اُٹھا کر جی نہ سکتا۔

(۱۴) مرد کا خوش مزاج رویہ عورت کو کبھی بوڑھا نہیں ہونے دیتا۔

(۱۵) جب عورت پردہ کرتی ہے تو وہ اس وقت ۱۷۰ ملین ڈالر کی فیشن انڈسٹری پر لعنت بھیجتی ہے۔

## آئیے دُعائیں سیکھیں

﴿کپڑا پہننے کی دُعا﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃَ.

(انتخاب: بنت مفتی زبیر، جامعۃ الحنیف للبنات)

﴿نیا کپڑا پہننے کی دُعا﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ.

(انتخاب: بنت ریاض، جامعۃ الحنیف للبنات)

# طنز... و... مزاح

## مزاح پسند قارئین کے مراسلے

☆...امام شعبی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: کیا حالت احرام میں انسان اپنے بدن کو کھجلا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ وہ شخص بولا: کتنا کھجلا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جب تک ہڈی نظر نہ آنے لگے۔(محمد عرفان الٰہی، گجرات)

☆...ایک شخص نے عمر بن قیس سے پوچھا: اگر انسان کے کپڑے، جوتے اور پیشانی وغیرہ میں مسجد کی کچھ کنکریاں لگ جائیں تو وہ ان کا کیا کرے؟ انہوں نے جواب دیا: پھینک دے۔ وہ شخص بولا: لوگ کہتے ہیں وہ کنکریاں جب تک دوبارہ مسجد میں نہ پہنچائی جائیں وہ چیختی رہتی ہیں۔ وہ بولے: تو پھر انہیں اس وقت تک چیخنے دو جب تک ان کا حلق پھٹ نہ جائے۔ وہ شخص بولا: سبحان اللہ بھلا کنکریوں کا بھی کہیں حلق ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پھر وہ چیختی کہاں سے ہیں؟
(حافظ محمد سلطان، شہر سلطان)

☆...عامر: (اپنے دوست ناصر سے) دوست باہر کیوں بیٹھے ہو؟
ناصر: شادی کی سالگرہ پہ بیوی کو چین گفٹ کی تو اس نے باہر نکال دیا ہے۔
عامر: چین سونے کی تھی یا چاندی کی؟
ناصر: سائیکل کی تھی۔ (محمد اسامہ، لالہ زار کالونی)

☆...جیل کے نگران نے نئے آنے والے قیدی سے کہا: کیا وجہ ہے کہ تمہارا کوئی بھی رشتہ دار تم سے ملنے نہیں آیا۔
قیدی: ملنے کون آئے؟ ہم سب یہاں رہتے ہیں۔
(محمد ارشد کمبوہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ)

☆...استاد: (شاگرد سے) ''بے بس'' کسے کہتے ہیں؟
شاگرد: سر! جس کے پاس بس نہ ہو اسے ''بے بس'' کہتے ہیں۔
(محمد ارسلان بن قاری غلام یاسین احمد پور شرقیہ)

☆...ایک بے وقوف کو راستے میں آئینہ پڑا ملا۔ اس نے اُٹھا کر دیکھا تو اسے اپنی شکل نظر آئی۔ اس نے آئینہ میں موجود اپنی شکل سے کہا: معاف کیجیے! مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ آئینہ آپ کا ہے۔ یہ کہہ کر آئینہ وہیں رکھ دیا۔ (محمد سلمان کوریجہ، بہاول پور)

☆...سردی میں رات تین بجے پانی میں برف ڈال کر نہا لیا جائے تو رنگ گورا ہو جاتا ہے۔ سب کہتے ہیں واہ جی! کیا نورانی چہرہ ہے مرحوم کا۔ (محمد عارف کھوکھر)

☆...ایک شخص: (جیب کترے سے) تمہیں جیب کاٹنے سے شرم نہیں آتی؟
جیب کترا: شرم تو تمہیں آنی چاہیے، ہاتھ میں موبائل فون لیے پھر رہے ہو اور جیب خالی ہے۔
(عمر فاروق، درجہ رابعہ جامعہ فتحیہ)

☆...لڑکی کا باپ: یہ عجیب بات ہے کہ لڑکی بھی دو اور جہیز بھی۔
لڑکے کا باپ: تو صرف جہیز ہی دے دیں۔
(بنتِ محمد ظفر، خوشاب)

☆...سڑک کے کنارے ایک بابا جی روتے ہوئے بچے کو اٹھائے کھڑے تھے سامنے سے تیز رفتار بس آتی دکھائی دی تو انہوں نے اسے رکوایا۔ کنڈیکٹر نے کہا: جی بابا کہاں جانا ہے؟
بابا جی: جانا تو کہیں نہیں بس ہارن بجا دو میرا پوتا رو رہا ہے۔ (عمر فاروق، کنڈی پر ہار)

☆...مالک (نوکر سے) تم نے خط ڈالنے میں اتنی دیر کیوں کر دی؟
نوکر: کیا کرتا جس لیٹر بکس گیا اسے تالا لگا ہوا تھا۔
(اُخت زبیر، جامعہ آمنہ للبنات)

اچھے لوگوں سے ان کی غلطیوں کی بناء پر قطع تعلق مت کرو کیونکہ ان کی غلطیاں بھی غلطی سے ہوا کرتی ہیں:۔[عبدالمجید نیازی، ڈیرہ غازی خاں]

# منظوم کلام

## شعروں کی ڈائری

### حمد باری تعالیٰ

جو سورج کو شبِ تاریک میں مستور کرتا ہے
وہی اندر کی آنکھوں کو چراغ طور کرتا ہے
چھلکتا ہے اسی کے ہاتھ سے رنگوں کا پیمانہ
ہواؤں میں جو ساری خوشبوئیں محصور کرتا ہے
دعاؤں کا قبول و رد اسی کے بس میں ہے اطہر
مرے بے صوت لفظوں کو بھی وہی منظور کرتا ہے
(کلام ممتاز اطہر)

### محبتِ مدینہ

میں طیبہ میں بس اک مکاں چاہتا ہوں
مدینے کی سننا اذاں چاہتا ہوں
ہو شہر نبی اور بارش کا موسم
یہی خوب صورت سماں چاہتا ہوں
معطر رہے ذکر سرکار سے جو
خدا سے میں ایسی زباں چاہتا ہوں
ہر اک دشمن مصطفیٰ کا جہاں سے
مٹانا میں بالکل نشاں چاہتا ہوں
مجھے دولت حب احمد ملی ہے
میں ٹھکرانا سارا جہاں چاہتا ہوں
دیار نبی میں مجھے موت آئے
ہو مقبول میری فغاں چاہتا ہوں
(کلام عبدالرب طاہر)

ایک سورج تھا کہ تاروں کے گھرانے سے اٹھا
آنکھ حیران ہے کیا شخص زمانہ سے اُٹھا
(محمد شاکر، درجہ مشکوۃ جامعہ خیر المدارس ملتان)

دل میں سما گئی ہیں قیامت کی شوخیاں
دوچار دن رہا تھا کسی کی نگاہ میں
(محمد ریحان، حبیب آباد گمانی)

میں تھک جاتا ہوں اپنی داستانِ درد سے اختر
مگر میں کیا کروں چپ بھی نہیں مجھ سے رہا جاتا
(محمد ایاز، سومرو کریانہ راولپنڈی)

سوا تیرے نہیں ہے کوئی میرا سنگِ در اپنا
کوئی حاجت ہو رکھتا ہوں تری چوکھٹ پہ سر اپنا
(محمد صدیق مستوئی، گمانی شریف)

رہتا نہیں جو دوستو! رب جہاں کے ساتھ
کیا فائدہ جو رہتا ہے سارے جہاں کے ساتھ
(عمران فیاض کھرل، محلّہ شکاری)

سکون جہاں تم کہاں ڈھونڈتے ہو
سکونِ جہاں ہے نظام مدینہ
(ام حسان، جامعہ زینب للبنات)

تمہیں بتاؤ ہمیں اس سے روکنے والو
نبی کا ذِکر مقدم ہے کیا کیا جائے
(بنت حافظ محمد ارشد، جامعہ زینب للبنات)

☆...کہاں سے تو نے اے اقبال سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا
(بنت ماسٹر محمد ارشاد، جامعہ فتحیہ للبنات)

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے!
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے!
(اخت محمد کاشف، شوکت آباد کالونی)

کل رات اڑ رہے ستارے ہوا کے ساتھ
اور میں اُداس بیٹھی تھی اپنے خدا کے ساتھ
کہ یا تو قبولیت کے طریقے سکھا دے
یا تو میرے دل کو باندھ دے اپنی رضا کے ساتھ
(بنت محمد فاروق، عالیہ اول، جامعہ فتحیہ للبنات)

ملیں تجھے نہ دکھ زندگی میں
پھول کی طرح تم چہکو خدا کرے
زندہ رہے نام تیرا ابد تک
زندگی کی نئ خوشیاں تمہیں مبارک کرے
(بنت شہزاد، جامعہ رشیدیہ للبنات)

مصروفیت میں آتی ہے بے حد تمہاری یاد... فرصت میں تمہاری یاد سے فرصت نہیں ملتی۔[نومی بھائی]

# مختصر مگر پُراَثر

## دس باتیں

محمد بلال رحمانی چوغطہ، لالہ زار کالونی

۱۔توحید مسلمانوں کے لیے ایمان کی جڑ ہے۔
۲۔اتباعِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مسلمانوں کی کامیابی ہے۔
۳۔شریعت پر عمل کرنا مسلمانوں کے لیے امن ہے۔
۴۔جہالت پر چلنا انسان کے لیے بربادی ہے۔
۵۔اتفاق سے رہنا مسلمانوں کی خاص شان ہے۔
۶۔تقویٰ سے رہنا مسلمانوں کی خاص شان ہے۔
۷۔نفسانی خواہش آدمی کو تباہ کر دیتی ہے۔
۸۔توبہ کر لینا سیدنا آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔
۹۔ضد پر اڑے رہنا ابلیس کا عمل ہے۔
۱۰۔منزل تک وہی پہنچتا ہے جس کو حق کی تلاش ہے۔

## تین لڑکے اور باغبان

اختِ محمد عثمان، جامعہ فتحیہ للبنات

ایک باغ میں تین لڑکے گھس کر پھل کھانے لگے۔ باغبان کو پتہ چلا تو وہ آیا اس نے تینوں کو غور سے دیکھا ۔ایک حاکم شہر کا لڑکا تھا دوسرا قاضی شہر کا اور تیسرا مستری کا۔ باغبان نے سوچا میں اکیلا ہوں اور یہ تین ہیں ان سے مقابلہ کسی حکمت سے کرنا چاہیے۔ چنانچہ پہلے مستری کے لڑکے سے مرحبا کہا: میرے نصیب جاگ اٹھے جو آپ میرے باغ میں تشریف لائے۔ جائیں اس کمرے سے کرسی لے آئیں اور آرام سے بیٹھ کر پھل کھائیں۔ وہ کرسی لینے گیا تو باغبان نے ان دونوں سے کہا جناب! آپ دونوں کا حق تو ہے کہ میرے باغ کا پھل کھائیں ایک حاکم، دوسرا قاضی کا بیٹا ہے مگر دنیادار مستری کون ہوتا ہے جو آپ سے برابری کرے۔ آپ شوق سے مہینہ بھر رہیں مگر اس کی تو میں مرمت کر کے رہوں گا۔ اس طرح ان دونوں کی تعریف کر کے مستری کے لڑکے کے پیچھے گیا اور کمرے میں جا کر اس خوب مارا اور بے ہوش کر دیا۔ پھر باغبان آیا اور قاضی کے بیٹے سے کہنے لگا: بے وقوف یہ تو بھلا حاکم شہر کا دلبر ہے ہمارا سب کچھ انہی کا ہے مگر تو کون؟ جو اُن سے برابری کا دم بھرے پھر اسے مارا اور گرا لیا۔ اب حاکم کے صاحب زادے اکیلے رہ گئے۔ پھر وہ ان کی طرف بڑھا اور بولا: کیوں جناب! جب آپ ہی ڈاکے مارنے لگیں تو ہمارا اللہ حافظ۔ یہ کہہ کر اسے خوب مارا۔ اس طرح ایک ایک کر کے سب سے اپنا انتقام لیا۔

## تاریخی جنازہ

بنت غلام نبی، لالہ زار کالونی احمد پور شرقیہ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اور اہلِ بدعت (قرآن کو مخلوق کہنے والے لوگوں) کے درمیان فیصلہ ہمارے جنازے کریں گے ان شاء اللہ۔
وقت گزرنے پر فیصلہ سب کے سامنے آیا کہ مخالفین کے جنازے میں تو بس گنتی کے چند افراد ہوا کرتے تھے جب کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ لاکھوں لوگ شریک ہوئے۔ جنازے کے اس مجمع کو دیکھ کر بہت سے غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔

## بُرائی اور اچھائی

بنت محمد ناظم، جامعہ فتحیہ للبنات

بُرائی کی مثال پہاڑ سے نیچے اترنے کی ہے۔ ایک قدم اُٹھاؤ تو باقی خود ہی اُٹھتے چلے جاتے ہیں۔ جب

اپنے درد کو اپنے رب سے بانٹ لیا کرو... پھر درد جانے، دوا جانے اور خدا جانے۔ [محمد ارشد شنگر یلا، اعوان کاٹھ]

کی نیکی کی مثال پہاڑ پر چڑھنے کی مانند ہے ہر قدم پر الگ سے زور لگانا پڑتا ہے۔ یہ عمل مشکل تو ہے مگر اس طرح ہر قدم پر بلندی نصیب ہوتی ہے۔

**خوب صورت باتیں**

ب: بنت عمران بھٹی، بستی بلوچاں چھاؤنی

رشتوں کی خوب صورتی ایک دوسرے کی بات برداشت کرنے میں ہے۔

اگر کسی پر بھروسہ کرو تو آخر تک کرو، نتیجہ چاہے کچھ بھی نکلے، آخر میں یا تو آپ کو سچا دوست ملے گا یا پھر ایک اچھا سبق۔

جب تمہیں نصیحت کے لیے ضرورت ہوتی ہے تو ہر کوئی تمہاری مدد کے لیے تیار ہوتا ہے۔ جب تمہیں مدد کے لیے ضرورت ہوتی ہے تو اس وقت ہر کوئی تمہیں نصیحت کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

**سنہری باتیں**

بنت مولانا عبدالجبار حنفی، موضع کنڈی پرہار

ماچس کی تیلی میں سر ہوتا ہے پر دماغ نہیں ہوتا اس لیے ذرا سی رگڑ سے بھڑک اٹھتی ہے پر انجام اپنی ہی آگ میں جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔ حسد کرنے والے کا بھی کچھ اس طرح کا حال ہوتا ہے۔

مینڈک کو چاہے سونے کی کرسی پر بٹھا دیں مگر وہ پھدک کر چھلانگ لگا کر واپس دلدل میں ہی جانا پسند کرتا ہے کچھ لوگ بھی اس طرح کے ہوتے ہیں کہ آپ انہیں عزت کی کرسی پر بٹھائیں مگر وہ آپ سے بد سلوکی کر کے ذلت کے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔

استاد سبق دے کر امتحان لیتا ہے مگر زندگی امتحان لے کر سبق دیتی ہے۔

اپنے سے کم تر کو کبھی حقارت سے نہ دیکھو کیونکہ جو تمہاری قابلیت ہے وہ تمہاری اپنی نہیں، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے۔

**علم محنت مانگتا ہے۔**

بنت فاروق عالیہ ثانی، جامعہ رشیدیہ للبنات

اصحاب صفہ بارہ گاہ نبوی سے علم حاصل کرنے والے طلبہ تھے جنہوں ہر طرح کی تکلیف: بھوک وغیرہ کو برداشت کیا۔

امام ربیعہ رحمہ اللہ مدینہ کے کوڑے کرکٹ سے چیزیں اٹھاتے اور انہیں صاف کر کے کھا لیتے مگر حصول علم میں اپنے آپ کو مشغول رکھتے تھے۔

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری اپنے زمانہ طالب علمی میں رات کو جہاں بازار کی لائٹ جلتی وہاں جا کر بیٹھ جاتے اور مطالعہ میں مشغول رہتے۔ بعض اوقات سردی سے ہڈیاں کپکپا جاتیں۔

**والدین کے آداب**

بنت شبیر، جامعہ ریاض الجنہ

☆...ان کی موجودگی میں موبائل فون استعمال نہ کرنا۔
☆...ان کی بات سننے کے لیے خاموشی اختیار کرنا۔
☆...ان کی رائے قبول کرنا۔
☆...ان کی طرف شفقت و پیار کی نگاہ سے دیکھنا۔
☆...ان کے دوستوں کی تعریف کرنا۔
☆...ان کے ساتھ احترام سے بیٹھنا۔
☆...ان کے خیالات کو حقیر نہ سمجھنا۔
☆...ان سے تعلق نہ توڑنا۔
☆...ان کے ہر حکم کی تعمیل کرنا۔
☆...ان کی موجودگی میں انہیں بڑا سمجھنا۔
☆...ان کے سامنے آواز بلند نہ کرنا۔
☆...ان سے آگے نہ چلنا۔
☆...کھانے کی کوئی چیز ہو تو پہلے انہیں پیش کرنا۔
☆...ان کی طرف پیٹھ کر کے نہ بیٹھنا۔
☆...ان کی گالی نہ دینا۔
☆...ان کے لیے دعا کرتے رہنا۔

لوگوں نے تہمت لگانے میں نہ مریم کو چھوڑا اور نہ ہی یوسف کو۔ [حاجی ضیاء اللہ، ٹانک]

## اچھے کردار

بنت محمد ادریس، جامعہ فتحیہ للبنات

موت انسان کو ضرور مار سکتی ہے مگر اچھے کردار والے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ دلوں میں بھی، لفظوں میں بھی اور دعاؤں میں بھی۔

## انسان کیا ہے

بنت مختیار حسن، جامعہ فتحیہ للبنات

☆...انسان اللہ کی بہترین مخلوق ہے۔
☆...انسان سے اللہ نے خود محبت کی ہے۔
☆...انسان سے اللہ ماں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔
☆...انسان کے لیے کائنات کی ہر شی بنائی گئی۔
☆...انسان اشرف المخلوقات ہے۔

## محبت

بنت شریف، جامعہ فتحیہ للبنات

محبت والدین سے کی جائے نیکی بن جاتی ہے۔
محبت اگر اللہ سے کی جائے تو اطاعت بن جاتی ہے۔
محبت اگر استانی سے کی جائے تو عزت بن جاتی ہے۔
محبت اگر چھوٹوں سے کی جائے تو شفقت بن جاتی ہے۔

## حقیقی محبت

بنت شیر محمد، جامعہ فتحیہ للبنات

دل چاہتا ہے کہ محبوب کو اپنا بنا لیں یہ ہے اقرار محبت۔ یعنی کلمہ۔
دل چاہتا ہے کہ محبوب سے باتیں کریں یہ ہے نماز۔
دل چاہتا ہے کہ محبوب کے لیے کھانا پینا چھوڑ دیں۔ یہ ہے روزہ۔
دل چاہتا ہے کہ محبوب کے گھر چکر لگائیں۔ یہ ہے حج۔
دل چاہتا ہے کہ محبوب پر جان لٹا دیں۔ یہ ہے جہاد۔
اللہ ہمیں حقیقی محبت عطا فرمائے آمین۔

## علم بے فائدہ کیوں ہو جاتا ہے؟

معلّمہ ام احمد، جامعہ فتحیہ للبنات

ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا: ہم علمی باتیں سنتے ہیں مگر ان سے فائدہ نہیں ہوتا۔ کیا وجہ ہے؟ فرمایا: لوگوں میں پانچ باتیں ہیں جن کی وجہ سے وہ اس نعمت سے محروم ہیں۔

۱۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔
۲۔ گناہ تو کر لیتے ہیں مگر استغفار نہیں کرتے۔
۳۔ جتنا جانتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔
۴۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتے ہیں لیکن ان کی پیروی نہیں کرتے۔
۵۔ مُردوں کو دفن تو کر دیتے ہیں مگر عبرت حاصل نہیں کرتے۔

## نرم گفتگو

معلّمہ ام اسد اللہ، نزد ڈول پلازہ احمد پور شرقیہ

انسانی شخصیت کا پہلا اندازہ چہرہ کو دیکھنے سے ہوتا ہے اور دوسرا حتمی اندازہ اس کی گفتگو سے ہوتا ہے۔ کیا ہی خوب کہا گیا ہے: آدمی اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوا ہوتا ہے۔

گفتگو ہمیشہ نرمی سے کرنے کی کوشش کریں۔ بعض حکماء کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبان میں اس لیے ہڈی نہیں لگائی تاکہ یہ نرم رہے اور اس کے ذریعہ نرم گفتگو کی جائے۔ ایک واعظ نے سمجھانے کے لیے کسی نوجوان سے سخت کلامی کرتے ہوئے گفتگو کی۔ اس نوجوان نے کہا: میں فرعون سے زیادہ بُرا نہیں اور آپ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے افضل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے افضل یعنی سیدنا موسی علیہ السلام سے مجھ سے زیادہ بُرے یعنی فرعون کو تبلیغ کرنے کی ہدایات کرتے ہوئے فرمایا **فقولا له قولا لينا** .... کہ اس (فرعون) سے نرمی سے بات کرنا۔

---

لوگ چاہتے ہیں کہ آپ بہتر کریں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ کبھی یہ نہیں چاہتے کہ آپ ان سے بہتر ہوں۔ [سیف الرحمٰن، الہ آباد]

## یہ وقت گزر جائے گا

بنت پرویز، عالیہ اول جامعہ رشیدیہ للبنات

سلطان محمود غزنوی نے اپنے غلام ایاز کو ایک انگوٹھی دی اور کہا کہ اس پر کوئی ایسا جملہ لکھو کہ اگر میں خوش ہوں تو غمگین ہو جاؤں اور اگر غم میں دیکھوں تو خوش ہو جاؤں۔

ایاز غلام نے درج ذیل جملہ لکھنے کو مشورہ دیا کہ:

''یہ وقت بھی گزر جائے گا۔''

## اللہ سے مانگنا

بنت ساجد، جامعہ رشیدیہ للبنات

اللہ سے جب بھی مانگو بھروسہ کے ساتھ مانگو کیوں کہ وہ تب بھی دیتا ہے جب تم اس سے نہیں مانگتے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ تم مانگو اور وہ عطا نہ کرے۔

## کہاں میں...؟

بنت قاسم، درجہ عالمیہ اول جامعہ فتحیہ للبنات

کہاں میں کہاں مدح ذات گرامی
میں سعدی نہ رومی نہ قدسی نہ جامی
پسینے پسینے ہوئے جا رہی ہوں
کہاں یہ زبان کہاں نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

## مدرسہ سے بے جا شکوہ

بنت سلیم، جامعہ رشیدیہ للبنات

جب بھی دیکھئے مدرسے سے یہی گلہ
مدرسے یہ نہیں ملا، مدرسے وہ نہیں ملا
کوئی ایسا نہیں جو یہ بھی کہہ دے
مدرسے کو تو نے کیا دیا، مدرسے کو میں نے کیا دیا

## مزاحیہ ٹوٹکے

بنت گل محمد، جامعہ رشیدیہ للبنات

اگر کسی کے بال گرتے ہوں تو وہ ٹنڈ کرا لیں، پھر بال گرنے کی شکایت نہیں رہے گی۔

اگر آپ نے رنگ گورا کرنا تو مچھلی کھا کر دودھ پی لیں وائٹ ہو جائیں گے۔

اگر دودھ پھٹ جائے تو سفید دھاگے سے سی لیں، دودھ کے ہم رنگ ہونے کی وجہ سے کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔

ٹوٹکوں سے فائدہ ہو تو دعاؤں میں یاد رکھنا اگر کوئی نقصان ہوا تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے اس لیے سوچ سمجھ کر بڑوں سے مشورہ کر کے ٹوٹکے استعمال کرنا۔

## دلوں کے راز

بنت منعم باری، جامعہ رشیدیہ للبنات

کسی کے دل میں کیا چھپا ہے یہ تو بس اللہ ہی جانتا ہے۔

دل اگر بے نقاب ہو جاتے تو سوچو کتنے فساد ہوتے۔

## درس وفا

بنت یونس، جامعہ رشیدیہ للبنات

وفا کا درس ملتا ہے تو بس ان کی پاک ہستی سے
جنہیں عرش معلیٰ پر بھی اپنی امت یاد رہتی ہے

## ڈرتی ہوں

بنت جاوید، جامعہ رشیدیہ للبنات

نہیں ڈرتی میں کانٹوں سے مگر پھولوں سے ڈرتی ہوں۔

چبھن دے جائیں جو دل کو میں ان باتوں سے ڈرتی ہوں۔

مجھے تو نیند بھی اچھی نہیں لگتی حقیقت میں دکھائیں خواب جو جھوٹے میں ان نیندوں سے ڈرتی ہوں۔

انا کی ہوں نہیں قائل، محبت ہے مجھے سب سے جو دل میں بغض رکھتے ہوں میں ان اپنوں سے ڈرتی ہوں۔

مجھے احساس ہے سب کا، میں سب کے کام آتی ہوں مگر جو کینہ رکھتے ہوں میں ان رشتوں سے ڈرتی ہوں۔

میں بندی ہوں خدا کی اور خدا کا خوف ہے مجھ کو۔

غموں کو سینوں میں دفن کروا گر انہیں سینے میں دفن کرو گے تو کمزور ہو جاؤ گے۔[فیضان طارق، فیصل آباد]

جو ڈرتے نہیں رب سے، میں ان بندوں سے ڈرتی ہوں۔

## ایک زریں مثال

بنت محمد فاروق، عالیہ ثانی جامعہ رشیدیہ للبنات

اگر والدین کا کوئی بیٹا ہو اور اسے دشمن ورغلاء کر ان سے جدا کردے۔ اگر چہ ماں باپ یہ سمجھتے ہوں کہ ہمارے بیٹے کا بھی قصور ہے، لیکن ورغلانے والے کا زیادہ قصور ہے۔ کیا وہ دعا نہیں کرتے کہ اللہ ان کے بیٹے کو واپس لائے؟۔ اگر بالفرض کسی دن ماں گھر میں اکیلی ہو اور وہ بیٹا آجائے اور کہے امی دروازہ کھولو تو کیا وہ دروازے کھولے گی یا نہیں؟ کیوں نہیں۔ وہ تو دعائیں مانگتی تھی کہ میرا بیٹا دشمن کے ہاتھوں سے چھوٹ کر میرے پاس آجائے۔

اسی طرح شیطان اللہ کا باغی ہے اس نے اللہ کے بندوں کو ورغلا کر اللہ سے غافل کردیا۔ اللہ چاہتے ہیں کہ یہ بندے شیطان سے چھوٹ کر میرے پاس آئیں تو میں ان کے لئے توبہ و رحمت کے دروزے کھول دوں گا۔ ماں تو بیٹے کے آنے پر دروازہ کھولے گی مگر اللہ تعالیٰ بندے کے لیے توبہ کا دروازہ ہمیشہ ہر وقت کھلا رکھتا ہے۔

## محبت کس سے کی جائے؟

بنت محمد ادریس، عالیہ دوم جامعہ فتحیہ للبنات

سورج سے...؟ مگر اس میں تپش ہے۔

آگ سے...؟ مگر یہ جلا دیتی ہے۔

پانی سے...؟ لیکن یہ بہا کر لے جاتا ہے۔

پھولوں سے...؟ لیکن یہ مرجھا جاتے ہیں۔

کانٹوں سے...؟ ان میں چبھن ہے۔

خوشبو سے...؟ یہ تو وقتی ہوتی ہے۔

لوگوں سے...؟ نہیں، یہ تو بے وفا ہوتے ہیں۔

محبت اللہ تعالیٰ سے کی جائے جس سے محبت کرنے پر کسی قسم کا پچھتاوا نہیں اور وہ کسی کو دھوکہ نہیں دیتا۔

## صدقہ کے دس فوائد

بنت ارشد علی، جامعہ فتحیہ للبنات

آفات اور مصیبتوں کے لیے ڈھال۔

عزت و ناموس کی حفاظت۔

ہر قسم کی بیماریوں کی حفاظت۔

ہر قسم کی بیماریوں کا شافی علاج۔

مال میں زیادتی اور برکت۔

فرشتوں کا (مال کی کثرت کے لیے) دعا گو ہونا۔

دل کی سختی کو ختم کرنے کا ذریعہ۔

اللہ کا غصہ ٹھنڈا کرنے کا سبب۔

بُری موت سے حفاظت۔

عذاب قبر اور جہنم سے حفاظت۔

قیامت کی آگ برساتی گرمی میں ٹھنڈا سایہ۔

## درود کی فضیلت

بنت شبیر، عالیہ اول جامعہ فتحیہ للبنات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے آدمی کو پل صراط پر دیکھا کہ اسے گرزنے میں دقت ہو رہی۔ اتنے میں مجھ پر پڑھا گیا اس کا درود آیا اس نے اسے تیزی سے پل صراط طے کروایا۔

## مال و جمال کے فتنے

بنت شفیق، عالیہ اول جامعہ فتحیہ للبنات

دنیا میں دو بڑے بڑے فتنے ہیں ایک جمال اور دوسرا مال۔ مرد جمال کے فتنہ میں مبتلا ہو کر تباہ ہوئے جب کہ عورتیں مال کے فتنہ میں پڑیں۔

## اچھی بات

بنت محمد امجد، عالیہ اول جامعہ فتحیہ للبنات

اگر کسی نے آپ کو مُنصف بنایا ہو تو آپ صرف اسی کی بات سن کر فیصلہ نہ فرمائیں۔ ورنہ آپ اس شخص کے ہاں تو اچھے کہلا سکتے ہیں مگر اللہ کے ہاں انصاف

والے شمار نہ ہوں گے۔اس لیے منصف کو چاہیے کہ وہ مقدمہ میں دوسرے شخص کی بات بھی سنے۔

### یہودی کے اک سوال کا جواب

بنت قاری خادم حسین، کھچی

کسی یہودی نے مسلمان سے سوال کیا کہ اللہ نظر کیوں نہیں آتا؟ مسلمان نے جواب دیا: آپ سورج کو دیکھو۔ یہودی نے کہا: سورج کو تو نہیں دیکھا جا سکتا۔تب مسلمان بولا: اس دنیا والے جسم کی آنکھ سے جب سورج کو نہیں دیکھ سکتے تو سورج بنانے والے اللہ کو کیسے دیکھ سکتے ہیں؟

### مان

بنت خوشحال خاں، عالیہ اول جامعہ رشیدیہ للبنات

ایک پھول ٹہنی پر کھڑا بڑے فخر سے کہہ رہا تھا کہ یہ کانٹے میرے اپنے ہیں۔ اگر کوئی مجھے توڑنے کی کوشش کرے گا تو یہ اسے زخمی کر دیں گے۔لیکن جب آندھی آئی تو انہی کانٹوں نے اسے زخمی کر کے زمین پر گرا دیا۔ تو پھول نے حسرت بھری نگاہوں سے کانٹوں کو دیکھا اور کہا جس پر مان ہو وہی زخم دیتا ہے۔

### چھ کام بے فائدہ ہوتے ہیں

بنت محمد یار، دار العلوم فتحیہ للبنات

(۱) انسان یہ سمجھے کہ میرے دل میں اللہ کا بہت خوف ہے مگر وہ گناہوں سے نہ بچے تو یہ خوف بے فائدہ ہے۔

(۲) جو انسان یہ کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے بڑی امیدیں ہیں مگر وہ عمل کرنے کی کوشش نہ کرے تو یہ امیدیں بے فائدہ ہیں۔

(۳) آدمی اللہ عزوجل سے دعا تو مانگے مگر اللہ رب العزت سے حسن ظن نہ ہو تو وہ دعا بھی بے فائدہ ہے۔

(۴) ندامت کے بغیر استغفار بے فائدہ ہوتی ہے۔

(۵) اخلاص کے بغیر عمل بے فائدہ ہوتا ہے۔

## قارئین کے تاثرات

☆...مدیر اعلیٰ مجلّہ الفتحیہ احمد پور شرقیہ حضرت اقدس علامہ مفتی رب نواز صاحب زید مجدک السلام علیکم رحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ رسالے باقاعدگی سے مل رہے ہیں۔ باشوق و ذوق اول تا آخر پڑھتے ہیں۔ تمام مضمون اور سلسلہ وار اقساط ایک سے بڑھ کر ایک ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مزید ترقی عطاء فرمائے آمین یارب العالمین۔(مولانا عبد الجبار حنفی حال مقیم چک: ۴۷ڈی این بی شاہی والا)

**ادارہ:** جزاک اللہ، دعا دینے کا شکریہ۔

☆...شمارہ: ۸۴ میں درس قرآن پڑھا یہ مضمون بہت پسند آیا۔اس میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا کلام بہت ہی خوب صورت ہے ماشاء اللہ کیا کہنے ....ہماری مسجد میں بھی درس قرآن جاری ہے، آپ کے جامعہ کے مدرس مفتی آصف صاحب درس دیا کرتے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ مجلّہ الفتحیہ اور ہمارے درس قرآن کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔(مدثر جان چک: ۴۷ڈی این بی)

**ادارہ:** چک میں درس قرآن کی بات جان کر خوشی ہوئی۔

☆...ماشاء اللہ الفتحیہ رسالہ ہمیں اپنی کلاس مشکوۃ کے ساتھی محمد شاکر کے ذریعہ باقاعدگی سے مل رہا ہے، ہمیں یہ رسالہ بہت پسند ہے۔(عبد الستار، غلام ابوبکر، عبد المالک، رب نواز، جامعہ خیر المدارس ملتان)

**ادارہ:** الحمد اللہ۔

☆...مفتی صاحب! مجلّہ الفتحیہ اپنی کرنوں کے ساتھ پوری آب وتاب سے چمک رہا ہے۔اللہ مزید ترقیاں دے اور یونہی یہ "ہدایت کا چراغ" چمکتا رہے۔

(اہلیہ مولانا سمیع اللہ بھٹی، جامعہ عائشہ خوشی ٹاؤن)

**ادارہ:** آمین، جزاک اللہ۔

# تبصرۂ کتب

بھٹی کے قلم سے

**نام کتاب حاجی عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ**

صفحات:۶۷۰.........قیمت: درج نہیں

ملنے کا پتہ : جامعہ دار التقوی الہلال مسجد چوبرجی پارک لاہور...رابطہ: 0304-8142341

جمع وترتیب مولانا ذوالکفل صاحب

حضرت مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کو قریبا مذہبی دنیا کے سبھی لوگ جانتے ہیں۔ جنہوں نے اللہ کے فضل سے امت میں تبلیغ کی روح پھونکی۔ حضرت کے صحبت یافتہ لوگوں میں سے ایک نمایاں نام حاجی عبدالوہاب رحمہ اللہ کا ہے جو پاکستان کی تبلیغی جماعت کے امیر تھے۔ اللہ نے انہیں تبلیغ کا بہت وافر ذوق نصیب کیا تھا وہ سرکاری ملازم تھے مگر ملازمت کو خیر باد کہہ کر ہمیشہ کے لیے تبلیغ کے ہو کر رہ گئے۔ اور پھر جنون کی حد تک تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ ان کی تبلیغی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ضرورت تھی کہ عالم گیر تبلیغ کرنے والے بزرگ کے حالات جمع کر کے اگلی نسل تک پہنچائیں جائیں۔ اس کے لیے دار التقویٰ لاہور والوں نے ہمت کی اور حضرت حاجی صاحب کے حالات پر مشتمل ایک خاص نمبر شائع کر دیا۔ جس کی ابتدا میں حضرت مولانا فہیم صاحب (مقیم مرکز تبلیغ رائے ونڈ) کی زبانی حضرت حاجی صاحب کے حالاتِ زندگی درج ہیں، پھر ملک بھر سے لکھنے والے دوسرے حضرات کے مضامین ہیں، ساتھ ہی مختلف رسائل وجرائد کا خراج تحسین بھی موجود ہے۔ اس کے بعد حضرت کی خدمات کو عربی زبان میں خراج تحسین پیش کیا گیا اور آخر میں منظوم خراج عقیدت بھی شامل ہے۔ ان سب کے علاوہ حضرت کی شخصیت کے ساتھ ساتھ تبلیغی جماعت کی تاریخ اور خدمات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ کاغذ بہت ہی عمدہ اور سرورق خوب صورت ہے۔ حاصل یہ کہ کتاب ظاہری و باطنی ہر اعتبار سے پسندیدہ ہے۔ کتاب کا مطالعہ ویسے تو سب کے لیے مفید ہے مگر تبلیغی جماعت والوں کے لیے اس کا مطالعہ سرمہ بصیرت ثابت ہوگا ان شاء اللہ۔

**نام کتاب.....شوق حدیث**

تالیف حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

صفحات ۱۷۸...............قیمت:۱۰۰

ناشر: مکتبہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

مسلمانوں کے ہاں قرآن کے بعد دوسرا نمبر حدیث کا ہے۔ دور اول یعنی صحابہ کرام سے لے اب تک امت مسلمہ مسلسل حدیث کی حجیت واہمیت کو تسلیم کرتی چلی آرہی ہے۔ مگر افسوس اس دَور میں اک فرقہ خود کو ''اہل قرآن'' کا نام دے کر حدیث کی حجیت کا انکار کر بیٹھا ہے۔ اور پھر انکار حدیث کے لیے فضول سے اعتراض گڑھ لیے۔ علماء کرام کو اللہ جزاء دے وہ ہمیشہ سے حجیت حدیث پر دلائل دیتے آرہے ہیں، ساتھ ہی منکرین حدیث کے ان اعتراضات کا تسلی بخش جواب بھی۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ علم و تحقیق کی دنیا میں نمایاں نام رکھتے ہیں ان کے تحقیقی قلم سے بہت سی کتابیں وجود میں آکر امت میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی حضرت کے قلم کا شاہکار ہے۔ کتاب میں محدثین کا شوق حدیث بھی بیان کیا ہے، ساتھ ہی منکرین کے اعتراضات کا جائزہ بھی لیا ہے۔ یہ کتاب علمی و تحقیقی ہونے کے ساتھ حوالہ جات سے پُر ہے۔ خود مصنف کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

''بفضلہ تعالیٰ بلاخوف لومتہ لائم یہ کہنا بجا ہوگا کہ اتنی مختصر کتاب میں ایسے یک جا اور باحوالہ معلومات قارئین کرام کہیں میسر نہیں ہوسکیں گے''

انسانی شخصیت فقیر کی گدڑی کی مانند ہے جس پر رنگارنگ پیوند لگے ہیں ہر ٹکڑا دوسرے سے مختلف ہے اور تضاد ہی تضاد۔[محمد انصر، لاہور]

**خان آپٹیکل سنٹر**

نزد ڈاکٹر اکمل بھٹی کلینک ڈیرہ نواب روڈ احمد پور شرقیہ

نظر اور دھوپ کے خوب صورت چشمے دستیاب ہیں۔

نیز عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔رنگین کینٹیک بھی دستیاب ہیں۔

پروپرائیٹر: مولانا محمد اختر خان...رابطہ 0301-2299767

**صدیق گولڈ سمتھ**

دلکش اور فینسی زیورات کا مرکز...کوچہ جامع مسجد صرافہ بازار احمد پور شرقیہ

سونے و چاندی کے خوب صورت اور دیدہ زیب زیورات آپ کی پسند کے عین مطابق دستیاب ہیں۔

پروپرائیٹرز: محمد صدیق: / 03017746399 عبداللطیف 0302-7714482

**مکہ گلاس اینڈ ایلومینیم**

ہمہ قسم شیشہ کی ورائٹی، ملائیشین ڈور بلینڈ پردے کا کام کیا جاتا ہے نیز ایلومینیم کے دروازے اور ونڈو کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے

نزد اُوور ہیڈ برج عباسیہ چوک احمد پور شرقیہ

پروپرائٹرز: حافظ عبدالخالق 0301-8536319 محمد امجد 0301-7820969

**حافظ شہد سنٹر**

بالمقابل سول ہسپتال احمد پور شرقیہ

ہمارے ہاں چھوٹی مکھی کا خالص شہد بیری والا سوفی صد گارنٹی کے ساتھ موجود ہے، نیز خالص دیسی گھی بھی دستیاب ہے

رابطہ: حافظ محمد عمران 0301-6977023

**بھٹہ پراپرٹی ایڈوائز**

بالمقابل پرانا کالٹکس پیٹرول پمپ سٹھیل روڈ احمد پور شرقیہ

پیراگون امین سٹی ہاؤسنگ سکیم رائل ریزیڈینشیا پلاٹوں کی خرید و فروخت کے لیے رابطہ کریں۔نیز احمد پور شرقیہ اور بہاول پور میں زرعی، سکنی، اور کمرشل جائیداد کے لیے با اعتماد ادارہ۔حاجی غلام حسین بھٹہ 0307-4030700 محمد اختر 0300-2422588

**عبد القدیر گولڈ سمتھ و نگینہ ہاؤس**

احمد پور شرقیہ میں پہلی بار خالص سونے کے زیورات شرعی طریقہ اجرت پر تیار کرائیں، خسارہ پالش نہیں لیا جائے گا

پرانی غلہ منڈی صادق بازار روڈ احمد پور شرقیہ

پروپرائٹرز: عبدالقدیر 0301-7776710 محمد رفیق 0306-8473277 مفتی محمد ابراہیم 0301-2888439

**حافظ آٹوز ڈیکوریشن اینڈ سپیر پارٹ**

کچہری روڈ بالمقابل ڈاکٹر یونس ہسپتال روڈ احمد پور شرقیہ

ہمارے ہاں فینسی ٹینکی ٹاپے اور ڈیکوریشن کا سامان سستے داموں دستیاب ہے

پروپرائیٹر: حافظ محمد ابراہیم...رابطہ: 0301-2439805

اپنے جائز کاروبار کی تشہیر کے لیے مجلّہ الفتحیہ میں اشتہارات دیں۔اشتہار کے لئے رابطہ 0307-4034570

محمد ارسلان راجہ
0301-7732680
راجہ
گولڈ سمتھ
یہاں پر سونے و چاندی کے زیورات
آرڈر پر اور تیار شدہ بھی دستیاب ہیں
گولڈن مارکیٹ نزد جامع مسجد احمد پور شرقیہ

احمد گولڈ سمتھ
گولڈ ٹیسٹ اینڈ لیبارٹری
فینسی زیورات کا مرکز
0305-5837457
0333-6356820
کوچہ جامع مسجد
صرافہ بازار احمد پور شرقیہ


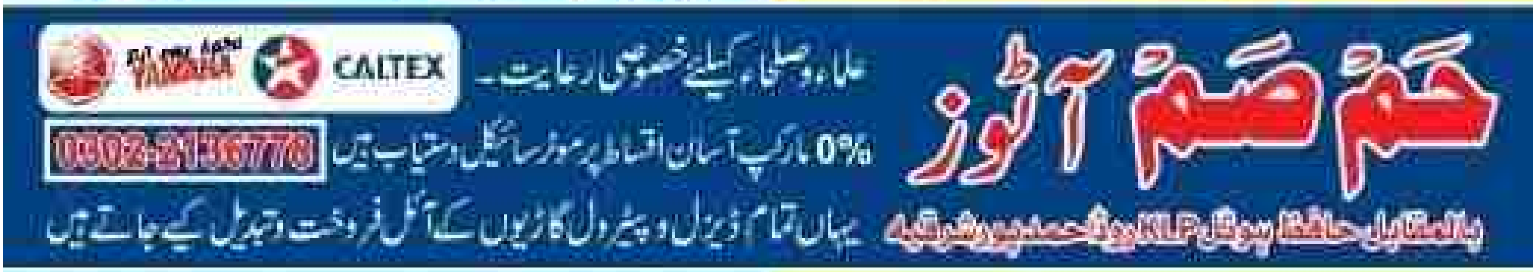

YAMAHA
CALTEX
علماء و صلحاء کیلئے خصوصی رعایت۔
0% مارک اپ آسان اقساط پر موٹر سائیکل دستیاب ہیں
یہاں تمام ڈیزل و پیٹرول گاڑیوں کے آئل فروخت و تبدیل کیے جاتے ہیں
حم صم آٹوز


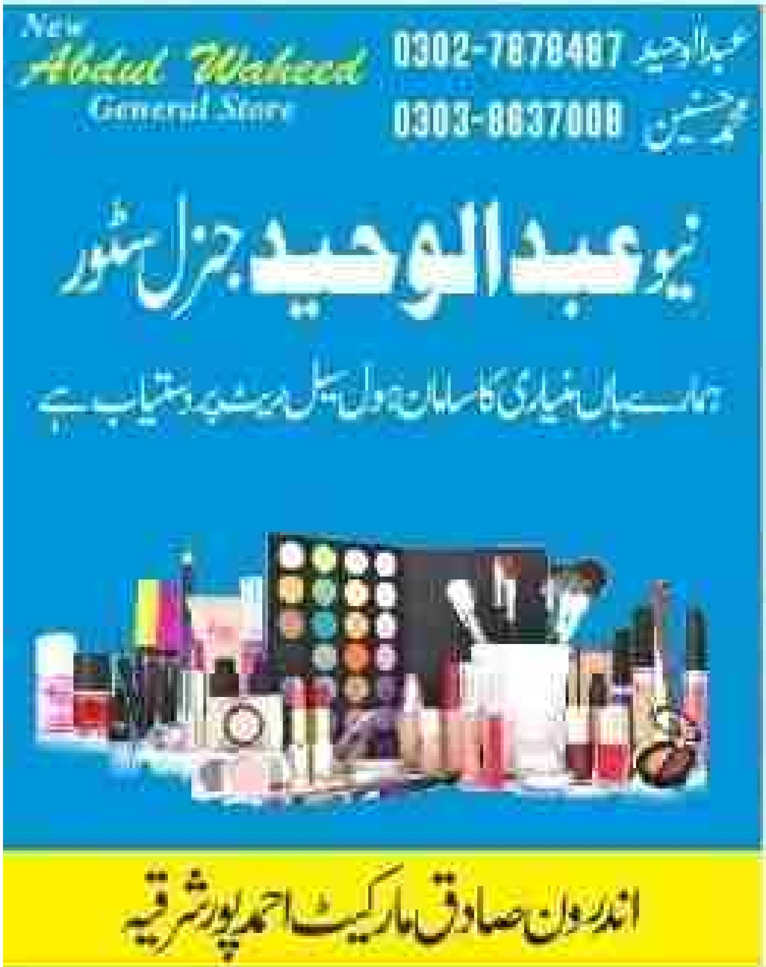

New
Abdul Waheed
General Store
عبدالوحید 0302-7878487
0303-8637008
نیو عبدالوحید جنرل سٹور
اندرون صادق مارکیٹ احمد پور شرقیہ

بھٹی شہد سنٹر
چھوٹی مکھی کا خالص شہد
بیری والا
پروپرائیٹر خالد بھٹی
0334-7870827
0307-5807195
خالص دیسی گھی
دستیاب ہے
100% پیور گارنٹی کے ساتھ
چبوترہ بازار احمد پور شرقیہ